

## حمد باری تعالیٰ

وہ اگر چاہے تو قلوبے کو سندھ کر دے  
چشم پر چشم کے ہرا عکس کو گور کر دے  
وہ گداں کو نوازتے و شمنشاد نہیں  
اور چاہے تو تینوں کو پیغمبر کر دے

اے خدا تجھ کو ہی زیبائے بڑائی تیری  
بے نیازی تو کسی نے بھی سپاٹی تیری  
سنے والے سے کام ساری خدائی تیری  
جلگے والے کو محروم دود و عالم رکھا

حاجت روائی کر میری اے رب دوسرا  
صدق بنی آنکی روح کا، کرنج سے رہا  
معبود تیرا بندہ ہے آفسس بستا  
تیرے سوا کس سے کھوں دل کا مدعا  
سالان شتاب کر دے میرے دل کے چین کا  
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

\*\*\*\*\*

یار اتنی العباد و یا خالق النجم  
یادِ البلاء و یا کاشف الغوم  
بندوں پر تیرا فضل و کرم ہے علی الحوم  
گردش میں آجکل ہے میرا بکت بخ و سوم  
سالان شتاب کر دے میرے دل کے چین کا  
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

\*\*\*\*\*

جز پنچ کسی سے تو لاذ چاہیئے  
غیر از خدا کسی کا بھروسہ نہ چاہیئے  
اک در پر بیٹھ گرہے تو کل کرم پر  
اللہ کے فتنہ کو پھیرا نہ چاہیئے  
راحت خدا نے دی تو کیا تو نے خلک کب  
ایذا بھی چار دن ہو تو گلوہ نہ چاہیئے  
کبھی تھے فاطمہؓ سے علی گھر میں جو وہو  
غلی کبھی فتنہ کو پھیرا نہ چاہیئے کبھی غدیر پسے جو قسم تو بولی ماں  
اتقی بھی سادگی نے تو طلاق نہ چاہیئے (انس ا

\*\*\*\*\*

کچھ نہیں اس کے سوا مفہوم رحمان و رحیم  
پھول ہیں لاکھوں مگر دامن معطر کچھ کا ہے  
یوں اگر کچھ نہ کوئی اس کو یہ سمجھائیے  
آب نہ مرم سب کی خاطر آب کوڑ کچھ کا ہے

یا الٰہی تیرا جواب نہیں  
تیری رحمت کا کچھ حساب نہیں  
ہے در دو دسلام ان پر سدا  
مثل جس کا کوئی جواب نہیں  
راستہ دین حق کا دھلانے  
مثل قرآن کوئی کتاب نہیں  
مرے تو نے ہم کو خلق کیا  
نعمتوں کا تیری حساب نہیں  
سیدہ پر رہے کرم کی نگاہ  
غم دنیا سے دل میں تاب نہیں

\*\*\*\*\*

محمد از میرزا و بیگ

پروائے کو دھن شمع کو لو تیری ہے  
عالیہن ہر اک کو مگ و دو تیری ہے  
جس نور کو دیکھتا ہوں ضوء تیری ہے  
مصبان، نجوم و آفتاب و مہتاب

نعت رسول کریم  
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ خنقر  
کی حمد سے وفاتوں نے تو هم تیرے میں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے میں



سرے لے کر پاؤں بک توری ہی توری ہے چیز منے سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے  
وہ صور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے سوچتی ہے دل میں دنیا صفتی کو دیکھ کر

فرشتہ در پہ بعد احرام آتا ہے خدا کے بعد تمہارا ہی نام آتا ہے  
تمہارے گھر پہنچنے کیا فکریم سے نسبت کیم ہوں گے تمہیں کیا فکریم سے نسبت

تصور آپ کا اے رحمۃ اللہ علیہ آیا تو ما پوسان رحمت کو بھی بخشش کا لیس آیا  
مدینے کی گلائی پر میں قربان اس کو کروں گا اگر ملک سلیمان بھی میرے زیر گلیں آیا



یہ ملا حسن یوسف زمانے سے ساٹھرے مجھ کے مقابل میں کوئی کیسے بھلاٹھرے  
قابل حضرت یوسف کا کیسا ختنی مرسل سے وہ محبوب ذو لیخ تھے یہ محبوب خداٹھرے



میرے سر کار نے خالق سے جو پیا پیا عرش والوں کو بھی ایسا کوئی پایا نہ ملا  
لف ایسا تھا کہ دنیا رتی زیر مسایہ وہ طلاقت تھی کہ ڈھونڈنے سے بھی سایہ نہ ملا



دل جس سے زندہ ہے وہ تھنا تھی تو ہو ام جس میں رہے ہیں وہ تھنا تھی تو ہو  
جلتے ہیں جبراہیل کے پر جس مقام پر اس کی حقیقتوں کے شناسا تھی تو ہو  
دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے جس کی نہیں مثل وہ تھنا تھی تو ہو



طالب زکر کو زر دلعل و گوہردیتے ہیں جیب و دامنِ گل امید سے بھروسیتے ہیں  
آلِ امیر کا تو اے نوری ہے دستور ادھر اللہ سے لیتے ہیں ادھر ویتے ہیں

محمد کے گفشن کی زبردا کلی ہے جو آنکشِ عصمت میں پھولی پھلی ہے  
حسین و حسن میں بارہ نبوت شیمِ گل باغِ جنتِ علی ہے

\*\*\*\*\*

باغِ جنت پر خدا نے اذنِ لکھا ہے ڈالی ڈالی پر علی اور ولی لکھا ہے  
سرخ پھولوں پر حسن اور لکلی پر زبردا

\*\*\*\*\*

پوچھو رسول پاک سے تو قیر میکہ دی حضرت خلیل نے تعمیر میکہ  
وست خدا سے پھر بھائی تعمیر میکہ  
ساقِ علی میں شاہدِ حل میکہ  
چودہ طین میں یہی مکان ایک ہے  
چودہ پلانے والے میں یہی مکان ایک ہے

طلب نمازوں میں دن رات حسین کی کرتے ہو  
وہ سیدِ حی را دروڑ پختجن سے ملتی ہے  
کبھی رسول سے ملتی ہے فاطمہ سے کبھی  
کبھی کسی کو دور نہ احسن سے ملتی ہے  
حسن و حسن سے اور بعد کے زمانے میں ولدِ عاصِم زمن سے ملتی ہے  
خدا بھی جب نہیں دھنا حسین دیتے ہیں یہ بات بزم رسول زمن سے ملتی ہے  
جihadین قیام و قعود کو جعفر  
متاعِ بوش حسین و حسن سے ملتی ہے

\*\*\*\*\*

ایک بار درود جو نبی پر بھیجئے حسین و تولی و علی پر بھیجئے  
اوی ہو بشیر پاٹے ربِ اعلیٰ دس بار درود حنفی اسی پر بھیجئے

\*\*\*\*\*

بعدِ احمد میں علی و فاطمہ پھر میں حسن و حسین اور ان کے بعد سید سجاد کا نام آتا ہے  
باقر و جعفر و کاظم ہوں رضا ہوں کتفی ایک کے بعد یوں ہی ایک امام آتا ہے  
سلسلہ نور نقی سے حسن عسکری اُنک پنچا اور پھر حجت قائم کا مقام آتا ہے  
صاحب الامر سے دنیا کبھی خالی نہ رہی  
ان کے پاس آج بھی خالق کا کلام آتا ہے

\*\*\*\*\*

کبھی سچھیلا کسی کے آگے ہمارا دست قلندر ران  
 ہم ان کے در کے گداہیں جن کو خدا نے سونپا ہے واند واد  
 محمد مصطفیٰ کی بصیرت ، علیؑ کا انداز عارفان  
 بقول " کاصدق خلق و عصمت حسنؑ کا ایثار خلاصان  
 جہاد شیرؑ ، عزم زینبؓ و فقیعؓ عباسؓ صبر عابدؓ  
 علوم پر باقرؓ ، شعور جعفرؓ ، عوج ہے کاظمانؓ  
 رضاؑ کی صولت ، نقیؑ کی حکمت ، نقیؑ کا عارفان ، حسنؑ کی عزت  
 یہ ساری بائیں ہوں جن میں پھر ان کی عظمت کا کلبی تھا

\*\*\*\*\*

اگر اے مردِ مومن فکر ہے کچھ روزِ محشر کی  
 تو چاہت کر پھیر کی وصیؑ کی ابن حیدرؑ کی  
 دل ٹلنت زدہ کو نور سے پر نور کرتی ہے  
 عقیدت ۵ کی ، ۱۲ کی ، ۳۳ کی ، ۲۷ کی

\*\*\*\*\*

یہ رباعیال مدینے میں جمع کی۔ جنوری ۲۰۰۰  
 علیؑ کو فتح بدر و حسین کھتے ہیں حسنؑ کو نور شہ شر قین کھتے ہیں  
 وفا کی منزل اے آخر کا نام ہے عباسؓ کمال اے صبر و حطا کو حسینؑ کھتے ہیں

\*\*\*\*\*

خدا کے نور سے پیدا ہوئے میں پانچ تن  
 محمدؓ علیؑ فاطمہؓ حسینؓ و حسنؓ

\*\*\*\*\*

اگر کچھ ہے بصیرت یا بصارت دیدہ دتر میں  
 تو قدرت کے کرش و کھواہ بست کے گھر میں  
 نمائے بھر کی ساری خوبیاں چن چن کے بھر دیں  
 خدا نے پانچ میں ۱۲ میں ۳۳ میں ۲۷ میں

\*\*\*\*\*

ملکوں کی فتوحات سے ہوتا کیا تھا  
 پاریس نے لوکیت کا جذبہ کیا تھا  
 ہوتا ہے اگر تذکرہ اہل بنی  
 اسلام کی تاریخ میں رکھا کیا تھا

سنتر ★★★★

یہ شان و دل اے دل اے ناکام نہیں  
 اب تک بھی اخوت کی روشن عام نہیں  
 عزت سے محبت کا ہے دعویٰ لیکن آج میں محبت کا کہیں نام نہیں  
 نجم آندی —

## قصیدہ مقبل

کچھ محبت کے بھی آداب ہو اکرتے ہیں  
 بارہاں نے بھی ذکر و فاکرتے ہیں  
 کروٹیں لیتا ہے سیلاں محبت دل میں  
 صرف اگر نام محمدؐ کا لایا کرتے ہیں  
 مکڑوں پر اس کے سمجھی آج پا کرتے ہیں  
 خوان نعمت جو بجا آل محمدؐ کے لئے  
 ایک ہم اپنی نہیں ہر ایک بی کھاتا ہے  
 جب پکارا تو مدد عقدہ کشا کرتے ہیں  
 گوزنیں کٹ گئی آتا کے فضائل نہ رکے  
 ذکر پاک آج بھی میشم کا سنا کرتے ہیں  
 جو بکھر دار ہیں اکثر یہ کما کرتے ہیں  
 بجدہ شیرؐ کا یا حزب علیؐ ہے اسلام  
 دوچھے اور نہیں سر کو دھنا کرتے ہیں  
 کرتے رہتے ہیں یہاں بحدے جو بے حب علیؐ  
 صرف اور صرف یہ آقا کا شرف ہے درد  
 کس کی برق تملک مدح و شکر تے ہیں  
 کاش کو شرپ ابھی سانقی کو شرپے ملیں  
 پانچ وقت بحق اخھا کر یہ دن اکرتے ہیں  
 اگریا جب بھی تصور میں درپاک بول  
 ہم ستاروں کی طرح سجدہ کیا کرتے ہیں  
 درپاک پھرپتی ہے نظروں میں حسنؐ کی تصویر  
 ہم ستاروں کی طرح سجدہ کیا کرتے ہیں  
 باندھ کر سرے کفن نصرت حق کی خاطر  
 یا حسینؐ ابن علیؐ کس کے اخھا کرتے ہیں  
 یہ سمجھتے کئے روح عبادت کیا ہے  
 خصل سید بجادؐ کیا کرتے ہیں  
 ہر طرف پر چالیں اب علم حضنی کا رہے  
 واسطہ حضرت باقر کا یا کرتے ہیں  
 صادق پاک کے نام کا ہے یہ بھی اعجاز  
 ایک کی مدح ہیں چودہ کی شانہ کرتے ہیں  
 غیر بھی بزم سے کچھ لے کے اخھا کرتے ہیں  
 معلم علم نہدا خلق محمدؐ کی ادا  
 ہر مصیبت میں جنمیں یاد خدا رہتی ہے  
 بیس ویسی موی کا علمؐ کی شانہ کرتے ہیں  
 یاد آتلی شب بھرت کی رضا رب کی  
 جب کئھی مدن رہنا اہل ولاد کرتے ہیں  
 حامل آیہ تلمیز صدایوں میں  
 حسن تقویر کی ملتی ہی نہ تھی جن کی مثل  
 نامہ یعنی ناقی کا یہ کما کرتے ہیں  
 کیا بے اسلام اور اسلام کی شان و شوکت  
 عسکری میں وہ سب اوصاف طاکرتے ہیں  
 بخت آں محمدؐ سے کوئی کہہ دتنا  
 کچھ حدود نہ فرقت بھی ہو اکرتے ہیں  
 خاک سو جائیں گے اہمان کو خبر ہوئے تک  
 دیدہ و نمے عزیز نہ پکھا کرتے ہیں  
 مدحت آں محمدؐ کی بدولت مقبل

گھیر لیتی ہے عطا جب بھی دعا کرتے ہیں  
 طالب و دعا — ۲ جنوری ۲۰۰۳ — شعریاض

رباعیات علیٰ ابن ابی طالب

جنت کی جستجو میں کہاں چل دیے حضور

جنت کا راستہ تو علیٰ کی گلی سے ہے

\*\*\*\*\*

علیٰ فتح بدر و حسین کے ہیں حسن کو نور شدہ مشرقین کے ہیں

وفا کی منزل آخر کا نام ہے عباس کمال و صبور حدا کو حسین کے ہیں

\*\*\*\*\*

جب انسل کو جکڑ لئی ہیں ناکامی کی زخمیں نہ دولت کام آتی ہے کام آتی ہیں عزیزیں  
اگر ایسی گھمی آئے تو گھبرا نیس خاکی علیٰ کا نام یعنی سے بدلا جاتی ہیں تقدیریں

\*\*\*\*\*

دل سے پکارنے تو ابھی ہو علاجِ دل ہر درد لا دو اکی دوا ہے علیٰ علیٰ

\*\*\*\*\*

حسب حیدر میں باغ خلدلا اور ہر ادل بھی باغ بخانگ  
بغض حیدر میں دوزخی بھی ہوئے  
اور علیٰ یا نسل کا سراغِ الگ

\*\*\*\*\*

بودھت حیدر کو بیکار کجھے ہیں ہم ایسے داغوں کو بیکار کجھے ہیں

قائم ۱۰ ستمبر ۱۹۹۶ء

مصطفیٰ رٹنگ سٹی میں اور حیدر گلیشہ اس سے والبستیاں کبر کافیت ہے  
لب پہ ہوتا علیٰ اور دل میں بغض پختن وہ اور بخت ہو نہیں سکتا ڈپلکیٹ ہے

\*\*\*\*\*

حسب حیدر کا مراہل والا سے پوچھئے مصطفیٰ سے پوچھئے اپنے خدا سے پوچھئے  
یوں علیٰ کا مرتبہ کیسے کچھ سکتے ہیں آپ آئے کجھے میں دوش مصطفیٰ سے پوچھئے

کل ایساں مرثی رب جا شین مصطفیٰ شر حق ناد طیا کر کے گھانا ڈا ہر مجھی ہم سے پوچھتے ہی جب رہے اوصاف اور لب پہ گھبرا کر نصیری کا خدا ناپڑا

اب کیا بتائیں دست دست کرم کرم اگھنی نے جب کے طیاں بنادیا جو مجھی کم ہے رہتی ہے وہ کہون علیٰ کہا تھا لہن اس جلن نے بہنوں کو شیطان بنادیا

صرف وقت کے لئے ایمان و عرفان کے لئے لوگ کس کی دنچانے زندگی پڑھتے ہے لیکن اکثر بر قدم پر اور ہر بروٹ پر ہم نے یہ دیکھا بھی نہ علیٰ پڑھتے رہے

اسی المرتضیں پس کو کھلاتا تو آس ہے غیبیت پھرستہ سن کے لیکن قولِ ربی بحکم حق اسی المرتضیں اس دن سے میں آتا دن تھا جب تک وجود حضرت ارمؑ مجھی حسانی

صرفاً حق علیٰ ہیں میں کچھ لے ہر کس و ناکس  
کی خاک پکھو جو ہیں وہی تو پوچھ کا گئے میں

\*\*\*\*\*

یہ بھید کوئی کیا کجھے گای راز کوئی کیا پائے گا  
در بند رہے کا کجھے کا اور آنے والے گا  
یہ بنت اسد میں بنت اسد کیاروک سکلیں گی دیواریں  
محصون نگاہیں پڑتے ہی دیواریں در بن جائے گا

دو نوں کی نگاہوں میں الفت کے گھے ہوں گے      ہو نوں پر عبسم کے کچھ چھوٹے ہوں گے  
کجھے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو      جب نور کے دلکش آنکھیں ملے ہوں گے

\*\*\*\*\*

وہ کب میں گردش دوران سے بار نوا لے      قدم قدم پر علی گپکار نوا لے  
ہماری سست بھی ہو جائے اک نگاہ کرم      نبی کے دین کی قسم سنوار نوا لے

\*\*\*\*\*

ہزار بار جسیں اور ہزار بار مریں      علی علی تھے جائیں گے خدا کی قسم  
یہ سوت کیا ہے ہماری نظریں ہے ایک کھلیں      غلام شاہ شیداں کر بلکی قسم

00000

چھترے کو علی چاہیں تو دریا کر دیں      ادنی پر کریں مر تو اعلیٰ کر دیں  
بیمار کو چاہیں تو مسیح کر دیں      نکو کیسا مزاج رکھتے ہیں کے

\*\*\*\*\*

خود کے باع کی چین لی گئی میں نے      بجا یادیں کاڑنا گئی میں نے  
سنی زانے کی باتیں بربی بھلی میں نے      نہ چھوڑا ہاتھ سے پر دامن علی میں نے  
ہر اک سوال کا لب پھیرے جواب بنا  
میں امتحانِ محبت میں کامیاب بنا

\*\*\*\*\*

جگل پہاڑ رکھتے ہیں نادم علی علی      مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علی  
حیدر کا نام سن کے میں آیا ہوں دورے      کشتی کو میری بھروسہ محمد کے نورے

\*\*\*\*\*●●●●●\*\*\*\*\*

کیوں ضرورت پر مد مانگوں کسی ہم جس سے      کون کس کے کام آتا ہے خدا کا نام لو  
ہم کو حیدر نے پیغمبر نے بتایا ہے یہ راز  
جب کبھی مشکل پڑے مشکل کشا کا نام لو

\* ۱۸۰۰۰ فرودی شعر \*

ع سے میں عبادت کا سرانجام ہوا      اے دوالم کہ جس لام سے اسلام ہوا  
حد فاس نام کے کیا خوب ملی نہ ہوا      ی سے یاد ہوئے ہر شخص کی مشکل میں

\*\*\*\*\*

بیزار علیؑ کو مال و زر سے پایا  
طاعتِ الہی میں شام و سحر پایا  
اللہ نے تنخ دی بنیؑ نے دختر رتبہ یہ ادھر سے وہ ادھر سے پایا

\*\*\*\*\*

ایمان پایا تو علیؑ کے گھر سے پایا  
رتبتا پایا تو کس بشر سے پایا  
طبی کوثر بہشت آرامِ عالم جو کچھ پایا علیؑ کے در سے پایا

\*\*\*\*\*

انسانیت کے رہنمایا علیؑ مدد  
خیر میں خود بنیؑ نے کمایا علیؑ مدد  
دست بیزید عصر میں ہے کرب و بلایا علیؑ مدد  
پھنسنی ہوئے غرب نے فیض کے نام پر  
سید انبویں کے سرکار ردا یا علیؑ مدد  
کرام ہے خیام صداقت میں آج بھی  
آتی ہے لعظش کی صدائیا علیؑ مدد  
مغل نہیں ہے الجی کہ جس کا حل نہ ہو  
دل سے کوئی کہنے تو زرایا علیؑ مدد

..... عاشور کاظمی ..... ۱۹ فروری ۲۰۰۰

جان والے جسے آفتاب کہتے ہیں ہم اس کو عکس رنگ تراپ کہتے ہیں  
نہیں جو دوست علیؑ کا خدا کا دشمن ہے جنابِ من یہ رسالت مابکتے ہیں

پلٹ کے حکم علیؑ سے شتاب آتا ہے کبھی شباب کبھی آفتاب آتا ہے  
سلام کس کو کیا عرش پر بنیؑ تم نے یہ کس کے لمحیں کس کا جواب آتا ہے

\*\*\*\*\*

علیؑ

آپ میں مولود کعبہ آپ بابِ شریعت میں  
یا علیؑ کہ کر گر جاتے تھے ہر مشکل سے ہم  
چپ رہے تو لٹگے اس باریا مشکل کشا

\*\*\*\*\*

شریک کارِ مصطفیٰ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ  
امن دینِ مصطفیٰ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ  
بلندیوں کا سلسہ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ  
فضیلیوں کی انتہا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ  
وہ غازی و سعید بھی مجاحد و شید بھی  
خدائے دین کے اکبر یا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

\*\*\*\*\*

دکھ کر مولود کو روشن حرم ہو جائے گا  
نورِ مروہ کے چرے کا نمہ ہو جائے گا  
یا علیؑ کہتے ہی انسان تازہ دم ہو جائے گا  
وہ فردہ خاطری ہو یا تکانِ زندگی

اس زمانے میں بنتے گا حیدر کارگون  
شپر جریل تک لے جائے گا ٹوار کون  
یادگارہ فاطمہ بنت اسد کجھے میں ہے  
جو رکتا ہے بھالوئی ہوئی دیوار کون

\*\*\*\*\*

خندق میں ایک ضربہ علی اس طرح پڑی  
دو نوں جمل شارہیں اس ایکسوار پر  
تم تو گئی تھی آکے پر جراں پر  
تیور بدل گئے تھے مگر ذوالقدر

\*\*\*\*\*

امکان کی سرحدوں سے تمرا مرتبہ بلند  
تو یہی بلند اور تمرا سلسلہ بلند  
ہر اس جگہ پر اب بھی تمرا اقتدار ہے جس جس جگہ ہے پر جم صدق و مقابلہ بلند

\*\*\*\*\*

اللہ کا گھر جا بجا یا کجھو  
اب حاصل کو نہ کو بیبا کجھو  
کل ایمان آگیا جسی کجھے میں  
اکلت کلم و یکم آیا کجھو

\*\*\*\*\*

سرماجہ عبادت کی طرف بڑھتا ہوں  
جریل کے ساتھ عرش پر چڑھتا ہوں  
پانہوں نبی کی ہم زبانی کا شرف  
جس وقت کہ میں نادہ علی پر چڑھتا ہوں

\*\*\*\*\*

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوئی ہے  
طلب اسی کی کبھی بہرہ مند ہوئی ہے  
دل وہ بخوبی میں سمالی کبھی نہ حب علی  
کہ یہ بست ہی نفاست پسند ہوئی ہے

\*\*\*\*\*

نجم آخرنی  
کیا تجھ کو امیر المؤمنین سے نسبت  
پلے پیدا تو کر کیں سے نسبت  
تجھ کو بھی بے کچھ نان و جویں سے نسبت  
جو کھلائیں گر بھروہا یا تھا امیر

رہبر کوئی جز لکر خدا سازنے لے  
بان قرض کی کے طرز و انداز نے لے  
آقا ہے تمرا علی سما فوق بشر

تکلیف میں دم کی کا بھرنا کیسا غلطات میں کوئی نفس گرنا کیسا  
ہر سانس میں ہو روز بہار نام علی یہ وقت پڑے پیا و کرنا کیسا

حق کی قوت سے کام لیتا ہوگا ہم دیتے ہیں جو ہیاں لیتا ہوگا  
گرتا ہوں یوں کوئی نہ سمجھ لاب تک دنیا کو علی کا نام لیتا ہوگا

دل میں تیر سے درد کی لے ہے کہ نہیں  
کردار میں ملتی ہے کوئی میں کہ نہیں  
ہے حب علی سفید نوح مگر  
تم کی بھی سفیدیں جگہ ہے کہ نہیں

نجم

\*\*\*\*\*

میں تو لا سے عبادت کا بھرم رکھتا ہوں در دل سوز گلر دیدہ نہ رکھتا ہوں  
دل کی رقت کے لئے زکر خدا سے پہلے یا علیؑ کس کے مصلی پر قدم رکھتا ہوں  
نجم \*\*\*

کیانام خدا ہے شود مدد کتے ہیں کتے ہیں تو بے حسب وحدت کتے ہیں  
بھولے کے کسی کی خود بھی کرتے ہیں مدد دن رات جو یا علیؑ مدد کتے ہیں  
نجم \*\*\*

دعویٰ توبت ہے طینت فاضل کا دریا ہے بڑا پتہ نہیں ساحل کا  
تو فتح خیر ہی علیؑ کو کھا وہ فتح اعظم ہے دماغ دل کا  
نجم \*\*\*

کس بر سار پر توحیدی کھلاتا ہے اپنی آسمیں کیا جھلک پاتا ہے  
تیرا دل بھی نہیں ہے تیرے لس میں مغرب سے وہ آفتاب پلاتا ہے  
نجم \*\*\*

## شیر خدا کی شان میں نذر ان عقیدت از انحراف جس

زبان پر حسن و حقیقت کا اعتراف نہیں      جاپ دیدہ دوں کا غبار صاف نہیں  
بدن پر جامہ حرام دل میں بغرض علیٰ      تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طوف نہیں

\*\*\*\*\*

رک گیارہ دادا و صاف جلی کھتے ہوئے      کیوں بھجاتا ہے دل کو تو دل کھتے ہوئے  
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو مجھ موت کوں آتی ہے تجھ کو یا علیٰ کھتے ہوئے

\*\*\*\*\*

نگاہ حس کی و سیخ و بلند ہوتی ہے      فقط اسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے  
دل نجس میں مسلمان کبھی رحہ علیٰ      کہ یہ بست ہی نہاست پسند ہوتی ہے

\*\*\*\*\*

دل ان کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا      اور جوش عقیدت کا لے چڑھتا تھا  
معلوم نہیں کون کے قرآن      جب سلسے آنا تھا علیٰ کے قرآن تھا

\*\*\*\*\*

متاع شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا      وہاپنے دل پر کبھی یہ جفا نہیں کرتا  
علیٰ کا عشق اک الحی عناز ہے جس کو      قضا کو قوت بھی مومن قضا نہیں کرتا

\*\*\*\*\*

علیٰ مرتبہ کا جس کو دیوانہ فرزانہ بھجتا ہوں      اسی کو عاقل و شیار و فرزانہ بھجتا ہوں  
سے حب علیٰ کا حس کو مستانہ بھجتا ہوں      اسے دنیا دنیا ہی سے بیگانہ بھجتا ہوں  
جو غلکی ہو میں اس کو ناب فوری نہیں کرتا      فسالے کو حقیقت سے جدا گاہ بھجتا ہوں  
صیحت میں جو کام آئے اسے کھتا ہوں میں اپا      جو تمہارے چڑھائے اس کو بیگانہ بھجتا ہوں  
اویحیں کے بد لے سو گیا تشویں کی چھاؤں میں      اسے شیخ رسالت کا میں پروانہ بھجتا ہوں  
علیٰ مرتبہ کے ذکر سے نہست ہو جس کی      میں الحی ہر بھری محفل کو دیوانہ بھجتا ہوں  
وصیہ مصلحتے کے حسن عالم نام کا افسر      جو دیوانہ نہیں میں اس کو دیوانہ بھجتا ہوں

\*\*\*\*\*

نگاہی نہ تو گری نہ سکندری نہ قلندری      ہے عزیز مجھ کو جاں میں فقط اک فردہ و قبری  
میں خلوص قلب و نگاہے ہوں خدا کے عظمت مرتبہ      میرے چاکروں میں ہے قیصری میری ٹھوکروں میں سکندری

\*\*\*\*\*

تجھے اے علیٰ کے دشمن کوئی فائدہ نہ دے گا      یہ قیام آخر شب یہ بجود صحیح گاہی  
جسے منتخب کرے حق وہی جانشین جائز      کہ نیابت محمدؐ ہے عطیہ الحی

\*\*\*\*\*

خورشید سے ذرہ بک مرتاب سے تامہی      حیدر آنکی وزارت ہے احمد کی شمشادی  
ہے جس کے مقدار میں کمینی د گراہی      لا ختن ہے اسی دل کو بغرض اسلامی  
ملکوں نہیں چنتی خالق کا نمائندہ      ملکے سے نہیں بلے اوصاف یا الہی  
رجا جاتا ہے رستے میں جبریل سا ہمراہی      خاصان الحی کی منزل ہے بست اعلیٰ

\*\*\*\*\*

مرے حدود معرفت مرے وسائل شرف کرب و بلو سامنہ مشهد و پرسب و نجف  
نوح سے بے بلند تر مرتب الراحل ان کے پیروں باشرف ان کا پرتحان اتفاف

\*\*\*\*\*

لب و اعظ پر ہے العظیم اللہ کا نفرہ گردل میں بناں شیفت کار قصہ جاری ہے  
تجھے اے دشمن حق باہمی است سے کیا نبیت وہ عرشی ہے تو فرشی ہے وہ نوری ہے تو ناری ہے  
کرم فرماء ہمارا ہے قسم نار و ابیت  
اسی باعث تو ہم کچھ ہیں کہ جنت ہماری ہے

\*\*\*\*\*

بوجو شکلات رسالت کا کار ساز نہیں وہ فردشان نیابت سے سرفراز نہیں  
کلام پاک میں جس کا کلی جواز نہیں قسم خدا کی وہ قول شد جان نہیں  
ظیفہ ساز ظیفہ سے گر نہیں بہتر تو پھر خدا کی قسم وہ ظیفہ ساز نہیں

\*\*\*\*\*

ملائیں انہی کو تو کجھنا ہوں جاں میں جن کا تیرے آقا کو ہے اقرار علای  
بے مثل تھی بے مثل ہے بے مثل رہے گی پھر اسلام کی شانست کلای

00000

جو آٹھائیں مقام الہر زاب نہیں حقیقتوں کی تھیں کی اس کو تاب نہیں  
عطائی کیا ہے خدا نے علی کو ذوق نظر یہ علم وہ ہے جو مسون الکتاب نہیں  
اہم کیوں ست لائے کھل کے گور کہ وہ علوم کا گرداب ہے سراب نہیں

\*\*\*\*\*

میں سجدہ دریز باب علیم ہوں میری نگاہوں میں نہیں چیتا مقام رانی دستیاد فارابی  
در علم خدا سے دور پہنچ کا نتیجہ ہے نہ لئے میں حقیقت آشنا ہوں کے کیاں

\*\*\*\*\*

دیگر شراء کے کلام

اک نظر ظاہر کی دل کی ترجیں ہوتی ہے ایک بات اک رہتی ہے مخفی داستان ہوتی ہے ایک

خُبھس اس نے کہ کے۔ بکن اس نے پڑھی نہیں      باپ جس کا ایک ہواں کی زبان ہوتی ہے ایک  
(عقل)

\*\*\*\*\*

بچپن میں جو دُرانہیں اثر کو دکھکر      دیکھاڑے گا مرحب و اسٹر کو دکھکر  
شب بھروسے عالمیں مالگیں کہ پر جم طے ہیں      ہبودن کے رنگ اڑگے حیدر کو دکھکر

00000

کروں تو صیف کن القاتا میں آقائے قبری      نرمی شان دیکھی اللہ اللہ زورہ حیدر کی  
بلایا اور اکھڑا پھر اٹھایا توں کر پھینکا      حقیقت کھول کر رکھ دی علی نے باب خیر کی

\*\*\*\*\*

علیٰ کامنہ تلوگی اگر دعاوں میں      گھرے رہو گے خدا کی قسم بلاد میں  
سنو یغور تو حسوس ہونے لگتی ہے      علیٰ کے نام کی سرگوشیں ہواؤں میں

\*\*\*\*\*

جموں اٹھئے کون دمکان کس کی یا انگڑائی ہے      کون آیا جو محبت کی فضا چھائی ہے  
کل ٹکسی بھی خانا موشِ محمدؐ کی طرح      آج کچھ کے بھی ہو نہیں پہنچی آئی ہے

\*\*\*\*\*

اسے منکر حیدرؐ تجھے حیدرؐ نہ ملتے گا      خوشیں شفاعت کو یہیں نہ ملتے گا  
در علم کا حیدرؐ ہے بنی علم کا گھر ہے      جو درستے نہ زرے گا اسے گھرنے ملتے گا

\*\*\*\*\*

سورج نے قمر تھرا کے کہا یا علیؐ مدد      تارے نے گھر میں آکے کہا یا علیؐ مدد  
پردے میں کون تھا شبِ معراج اے حضور      خالق نے گھر ملا کے کہا یا علیؐ مدد  
بھرت میں مصطفیٰ نے کہا یا علیؐ مدد      میں کیا بتاؤں طالبِ نفرت تھا کون کون  
خیر میں کبراء نے کہا یا علیؐ مدد

---

جتو بمنزل مقصود پہ لاسکتی ہے      ول میں مولاکی فضیلت بھی سما سکتی ہے  
کون کچھ میں نئی راہ بنا کر آیا      مسکراتی ہوئی دیوار بتا سکتی ہے

\*\*\*\*\*

کسی دیوار میں آک دہو ہاہے      کہ دیدہ ذریب یہ منظر ہو ہاہے  
کما جبراں نے آکرنی سے      کہ آک لڑکا خدا کے گھر ہو ہاہے

\*\*\*\*\*

حاصل زندگی یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ      جانشیں نبیؐ یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ  
تجھ سا آقا جو مجھ کو ملا زندگی بن گئی      یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ

تیرے در پر مجھے لائی ہے میری دیوگی یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ      بے عیف سرما صبح شام یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ  
تمیرے دامن سے والبست ہوں لاج رکھ لے میری یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ      میرے لب پر ہوں تمیرا نام اور نکلن جائے دم یا علیؐ یا علیؐ یا علیؐ

## یا علیٰ یا علیٰ یا علیٰ

\*\*\*\*\*

نکھریں کا دل بجانا پڑے گا      علیٰ کا قصیدہ سنا پڑے گا      جو ہونا ہے شامل ہماری خوشی میں  
 چلو ہو تو کچھ خستیں ساخت رکھو      فقیروں کو دینا دنا پڑے گا      عجب شان سے ہو گی سراج حیر  
 پکانا ہو اگر دین حق شام بحرب      علیٰ کو پتیرہ بنا پڑے گا      سوئے خلد کی سوچ کر آرہے ہو  
 مجھے سارا بھتی ہے دنیا      سرو تن اب علیٰ کو بلانا پڑے گا  
 ستر — از مدینہ مسوارہ ۱۴ فوری ۲۰۰۰م —

مولا ہے تو امیر ہے تو مرغیت ہے تو      اللہ گواہ ہے کہ شیرخدا ہے تو  
 قرباں ہو میری جان اے شاہ لافتی      سب مشکلوں کا حل ہے کہ مشکل کشا ہے تو

\*\*\*\*\*

یہ کون کی جتاب ہے	بلاکی آب و نتاب ہے
جو ان بنے نظری ہے	اچل بھی آب آب ہے
یہ قدیوں کا پیر ہے	امیر کیا اسم ہے
خدا کا تخت ہے	نبی کا یہ وزیر ہے
ستر — ۱۵ فوری ۲۰۰۰م —	یہی تو بور تاب ہے

مولود جو دہان حکم و قدر سے پایا      کچھ نے شرف علیٰ کے درسے پایا  
 باخھوں پر نے نبیٰ یہ کتنے لئے      لوہم نے دسی خدا کے گھر سے پایا

\*\*\*\*\*

جبرايل نے دیکھا تھا جو تارا پہلے	اس سے بھی تھا امام ہمارا پہلے
آئے جو برائے سید نبی میں علیٰ	اللہ نے اپنے گھر میں ائمہ اپلے

\*\*\*\*\*

کھنے سے اذال کے دین سب مٹا ہے	پر نامہ علیٰ ملے لو تو کب مٹا ہے
اعدادہ محمد ”علیٰ“ کو گن لو	یہ دونوں جو ہاتھ ہوں تو رب مٹا ہے

\*\*\*\*\*

بن بن کے ہزار بار آئی دنیا	پر چشم و علیٰ میں نہ سماں دنیا
جنناکہ اٹھایا درم خیر کو بلند	نظر دوں سے اسی قدر گرائی دنیا

00000

قطرے کو علیٰ چاہیں تو دریا کر دیں	ادنی پر کریں مرتوا علیٰ کر دیں
نحو کیسا مزاج کئے ہیں کے	ہمہار کو چاہیں تو مسجا کر دیں

\*\*\*\*\*

ہتھرے علم دین کا گرا کس نے	لکار کے مرحبا کو چھاڑا کس نے
اصحاب بتیر تو سب ہی تھے موجود	بولو بولو درد خیر کو اخہڑا کس نے

\*\*\*\*\*

آئے علیٰ تو کعبہ کی قسمت پہنچ گئی  
الساختی سے پول اکہ دیوار پھٹ گئی

\*\*\*\*\*

اصحاب نے پوچھا جو بنی موسیٰ کو دیکھا  
مراجع میں حضرت نے کس کو دیکھا  
جس کے لئے مسکرا کے محبوبِ خدا

کعبہ کو یہ اللہ نے آباد کیا بہت تور کے مصطفیٰ کا دل شاد کیا اللہ نے جلال و اکرم اعلانے علیٰ اقسام کو اس نام نے برداشت کیا

\*\*\*\*\*

دیدارِ دم تریخ دکھاتے ہیں علیٰ اپنے سے محبوں کو پختے ہیں علیٰ منظور ہے شیعوں پر شہادتیِ موت پھلِ ملک الموت سے آتے ہیں علیٰ

محبوبِ خدا کا جانشیں حیرہ ہے قدیل سرہ عرشِ دریں حیرہ ہے رکھے کعبہ میں یاس و سرد اش بنیٰ لو مہربوت کا نگین حیرہ ہے ۹۹۹۹۹۹

مشتمل کعبہ کا آپ پنا صفائی کئے اے ہبوب اور گھر و حونڈ و خدائی کے لئے  
آئے کعبہ کی زمیں پر جب سے حیرہ کے قدم جائے سجدہ بن گنی ساری خدائی کے لئے  
چرتے ہیں نکدہ اُڑر کو جھولے ہیں علیٰ آج پہلی مشق ہے خیر کشانی کے لئے  
دو کیا سرحد کو حیرہ نے تو بولی ذوالقار  
باتھ ایسا چلیتے تبغیزِ ازلی کے لئے

\*\*\*\*\*

بن بیکے ہزار بار آئی دنیا پر چشم علیٰ میں سماںی دنیا جنگاک اٹھایا در خیر کو بلند نظروں سے اسی قدر گرامی دنیا

— دبیر —

سب کے درودات سے تم اکراہ کرو ہاں گھر میں در علوم کے راہ کرو کعبہ درم حیرہ ہے نہ مششدر ہو دیر جو یعنی ہمیں اللہ اللہ کرو

— دبیر —

روہ جانا ہوں انگشت بدندان ہو کر حیرہ کو کما بر خندان ہو کر مانا کہ گھر بخش ہے نیسیں بھی مگر وہ دستا ہے رو رو کے یہ خندان ہو کر

— دبیر —

جریل نے دیکھا جو تارا پلے اس سے بھی تھا مامہ مدارا پلے آئے جو برائے سید دنیا میں علیٰ اللہ نے اپنے گھر اسرا پلے

— دبیر —

کھنے سے اذان کے دین سب مٹا ہے پر نام علیٰ نہ تو تک مٹا ہے اعدادِ محمد و علیٰ گوگن لو یہ دونوں جو بہم ہوں تو رب ملک ہے

— دبیر —

حیرہ کو جو خانق کا دلی کھتا ہے شباشِ قدیرہ ازمل کھتا ہے کھتے ہیں نصیری تو علیٰ کو اللہ بندہ اللہ کو علیٰ کھتا ہے

— دبیر —

کعبہ کا نشاں علیٰ کے گھر سے پایا معدنِ ایمان کا اس گھر سے پایا پلے تو علیٰ ط خدا کے گھر سے پھر اس نے خدا کو ان کے گھر سے پایا

— دبیر —

خورشیدِ سر شہم کیا جاتا ہے روشن ہے دبیر پر جمال جاتا ہے مغرب ہی کی جانب تو ہے قمرِ حیرہ یہ شمعِ جلال نے کوہ بال جاتا ہے

### نذرانہ امیر المومنین<sup>۱</sup> (رباعیات)

علوم دل سے علیٰ کا جو نام لیتا ہے  
علیٰ کا نام ہے وجہِ سکون و قلب و جگہ  
وی تو نہ لذت اور دوام لیتا ہے  
علیٰ کا نام تو گروں کو تحام لیتا ہے

ملخ کا تاج سرپہ ہے امت کا شاہ ہے  
بیعت علیٰ کی سب نے کی، خاگواہ ہے

\*\*\*\*\*

سلمان<sup>۲</sup> سے پوچھئے نہ الوزر<sup>۳</sup> سے پوچھئے کبھی میں جو کھلا تھا نہ اس در سے پوچھئے  
گئی میں خود رسول<sup>۴</sup> سے بعد ان کے عرش پر رتبہ علیٰ کا عالیٰ اکبر سے پوچھئے

خیر میں ہے یہ دھوکہ کہ جرار آیا  
افواجِ محمد<sup>۵</sup> کا علیدار آیا  
فی النار ہوا کفر تو کافر فرار  
میدان میں جب حیر<sup>۶</sup> اکر آیا

ادے دوست چھوڑ دشمن، آں دعا کا باہتھ  
دہاچک جو ہے کمر و فریب دریاء کا باہتھ  
مشکل پڑے تو حام لے مشکل کشا کا باہتھ  
آئیں بناں ڈھونڈنے والے بغور سن

میں کیا بناں علیٰ گو کہ مر کہ مر دیکھا  
جدھر جدھر بھی نظر کی ادھر ادھر دیکھا  
علیٰ علیٰ نظر آئے جدھر جدھر دیکھا  
نس پر یہ علیٰ عرش پر علیٰ اعظم

تجھ کو مار سول کا ستر جو یا علیٰ  
تیری حیات میں لگی ختن کی حیات میں  
جرت کی شب تھی طبلہ اسلام کی عمر  
دین و خدا کے پھر گئے دن ایک رات میں

نبوت ان کی امامت ان کی ازل کے دن سے تی جل ہے  
نبی نہ ایسا ہوا شہ بولا گا نہ ایسا پایا وصیٰ کی نے  
خدا کے اک نور کے گلے کوئی نبی ہے کوئی ولی ہے  
فلک پر ذکر علیٰ علیٰ ہے زم پر ذکر علیٰ علیٰ ہے

والادر سول کی شہادت ہے آج  
اس ماہ میں آقا کو تمارے مارا  
معصوموں پر فاطمہ<sup>۷</sup> کے آفت ہے آج  
خاتون قیامت پر قیامت ہے آج  
اے مومن لازم ہے تمیں شور و شیش  
اس ماہ میں بنے پدر ہوئے میں حسین<sup>۸</sup>  
جنت میں ترپتے میں رسول المخلقین<sup>۹</sup>

بیٹھا ہے مشکلات کے رستے پار کے  
او بہ نصیب دیکھ علیٰ گوپکار کے  
ہے بستر سول<sup>۱۰</sup> پر حیر<sup>۱۱</sup> یہ کب کھلا انگڑائی جب کہی شب بحرت گوار کے  
مر جب کا قتل بھی کوئی خیر میں قتل تھا  
چھیٹ کا تھا ذوال الغفار کا صدقہ اتار کے  
خیر کے رنے کھل کے اشارہ یہ کردیا  
منظر یہی میں قوت پروردگار کے

تاییخ تھوڑا شاہچپاٹے تو کس طرح  
لیلی کے دل کو دکھر رہے ہیں شہ زم  
اکبر کورن میں بھجا ہے گیو سنوار کے  
اصغر جگر کو تھام کے روئی ہے فوج شام تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیردار کے

اکبر تمدارا باغ جوانی اجر گیا  
لیلی نے چاروں بھی نہ دیکھے سارے  
روباہ جنگلہ عون و محمد یہ کھتے تھے یہ شیر طلنے پھوٹ گئے کس کھمار سے  
تاریکیاں یہ شام غربیاں کی اے فر  
تارے بھی چھپ گئے فلکسن کھدار کے

علیٰ نے کر دیا ثابت کہ حیدر ایسے ہوتے ہیں بہادر ایسے ہوتے ہیں دلاور ایسے ہوتے ہیں  
وہی عادت وہی جرم ات وہی قدرت وہی حکمت تیمور کے وہی بعد از تیمور ایسے ہوتے ہیں

وہ کون دوش نبی پر دیکھو قدم رکھے سکرا رہا ہے  
اجھر کے مھر رسول بولی علیٰ علیٰ ہے علیٰ علیٰ ہے

کون پر روش بے کمال ہے حیدر  
کو نین پر روش بے کمال ہے حیدر  
آکانقی سے چاہیں تو والد دیں کو نین  
غافل کے اجلال بے جلال ہے جلال ہے حیدر

ذکر علیٰ ہر ذکر سے اعلیٰ دیکھا اسی بول کو ہر بول سے بالا دیکھا  
ہم نے تو اسی ذکر سے اے نور سوبار انہیں میں اجالا دیکھا

جو علیٰ کا غلام ہو جائے خداں کا مقام ہو جائے یا علیٰ یا علیٰ ہی کرتے تو  
اے خدا انکے ذکر کے صدقے زندگی کو دوام ہو جائے جو بھی حیدر کے نام پر ہو فدا  
سرہ خورشید کی طرح چکے ان کا جب فیضِ عام ہو جائے اے خدا ان کے ذکر کے صدقے زندگی کو دوام ہو جائے

علیٰ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا  
تمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا  
ور شاہزاد بخف کو چھوڑ دیں جنت کے بد لئے میں  
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

علیٰ کام مقابل کماں سے لاؤ گے  
رسولِ عالم انساں میں سب سے افضل میں  
خدا خدا ہے اگر لا مکان سے لاؤ گے  
سو دو کے نہیں عیرا کوئی بستر  
وہ پست ہو گا جسے درمیان سے لاؤ گے

ساقِ ماہوش سر خمیدہ لا  
مومن کو جو بنا تی ہے روشن ضمیر لا  
هم کو نہ محبت نہ شجاعی کا ذر  
چکو گئیں دلائے جناب امیر لا  
هم پینے والے میں اسے مجدیں بیٹھ کر  
پڑھی اچھا میں شکی ڈالے جو بد نظر  
واعظ کی روک تمام کا حمیر پر نہیں اثر  
دیرہ سارا ایک رسم بجالا ربے میں ہم روزاں سے پیتے چلے آ رہے میں ہم

یا علیٰ مظہر آیاتِ تجھے جان گئے  
حدے جو گزرے نصیری تو خدا مان گئے  
اللکھ ڈالے تحریری تصویر پر تیرے پردے پر  
پھر بھی پچلتے والے تجھے پچان گئے

\*\*\*\*\*

زندگی بھر کی مکالی جھین لی سب تمہاری خود نہیں جھین لی قابل صد حیف ہے اے تو ایک بندے نے خدا نی جھین لی

\*\*\*\*\*

مصطفیٰ لرنگ سٹی میں اور حیدر گلی میں اس سے وابستہ پیام کریا کافیت ہے  
لب پر ہونام علیٰ اور دل میں بغض چکن  
وہ اور بچل ہو نہیں سکتا ڈوپیکیت ہے

شاه مردان شیریزاداں قوت پروردگار لافتی الا علیٰ لاصیف الا ذوالغفار  
اسٹے کے ساتھ ایک لائن چاہیئے کیا ملا کوٹلا یہ سب ہواں سے آشکار  
آئی قدرت کی صدالائن پر ہو جرا میں  
لافتی الا علیٰ لاصیف الا ذوالغفار

\*\*\*\*\*

کشتی دین کی پتوار سن چھالی جائے بت پرستی سے تخلوق پکال جائے  
اوکھے میں ہوا حکم علیٰ کی ماں کو یہ نہیں ہاد رے عسکی کہ نکالی جائے

\*\*\*\*\*

بھر بھر کے جامِ افت حیدر پیا کرو  
مشکل پڑے تو نام علیٰ کایا کرو  
زہرا کو شمنون پر ترا کیا کرو  
گرچاہتے ہو خلد میں اوپاچا ملے مقام

مزراجِ عبادت کی طرف بڑھتا ہوں جریل کے ساتھ عرش پر چڑھتا ہوں  
پاتا ہوں نبیٰ کی ہم زبانی کا شرف جس وقت کہ میں ناد علیٰ پڑھتا ہوں

\*\*\*\*\*

بندہ کوئی اسرار خدا کیا جائے طاعت واجب ہے دل سے اتنا جائے اللہ و محمد و علیٰ ہیں مولا مولا مولا فرق مولا جائے

\*\*\*\*\*

پہلے یہ مان لے کہ میں مشکل کشا علیٰ پھر دکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیٰ  
ہماری تو مل جاتی ہیں ساری مسیتیں جب مم کمی خلوص سے کھتے ہیں یا علیٰ

\*\*\*\*\*

چکتا ہے کمال افلک پر سر میں ایسا  
کمال ہو گا دلایت کی انگوٹھی میں نگین ایسا  
خدا حنفی کے جسم بدے حسن حیدر کو  
بڑی مشکل سے پایا ہے نبی نے جانشیں ایسا

\*\*\*\*\*

ہے افسر دینِ تاج سکندر حیدر  
اور بعد نبی سب سے ہیں بستر حیدر  
جاری ہو مسیحی زبان پر حیدر حیدر  
ہے تجوہ سے دعائیں میں اے رب عفو

رک گلیا کیوں رواد او صاف جل کتے ہوئے کیوں تجوہ کتابے ولی کو تو ولی کتے ہوئے  
جب سے مولائے کلِ تسلیم کرتا ہے تو پھر موت کیوں آتی ہے تجوہ کو یا علیٰ کتے ہوئے

\*\*\*\*\*

زبان پر اصل حقیقت کا عتراف نہیں ذرا بھی دیدہ دول کا غبار صاف نہیں  
بدن پر جامِ احرامِ دل میں بغرض علیٰ تیرے نصیب کا چکر ہے یہ طوف نہیں

\*\*\*\*\*

علیٰ سے اگر لوگانی نہیں تیرے حق میں نایج بھلائی نہیں علیٰ کی محبت نبی کی محبت علیٰ اور نبی میں جدائی نہیں

\*\*\*\*\*

جموم اٹھے کون دمکان کس کی یا انگرائی ہے کون آیا جو محبت کی فضا جھلائی ہے  
کل تلک یہ بھی تھاخا موشِ محمدؐ کی طرح آن کچھ کے بھی ہوٹھوں پر نہیں آتی ہے

\*\*\*\*\*

وہ کب میں گردش دوران سے بارے نوالے قدم قدم پر علیٰ کو پکارنے والے  
ہماری سمت بھی ہو جائے اک نگاہ کرم نبی کے دین کی قسم سنوارے نوالے

\*\*\*\*\*

جو بھی مشکل کشا سے جلتا ہے اسکا مشکل سے دم نکلتا ہے رات بھر جاگے کل علم کئے آن جھونے سے دم نکھلتا ہے

\*\*\*\*\*

یکتا ہے جو ماح مدام اس کا ہوں  
واحد ہے جو عبد نیک نام اس کا ہوں  
پوچھیں گے کمیرین تو کہ دوں گا نہیں  
قبر کا جو مولا ہے ظلام اس کا ہوں

\*\*\*\*\*

کریں گے جب کہ نکیرین آکے تجوہ سے کام  
کو نگارب ہے میرا ذوالجلال والا کرام  
کو محظی گے کمیرین تو کہ دوں گا نہیں  
علیٰ امام من است ومن ظلام علیٰ  
ہزار جان گرای فدائے نام علیٰ

\*\*\*\*\*

جور تیر احمدؐ کے صی کا دیکھا ہم نے نہیں یہ رتبہ کسی کا دیکھا کتھے ہیں نبی جب ہوئی مراجعِ صحیہ پہنچا جو دہاں یا تھا علیٰ کا دیکھا

\*\*\*\*\*

تمہیں حیدر کے پرستار بنتا دو انکو  
گرم نافیں کو اٹھاتا ہے بھری حفل سے  
مدحت حیدر مکار سناد و ان کو

\*\*\*\*\*

کسی کو نگہ پاک باز دتتا ہے کسی کون ہفت عمر دراز دتتا ہے  
بلور خاص مگر جس پر سربال ہو خدا علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دتتا ہے

\*\*\*\*\*

زبان سے نام شہزاد الفقار لیتا ہوں تبیؑ کا اسم حسین بار بار لیتا ہوں  
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر میں اپنے مولا کو فراپاکار لیتا ہوں

در جنگل پر بھی حکمِ امام چلتا ہے انہی کے فیض سے سارانظام چلتا ہے  
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخل ہو گا وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

\*\*\*\*\*

شہزاد دلت و ثروت کی سیر ہاتھا ہوں نہ مملکت کوئی مانند خیر ہاتھا ہوں  
شہ بیجف میں تیری بارگاہ عالی سے بس اپنے حسن عقیدت کی خیر ہاتھا ہوں

\*\*\*\*\*

شہ جنت رکھتے ہیں کوئی شہزاد رکھتے میں وقار حق کی مگر پھر بھی لا ج رکھتے ہیں  
جو خروان جہاں کو نصیب ہونے سکا قلندر ان علیؑ وہ مزارج رکھتے ہیں

\*\*\*\*\*

فضلے گھٹ جنت کی سیر چاہتا ہے اور احرام علیؑ کے لشیر چاہتا ہے  
علان کر لے کچھ اپنی شرپسندی کا بروز حشر اگر اپنی شیر چلتا ہے

\*\*\*\*\*

دست نبیؑ و شیر خدا یا علیؑ مدد انسانیت کے رہنمایا علیؑ مدد ہم نے کہا تو موردا الزام ہو گئے خیر میں خود نبیؑ نے کہا یا علیؑ مدد

\*\*\*\*\*

دل کو جان چنپ پردار کے دکھ پھر سے آئیں گے گدن بدار کے دکھ دور ہو دیں گی مشکلیں ساری پھر علیؑ کو ذرا پاکار کے دکھ

\*\*\*\*\*

حالت بُجب تھی خانہ ربِ جلیل کی بیٹی کر پھل نہ لائی تھی حخت خلیل کی حاجت نہیں بیال کی لمبی دلیل کی  
آمد بھوتی خدا و نبیؑ کے وکیل کی آئے علیؑ تو کعبہ کی قسمت پلٹ گئی  
ایسا خوشی سے بھولا کہ دیوار پھٹ گئی

\*\*\*\*\*

جس کو اللہ بناتے وہ دل بخاتا ہے مظفر شان خدا شیر جل بخاتا ہے  
کھجکے جائیں تو علیؑ بخاتا ہے کھجکے جائیں تو علیؑ تمام

\*\*\*\*\*

نی آئے ول آئے کوئی من کے عرصی آئے  
خدا کے نیک بندے جس قدر آئے سمجھی آئے  
خدا نے لمپیل کے گھر سے آئے تو علی آئے  
مگر ہر آنے والا پہنچے گھر سے آیا ہے

\*\*\*\*\*

معراج میں گر حیدر کرار کی ذات نہ ہوتی طالب سے کبھی مطلوب کی بات نہ ہوتی  
عائق کی زبان بننے نہ گر حیدر کرار ہو جانی ملاقات مگر بات نہ ہوتی

\*\*\*\*\*

قدرت کا جو کا تجھے علی شیر خدا ہے روشن ہے زمانے پر علی دست خدا ہے  
دونوں جہاں میں یہی خشار کار ہے حق سے نہ یہ جدابے نہ حق اس سے جدابے

\*\*\*\*\*

خورشید سر شام کمال جاتا ہے روشن ہے دری پر جہاں جاتا ہے  
مغرب ہی کی جانب ہے قبر حیدر یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

\*\*\*\*\*

سرور ہیں شہر علم علی اس کا باب ہے حیدر فضیلوں کی مکمل کتاب ہے  
قیصر جس انجمن میں ہو علی کا تذکرہ اس انجمن میں سانس بھی لینا تو اواب ہے

\*\*\*\*\*

تحلیل سے بھی بڑھ کر ہے بڑائی میرے کی میاں محتاج ہے ساری خدائی میرے مولا کی  
جہاں پر بھی نظر آئی کلامی میرے مولا کی جہاں سے رزق بندوں کو خدا فتحیں کرتا ہے

\*\*\*\*\*

قطرے کو علی چاہیں تو دیرا کر دیں اونے پکریں مرتوا علی کر دیں  
نحو کیسا مزاج نکھتے ہیں کے بیمار کو چاہیں تو مسکا کر دیں

\*\*\*\*\*

نور حق شان خدا وجہ خدا عن حق  
یا علی تم ہی بتا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم تھے موجود خدائی میں ازل سے پلے باخھ در کار تھا صنایعِ قدرت کے لئے  
اپنے اوصاف سے وحدت نے سنوارا تم کو ایک مظہر کی ضرورت جو جوی وحدت کے لئے  
راز کیا ہے سمجھیں نہیں آتا کچھ بھی نہ جدا تم ہو خدا سے نہ خدا تم سے جدا  
یا علی تم ہی بتا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

ذات و واجب سے ہے ماخوذ تمہاری ہستی نور واحد کی تجلی ہوئی ظاہر تم سے  
عائق و مالک کو نہیں کا نشا ہو تم ان کا ہر حکم ہوا دہریں صادر تم سے  
تم کو بندہ میں کھوں یا کہہ دوں تم ہی کوئی خدا مظہر کن فیکوں پر وہ راز وحدت

یا علیٰ تمہی بنا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

تمہی غربت میں ہوئے حضرت آدمؑ کے کفیل  
حضرت نوحؑ کی کشی کو پچایا تم نے  
تم نے آتش کو بر احمدؑ پر گزار کیا  
موت کے پیچے یوسؑ کو چڑیا تم نے  
ابنیاؑ کہتے ہیں کچھ سمجھتی ہے مخلق کچھ اور  
نادخدا کہتا ہے کوئی کوئی کہتا ہے خدا  
یا علیٰ تمہی بنا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

تمہی اعلان نبوت کی تھے شرط اول  
تم سے تھا احمدؑ مرسل کی نبوت کا بھرم  
دوش سدر پر قدم رکھے محمدؑ نے مگر  
تم وہ ہو جس نے رکھے دوش محمدؑ پر قدم  
علم کہتا ہے نبوت پر نہیں تم فائزؑ  
عقل کہتی ہے نبوت سے ہو درجہ میں سوا  
یا علیٰ تمہی بنا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

تمہی ہو جس کے اشارے کا بے نایخ خور شدی  
در پر واللہ تمارے ہی سارا اتراء  
وہ تمara ہی تو ہے نفس کہ جس کی خاطر  
اپنی مرضی کو بھی خالق نے تمیں سونپ دیا  
سچتا ہوں کہ خدائی میں بہا بیا باتی  
تمہی مرضی ہو خدا کی تم ہی ہو نفس خدا  
یا علیٰ تمہی بنا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

عبد ہو کر بھی ہو تم مظہر ذات باری  
ہوئے واجب کامل جس پر وہ امکان ہو تم  
ابنیاءؑ سارے ہیں تعزیل مشیت کرنے  
حق ہے شاحد کہ مشیت کا تواریخ ہو تم  
جانے کیا ربط ہے دراصل خدا سے تم کو  
آج تک گھر میں خدا کے کوئی پیدا شہو  
یا علیٰ تمہی بنا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

تم ہو صنائی خلاق دو عالم کا غور  
نادھائی پر تماری ہے خدائی کو بھی ناز  
نازش لجھ قرآن ہے تمara لجھ  
حق کی آواز ہے واللہ تماری آواز  
کہتے ہیں احمد خنجرؑ کہ مزاں کی شب  
عرش کے پردے سے آئی تھی تماری ہی صدا  
یا علیٰ تمہی بنا دو کہ تمیں کیا سمجھوں

زندگی بھر کی کمالی چھین لی سب تماری خ دنماںی چھین لی  
قابل صد حیفہ ہے یاے بتو ایک بندے نے خدائی چھین لی

\*\*\*\*\*

یا علیٰ مظہر آیات تجھے جان گے  
حد سے جو گزرے نصیری تو خدامان گے  
پھر بھی پچانے والے تجھے بپان گے  
لاکھ ڈالے تیری تصویر پر تھرے پر دے

خدا کے نور سے پیدا ہوئے میں پاچوں تن  
محمدؑ ، علیؑ ، فاطمؑ ، سینؑ ، حسنؑ

## پوربی زبان کی رباعیاں

اوکی مدح میں چل تو قلم سرسرائے کے قرآن جو پڑھے مثل نبی پھر پڑھائے کے  
ہم جو قصیدہ گھر کے چونی ٹرٹھائے کے چھائیں مناقن کے جگر کر رائے کے  
مریم گی پدپی بھاری مگر شور نہ مل کعبہ میں گئی بنت اسد و حمزہ ٹھٹھائے کے  
مرحب کو چاری اور سے گھیرے میں اس طرح بھروسہ میں جیسی چڑائی رہے پھر پڑھائے کے  
موڑے پر کتنا بار بارکے ابے پتھے چڑھ بیٹھیں سنوا پر گزگٹھائے کے  
گلہ میں باقہ نالی کے اٹور کو دوںی کیں  
لا پران جیسے چھائی پر پڑھائے کے

\*\*\*\*\*



جو ولا رکھتے تھے وہ بھی حق کا ولی کہنے لگے  
مشکون میں پڑ کے وہ بھی یا علیٰ کہنے لگے

نور حیدرؑ کو یہاں نور جل کہنے لگے  
کہہ رہے تھے جو بدعوت ان پر حیرت ہے ہمیں

\*\*\*\*\*

ساتیء ماہوش سہمِ ثمرہ غدیر لا ۔ فی کر جسے جواں ہو ہر مردو بیرلا  
مومن کو جو بناتی ہے دشمن ضمیر لا جس کو کہیں والائے جناب امیر لا  
ہم کو نہ مختسب نہ شعبی کاذر ۔ ہم پیئے والیں اسے مسجد میں بیٹھ کر  
پکڑی اچھالیں شعبی ڈالے جو بدنظر واعظی کی روک تھام کا ہم پر نہیں اثر  
دیریہ ایک رسم کمالا رہے ہیں ہم  
روزانہل سے پتے چلے آرہے ہیں ہم

\*\*\*\*\*

ازل میں مانگنے والے بھی تھے اور دینے والا بھی  
کسی نے مال و زرمانگا کسی نے کھیا لے لی  
عقیدت نے بڑھا کر باتھ خاک کر بلائی  
میرا مفہوم سوچا ہی کیا نگوں تو کیا نگوں

\*\*\*\*\*

خود کے بارع کی چن لی گئی گئی میں نے بجا یا دین کا ذرا کاغذی گئی میں نے  
قدم قدم پر پکارا علیٰ علیٰ میں نے سینی زمانے کی باعثی بری بھلی میں نے  
نہ چھوڑا باتحصے پر دامن علیٰ میں نے ہر اک سوال کا لب پر میرے جواب رہا  
میں امتحانِ محبت میں کامیاب رہا

\*\*\*\*\*

محسن نقوی ہبہت دعا و علیٰ میں یہ قریبہ دکھا رقص کرتے ہوئے خشکلی پر سفید دکھا  
جب بھی مشکل میں لیاناں علیٰ گھبرا کر  
میں نے مشکل کی جبیں پر سفید دکھا

\*\*\*\*\*

مرتبہ رتبہ شناسوں کا ولی علک بکھنا اس کو مل گئے محو علیٰ تک بچنا  
لوڑا بی ہوں نہیں نے میری جھوٹی بھروسی  
جب میرا دست دعا ناد علیٰ تک بکھنا  
اگر نہیں اور پر دل رہا عینا

کچھ کی حرمتوں میں اجلا علیٰ سے ہے یعنی خدا کے گھر میں اجلا علیٰ سے ہے  
اس کو بھی شرک کر دو دیلے کے ملکو خیرات مانگتا جو فرشتہ علیٰ سے ہے  
اکر در علیٰ پر ستارہ یہ کہہ گیا  
روشن مقدروں کا ستارہ علیٰ سے ہے

\*\*\*\*\*

میرے ۶۲ ستمبر ۱۹۹۹ء

10 APR 2000

سیدہ فاطمہ زہرا اسلام اللہ علیہا کیلئے شرعاً کا نذر رات  
 وارث بنتی کے علم کی تمنا بتوں قصیں پرودہ نشیں نہ ہوں تو یہ بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 ملن کو سرور پر جو شیر چلانی ہوگی خلدے فاطمہ زہرا نکل آئی ہوگی  
 آج صلحانِ میری محنت کی نکالی ہوگی  
 مرکز ہر ایک حسن و خوبی کا ہے بلاغ جس میں ساری تکمیل اس کی کا ہے  
 خود سیدہ ہے باپ نبی اور پیر امامؐ لکھتی بلند مرتبہ زوجہ علیؐ کی ہے  
 کیوں یہ عمل حضور کو اتنا پسند ہے ناکام اس میں فکر بھر کی کندھے  
 کی عمر بھر حضور نے لعلیم فاطمہؐ بینی ہاؤ گویا باپ سے رجب بلند ہے  
 جس قدر اسلام پر احسان ہے شہزادؐ کا اس میں حصہ ہے مسلمی زنوب دلگیر کا  
 تربیت کامی کی دفعوں میں برابر ہے اثر کربلا ہے کارنا نامہ فاطمہؐ کے شیر کا  
 بے جو حسن و حسنؐ کی مادر وہ فاطمہؐ  
 بینی کی جس کی جھون گئی مادر وہ فاطمہؐ  
 انسؐ کی روز خوش فاخت کے واسطے  
 کیا کیا مصیتیں سی امت کے واسطے

گھر فاطمہ زہرا کا عجب محل کا گھر ہے یہ قرآن کا گھر ہے  
 اسلام کے محل میں ایمان، کا گھر ہے مومن کی منافقی کی یہ بچان کا گھر ہے  
 کچھ لوگ مرے جاتے ہیں اس رخ و حزن میں  
 اس گھر کا جو دروازہ ہے مسجد کے صحن میں  
 اللہ نے اس گھر کو بوت سے نوازا دنیا میں سے دین شریعت سے نوازا  
 عصمت سے امامت سے ولایت سے نوازا ہر فرد کو قرآن کی آیت سے نوازا  
 سلچے میں مشیت کی یہ افراد ہلے ہیں  
 سب چاروں تغیری کے سارے میں پڑتے ہیں  
 یہ عزم کے فولاد اسی گھر میں طیں گے یہ نور کے اجادا اسی گھر میں طیں گے  
 جبریل کے استادا اسی گھر میں طیں گے اس سلسلے کے افادا اسی گھر میں طیں گے  
 تخلوق کی بیس آخری سرحد نظر آیا  
 جس فرد کو دیکھا وہ محمدؐ نظر آیا  
 ممکن نہیں امت کا قیاس آئندہ بنتی ہے یہ لوگ ایک لوگ میں یہ گھر ہے الگ گھر  
 اس گھر کے توبے بھی بدل دیتے ہیں اکثر انسانوں کی تقدیر فرشتوں کے مقدر  
 راہب کو کئی لال اسی گھر سے طیں  
 فطرس کو پر دبال اسی گھر سے طیں

مند نہیں یہ زم ملادت ہے فاطمہ در عین تھیمِ تاجِ شفاعت ہے فاطمہ  
نفسِ نفسِ جسمِ رسالت ہے فاطمہ اصل و اصولِ نکلِ امامت ہے فاطمہ

شوہرِ خلیلِ عمر تو یہی ذبح ہیں  
مریم کا ایک آپ کے گیراہِ سعی میں

مریم بھی اس سے کہیں سمجھے پوچھ لو آدھا بھی مرتبہ نہیں سارہ سے پوچھ لو  
ابشوں کا کیا ہے تذکرہ اعدام سے پوچھ لو جاؤ مبارکہ میں انصاری سے پوچھ لو  
نہ رأیِ عورتیں میں سے حیدرؑ سے مردیں  
حتماً رسولؐ کے بعد یہ زوجین فردیں

نبیؐ کی بیٹی علیؑ کی زوج خدا کا ناطق کلام تو ہے جبکہ مجھ تھام نہیں میں وہ بلند مقام تو ہے  
جو تم تھوڑی بجاد سکتا کوئی سائل کجھی نہاء کو

\*\*\*\*\*

تو ہے ایماں کا شرف تو لاہ کارا زہے دہر میں تیری خطا بت کانیا ندازہ  
تیرا ایک خطہ بلکے دین کا حاضر تو ہے وہ پر وہ شیش جس پر خدا کو ندازہ  
\*\*\*\*\*

اسلام فاطمہؓ کی سرت کا نام ہے طبیعتِ فاطمہؓ کی طبیعت کا نام ہے  
ایمان صبر و تحکم کی عادت کا نام ہے زیراً کتابِ درد کی آیت کا نام ہے

\*\*\*\*\*

قدیلِ عرش، عظمتِ انساں ہے فاطمہؓ  
شکلِ لشیں میں آیتِ یزاداں ہے فاطمہؓ  
عصمتِ بکھر میں آتی ہے نامِ بول سے  
شوہرِ لا خدا سے شرافتِ رسولؐ سے

\*\*\*\*\*

لشکرِ دیں، قرارِ چیمؑ ہے فاطمہؓ  
کوثر ہے آلؑ، منجع کوثر ہے فاطمہؓ  
ان سے عطاۓ خالقِ کل کا پتہ چلا  
یہ آنکھِ تو نامِ رسولؐ خدا چلا  
یہ ذاتِ یوسُوں کتاب کی تفسیر بن گئی  
لفظوں میں دھل کے آیہِ طبیعتِ بن گئی

\*\*\*\*\*

سیدہ وہ ظاہر ہے طہارت کو ندازہ  
سیدہ وہ صادقت ہے صد انت کو ندازہ  
سیدہ وہ عابدہ ہے عبادت کو ندازہ

افسوں کے جو ملک کو شہر ہوئے پانی سے دم زمیں ہوتے  
مال چادرِ طبیعت کی ہووے محضار دروازہ زینبؓ پسند چادر ہوئے

طالب ★★★★ دعا سخن ۲۰۱۷ء ۱۹۹۹ء

\*\*\*\*\*

فاطمہ کعبہ عصمت ہے خدا جانتا ہے روح مفہوم طمارت ہے خدا جانتا ہے  
 فاطمہ جزوے رسالت ہے خدا جانتا ہے دین کی دوہرے ضرورت ہے خدا جانتا ہے  
 حمور آئے تطہیر مدارع عصمت تجزی نزد بنت ہے خدا جانتا ہے  
 یہ وہ مخصوصہ کو نہیں ہیں جس کی آنکش  
 تربیت گاہِ امامت ہے خدا جانتا ہے  
 فقر و فاقہ ہر ایک شکر کا بجھہ اس کا افخاراء صمدیت ہے خدا جانتا ہے  
 کم نہیں چادر زہراً ورق قرآن سے اس کے دامن میں بھی آیت ہے خدا جانتا  
 باخھے باخھے ملائیں برابر والے دست زہراً یہ قدرت ہے خدا جانتا ہے  
 روزِ محشر کا مجھے خوف نہیں کرمانی  
 مجھ کو زہرا سے جو نسبت ہے خدا جانتا ہے

\*\*\*\*\*

مریم سے بھی بخل کو ربِ سلاما بنا اسے رسول ساخیر الوری للا بیٹا ہر ایک شیدر کہ برا ملا  
 شوہر ملتو غلک کا عقدہ کشالا  
 ہر ایک پسندتے میں انثاب ہے زہرا ہے بے ظفر علی لا جواب ہے

یہ نہ کر رہے ہیں یام و در اللہ کے جہاں میں دو محافظت آگئے پہنچر کے  
 ہے ایک عوارث بنیٰ کا ایک عوارث ہے زہرا مگر وارث ہیں دونوں اللہ اکبر کے

سیدہ طہرا پر درود وسلام بنت خیر الوری پر درود وسلام خلقتِ آسمان و زمیں فاطمہ مظہر کہ برا پر درود وسلام  
 مدح خواں جس کا نعلقہ ہے اے مومنو راضیہ راضیہ پر درود جس کو خاتونِ جنت بنایا ہے رب نے عابدہ نبادہ پر درود وسلام  
 ائمہ لعلیٰ کرنے خدا کے رسول عظمتِ فاطمہ پر درود وسلام جس کا شوہر و دعا کا مکمل کشا بنبی خیر الاسلام پر درود وسلام  
 سیدی بی بی کے فرزند حسن و حسین شوکت د مسیدہ پر درود وسلام  
 معرفت سیدوں کو عطا کیجئے  
 آپکے مجنون پر درود وسلام

مدینہ — سنہ ۲۰۰۰ء، جنوہی ۳۰۰۰ء

دین خدا کبھی بھی مٹایا نہ جائے گا رستہ علیٰ اول کا گھٹایا نہ جائے گا  
 دل میں بنیٰ بنیٰ ہے زبان پر علیٰ علیٰ اس دوست سے ہم کو ٹھایا نہ جائے گا  
 لوٹی ہے جس نے دولتِ سر کارہ فاطمہ  
 حق کی سزا سے اس کو چھڑایا نہ جائے گا

مدینہ —

جلودہ منکے شمعِ حقیقت ہیں فاطمہ آئینہ کمال نبوت ہیں فاطمہ  
 یمانے ہیں ان کو رسالت نہیں ملی لیکن شریک کارہ رسالت ہیں فاطمہ

\*\*\*\*\*

لے کر درود و دولت کا سارا اتراء پا کر یہ قدرت کا شمار اتراء  
 اللہ رے زہرا کی عبادت کا شرف نسبت نہیں کوئی کو سارا اتراء

## جناب فضله سلام اللہ علیہما

کون خاتوں یے خیموں سے صداقتی ہے  
کاپ اٹھتی ہے زمیں عرش ہلا دلتی ہے  
قریب پلے بیٹھی ہے فضہ پانی  
کوئی راہ گیر نہ رتا ہے پلا دلتی ہے  
اے خدا تیری خدائی کا بھرم رہ جائے  
تیرے ہی نام پر نسب یہ رداد دلتی ہے  
ہائے وہ شام غربیں کی ادا کوثر  
یاد آتی ہے تو آنکھوں کو رلا دلتی ہے

\*\*\*\*\*

بزم نسوان کے لئے حق کی عطا ہے فضہ  
بخارو میں کشتوں دفایہ فضہ  
چڑھے مریم و سارہ کی ضیاء ہے فضہ  
خانہ فاطمہ زہرا کا دیا ہے فضہ  
فضہ کی آنکھوں میں اسلام کی جاگیر ہے  
ان کی آنکھوں میں شیر رہے شیر رہے  
ماجرہ آکیا ہے خدا جانے یہ قصہ کیا ہے  
سورہ دیر بتائے گی کہ فضہ کیا ہے  
فضہ کی سیرت سے وہی بوئے دفا آتی ہے  
جیسے عباس کے پر جم سے ہوا آتی ہے  
اپنی آنکھوں سے محمدؐ کا گھرانہ دیکھا  
ہیبتِ عالم بدی اللہ کا چھانا دیکھا  
باترؐ و عابدؐ و سبطینؐ کا آنا دیکھا  
فضہ نے پلچہ اماموں کا زمانہ دیکھا  
پنجہ صبر سے ہر ظلم کو موڑا تو نے  
النطاف آئے مگر ساختہ چھوڑا تو نے

حدامکاں سے بھی آگے تیری عظمت کا بیان  
لب پالیس برس آیا تو آیا قرآن  
عمر بھر خدمت زہراؐ کا تجھے پاس ہا  
حسینؐ کے بعد آنکھوں میں عباسؐ ہا  
عصر عاشور جور خست کے لئے آئے امام  
در فضہ پر آکے کہا اماں سلام  
سننے ہی شہ کی صداقت دعا پھیلائے  
کہاموت آجائے تجھے سبط پیغمبرؐ نکھلائے

\*\*\*\*\*

جتنی بار آئے درء زہراؐ پر مرسلؐ اور ملک  
صرف فضہ ہی نے ہر دستک پ پوچھا کون ہے

\*\*\*\*\*

## امام حسن<sup>ؑ</sup> سبط بنی اکبر

خوبی جو امام حسن<sup>ؑ</sup> کے آئے کی  
فتاہیں بہوں لگیں صلح کرنے نمانے  
زمانہ لاکھ کر کے کوشش مٹائے کی  
خدانے نازاٹھائے ہیں جس گھرانے کے  
ہمارے دل میں ہے عقلت اسی گھرانے کی  
یہ ساری سرخیاں ہیں ایک ہی فتنے کی  
علیٰ کی چشمِ عنايت جو ہے نظرِ ہم پر  
مجالِ کس کی ہے ہم سے نظرِ طالبے کی

بِحُكْمِ حَقِّكَمِينَ پَرْ صَلَحَ كَرِيْهِ مِنْ دَشْنِيْهِ  
نَمَانِيْهِ سَمَنِ لِفَاطِمَةَ كَمِيلَهِ سَمَنِيْهِ  
كَمِيلِيْهِ سَمَنِيْهِ سَمَنِيْهِ سَمَنِيْهِ  
كَمِيلِيْهِ سَمَنِيْهِ سَمَنِيْهِ سَمَنِيْهِ

آک روزِ جناب حسن<sup>ؑ</sup> اور حضرت شیر<sup>ؑ</sup>  
ناتانے بعد شوق ہی کرتے تھے تقریر  
ہم دونوں ہی گرج ہیں قرآن کی قصیر<sup>ؑ</sup>  
پر آپ کو منور بست کس کی ہے تو فیر  
فریبا کہ تم معنی قرآن ہو دو لو  
واللہ کہ مجھ ناتانکی تم جان ہو دو لو

\*\*\*\*\*

ذہنوں کے چیبات بٹاکر دیکھو  
تاریخ کے لواب اٹھا کر دیکھو  
بندیوں کر بلکے بے صلح حسن<sup>ؑ</sup>  
سوچ کجھو نظر جما کر دیکھو

جب روح غم درج سے گھبرا تی ہے  
لکھن کسی طرح نہیں پاتی ہے  
چمکتے حسن<sup>ؑ</sup> کی طرح  
طلبات میں آک چھمڑے حیوان کی طرح

تیریوں کی زدیں آگیا نہ برا کا گل بدن  
سرمایہ در رسول<sup>ؑ</sup> ہے شہزادہ امن<sup>ؑ</sup>  
پوشاک جس کی خلدے لائے تھے جبرا ایں  
اب اس کے ہی بدن پر ہے زخوں کا پیراں  
بر سے ہیں تیراتے لاشاء حسن<sup>ؑ</sup> پیوں  
رلنگیں ہے نوں مقصوم کا کافن  
کوئی مصطفیٰ سے اس کو کیے جد اکرے  
ممکن نہیں ہے اس کے گمیل و بخن  
اک تو ہی تو حسن<sup>ؑ</sup> کا نوکر نہیں امیر  
ہر مردہ بادقاقاً سردار ہے حسن<sup>ؑ</sup>

\*\*\* شعرِ پاپن - ۲۰۴۱ مارچ ۲۰۰۰

حسن<sup>ؑ</sup> کی مدح سرائی جو اختیار کرے وہ اپنی دنیا کو عقیبے سے ہمکنار کرے حسن<sup>ؑ</sup> کی شان کو دیا گھلانے گی کیونے رسول<sup>ؑ</sup> دو شپا پانچ جسے سوار کرے  
جماعت اس کی توانی سے سلیکے ہے مصلحت یہ میل گرج اختیار کرے جنان کاسیدہ و سروادار شہزادہ حسن<sup>ؑ</sup>  
کہ جس کی شان میں اتری تھی آئے تلمیز یہ چار میں جسے ذاتِ احمد شمار کرے اسے شریک نقوس و مبارکہ دیکھو  
درود ذاتِ احمد گراہی پر وہ عبادت ہے خدا نے پاک بھی یہ ذکر بار بار کرے  
جزا مدح حسن<sup>ؑ</sup> حق سے مانگ لے ناصر  
ندا لقیع کا زائر تجھے شمار کرے

\*\*\*\*\*

بے جرم مسلمان نے مارا ہے حسنؒ کو  
زنبؒ کے چھپے بازو اور روشنیے حسنؒ  
ان بانزوؤں میں بندھتے دیکھا ہے رسن کو  
بانزاروں سے گرا جو شیرؒ کا جنازہ  
پردے سے چلا تیر لگا شاہ عزمن کو  
پہلے زبر سے لکڑئے کر ڈالا جگر کو  
امت نے چھید ڈالا پھر سارے بدن کو  
طالب یہ سقیفہ کی ہے دوسری سازش  
امت نے مارڈا لازہرؒ کے حسنؒ کو

---

حسینؑ مظلوم کر بلا۔ رباعیاں مختلف شعراء کرام کی  
قسم خدا کی بڑانیک کام کرتے ہیں      غمؑ حسینؑ کا جواہتمام کرتے ہیں

کوئی مثلِ شمشرقیں بن نہ سکا  
خدا کے نور کا نور دو عین بن نہ سکا  
ولی بنائے وسی و نبی بنا ڈالے  
خدا بھی بن گئے تکن حسینؑ بن نہ سکا

تاریخ کے روی ہے یہ آواز دم بدم      دشت ثبات و عزم ہے دشت بلاو غم  
سر مجھؑ و جراءات سفرطاں کی قسم      اس راہش ہے صرف ایک انسان کا قدم  
جس کی رگوں میں آتش بدر و حسینؑ ہے  
جس سورما کا اکم گرای حسینؑ ہے

گزر منزلِ تسلیم و رضا مشکل ہے      سمل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے  
جن کے رتبے ہوں سوا ان کو سوا مشکل ہے      وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے  
پر فقط امر بدوا فاطمؑ کے جانی کو  
مشکل ہے حقیقی حسینؑ کا لئی آسانی سے

سیلاب آبیا ہے گلابوں کا شرمیں      اے دوستو حسینؑ کا دامن نہ چوڑنا  
دور ستمبے کیسے بھی گزرے گزارلو      لیکن کسی بیوید سے رشتہ نہ چوڑنا

\*\*\*\*\*

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ      دین است حسینؑ دین پاہاست حسینؑ  
سرداد دداد دست در دست بیوید      حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

\*\*\*\*\*

حسینؑ شاہ بھی ہیں اور بادشاہ ہیں حسینؑ      حسینؑ دین بھی اور دیں پناہ ہیں حسینؑ  
شکی بیوید کی بیعت کٹا دیا سرکو      اسی وجہ سے تو بیواد لا الہ ہیں حسینؑ

\*\*\*\*\*

قدرت کے آفتاب کا مطلع حسینؑ ہے      انوارِ ابیا کا مرقع حسینؑ ہے  
خلق و خادِ حلم کا تجمع حسینؑ ہے      مشکل میں خاص دعام کا مرجن حسینؑ ہے  
بندوں میں کیا حساب ہے اور کیا شمار ہے  
حیرؑ کا لال یاور پروردگار ہے

\*\*\*\*\*

سر غیر کے آگے نہ حکانے والا      نیزے پر بھی قرآن سنانے والا      اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ      اسلام کو اسلام بنانے والا

\*\*\*\*\*

کارے کہ حسینؑ اختیارے کر دی      درگش مصطفیٰ بھارے کر دی  
از بیچ تینہرے نہ آیا اس کار      واللہ کا سے حسینؑ کارے کر دی

عصت کی فضائل میں پڑے ہیں شیر  
زہرا کی دعائیں میں پڑے ہیں شیر  
ہونلق میں کس طرح سے حق کا لجہ  
قرآن کی پحاظوں میں پڑے ہیں شیر

کچھی نہیں شیر کو اب تک دنیا کچھی نہیں شیر کو کب تک دنیا ہوتے ہی میں گے انقلابات عظیم کچھی نہیں شیر کو جب تک دنیا

\*\*\*\*\*

کیا مرتبہ شاہ جہانی کا ہے کیا عزو شرف امام غازی کا ہے مجدے کا شان دلکش کے سب کئے تھے نیزے پر یہ سر کی نمازی کا ہے

\*\*\*\*\*

تحاکم یہ یزید کا پانی بشر پیش گھوڑے پیشیں سوار پیشیں اور شتر پیشیں  
جو شداب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پیشیں یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پیشیں  
کافر اگر پیشیں تو شتم منجھوڑی  
پر فاطمہ کے لال کو پانی نہ دے بیجوڑی

\*\*\*\*\*

ذپوچھ کیے کوئی شاہ مشرقین بنا بشر کاناز نبوت کافور عین بنا  
علیؑ کا خون لحاب رسول شیر بتوں طہیں جب یہ عاصر تو پھر حسین بنا

\*\*\*\*\*

قبہ بیٹھ کو حسن حقیقت کی چادی احسان کو حیات تو ول کو نگاہ دی  
جب کائنات میں نہ سارا کوئی ملا اسلام کو حسینؑ نے بڑھ کر پناہ دی

\*\*\*\*\*

حسینؑ جو بھی تیرا احترام کرتے ہیں بڑے ادب سے ہم ان کو سلام کرتے ہیں

\*\*\*\*\*

رونق برم دوسرا ہیں حسینؑ محمد راز کریا ہیں حسینؑ  
راکب داش مصلحتی ہیں حسینؑ حسن فطرت کا آئینہ ہیں حسینؑ

\*\*\*\*\*

دولت کے نشیں نہ صرف دقت کیا کر اجڑے ہوئے لوگوں کی دعائیں بھی لیا کر  
ہر روز کی خوشیں تجھے بر بادنہ کر دیں شیرؑ کے غم میں کبھی رو بھی لیا کر

\*\*\*\*\*

دارین کا سلطان حسین ابن علیؑ ہے اور مسلمان کا قرآن حسینؑ ابن علیؑ ہے  
مانا کہ مسلمان کی پیچان ہے لکھ پر کمک کی تو پچان حسینؑ ابن علیؑ ہے

\*\*\*\*\*

اے حسینؑ ابن علیؑ اے ساقی برم چاہز تو نے ہبت کر دیا بن کے روح انقلاب  
یوں پڑھا کرتے ہیں تیروں کے مصلی نماز آج بھی بحدہ تیرا رب ارباب حسینؑ کو یاد ہے  
تو بھی زندہ باو ہے تیرا حسینؑ بھی زندہ باو ہے

\*\*\*\*\*

بخشش کارستہ ہے محبت حسینؑ کی  
کون و مکان حسینؑ کا جنت حسینؑ کی ایماں کی زندگی ہے شادت حسینؑ کی  
سردے کے اس طرح سے سنوار احیات کو  
اپنی طرف تھکا لیا گل کائنات کو

\*\*\*\*\*

اللہ رے کی علاج کئے ہیں حسینؑ نے دین خدا کے ختم یعنی ہیں حسینؑ نے  
نجی یہ مصطفیٰ سے لئے ہیں حسینؑ نے راہب کو سات یعنی دنے ہیں حسینؑ نے  
تمکت خدا کے گھر سے اس کو عطا ہوئی  
مٹی بھی اس حکم کی خاکِ شفا ہوئی

حسینؑ منی وانا من ال حسینؑ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں (حدیث رسول)  
اسلام کی بقا ہے اسی نور عین سے  
لوگو حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

\*\*\*\*\*

بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے حور و ملک، جن و نشر، انہیاء کو ناز ہے  
اس نواے پر محمد مصطفیٰ کو ناز ہے اس کی بہت پرعلیٰ المرتفعیؑ کو ناز ہے  
بجدے تو لاکھوں نے کئے اس کا نیا نداز ہے  
اس نے وہ بجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

\*\*\*\*\*

اصول دیں شرچاڑے جو کربلا والے ورق ورق یہ کمانی بکھر گئی ہوتی  
بچا گیا سے بجدہ حسینؑ کا ورث نماز عصر سے پہلے ہی مر گئی ہوتی

\*\*\*\*\*

زندہ اسلام کو کیا تو نے حق و باطل و کھادیا تو نے جی کے مرنا تو سب کو آتا مر کے جینا سکھادیا تو نے

\*\*\*\*\*

خدا کے نور کا نور دو عین بی نہ سکے جناب فاطمہؓ زہراؓ کے دل کا چین بن نہ سکے  
ولی بنائے وصی و نبی بناؤ لے خدا بھی بن گئے لیکن حسینؑ بن نہ سکے

\*\*\*\*\*

خدا کے نور کا نور دو عین بن جاتے شرحتے گر دل زہراؓ کا چین بن جاتے  
یہ وہ زمانہ ہے لاکھوں حسینؑ بن جاتے نہ ہوتی شرط جو بجدے میں سرکٹائے کی

حسینؑ فیض کے دل بنا دیئے تو نے  
 نگاہ فیض سے دل دل بنا دیئے تو نے  
 وہ غم دیا ہے کہ سب غم بھلا کے اے مولا  
 فنا نے درود کے رنگیں بنا دیئے تو نے  
 ہوئیں وفاوں کو بھی سرفرازیاں حاصل  
 بھبھ طرقن سے درس و فادیے تو نے  
 رہ خدا میں بسا گھر لٹا کے اے شیرؑ  
 دلوں میں اپنے لئے گھر بنا دیئے تو نے  
 شہید ظلم، شہید ستم، شہید دفا  
 حیات و موت کے پردے اٹھا دیئے تو نے  
 ہوا جوناری سے نوری وہ ایک حرث تھا مگر  
 نہ جانے کتنے مقدار بنا دیئے تو نے

\*\*\*\*\*

محرم ۱۴۰۵ھ کے رسائلے پیام عمل سے مندرجہ ذیل رباعیاں لکھیں

سر در رہ معبود شارے کر دی در گشنا مصطفیٰ بارے کر دی از بیچ پیغمبر نے آیا ایں کار  
 واللہ کہ اے حسینؑ کارے کر دی (خواجہ معین)

مندرجہ ذیل انفر عباس کا کلام ہے

قدم قدم پہ نیاد رسالت خاں دیا اور اپنا سر رہ خالق میں بے آب و تاب دیا  
 کسی الام سے بیت کا پھر ہوانہ سوال کلا کے سر کو جوشیئے نے جواب دیا

\*\*\*\*\*

خون عدل حسینؑ جو نازہ نکل گیا  
 دھوکر رخ نفاق کا نازہ نکل گیا  
 میدان کر بلیں ہمیشہ کو اسٹے زغم بزید بیت کا نازہ نکل گیا

بر باد دین حق کے دل کا نہ کرسکا اور انسد او کفر کشی کا نہ کرسکا  
 اسلام کو حسینؑ نے دی اس طرح پاہ اس کا بزید بال بھی بیکا نہ کرسکا

لوہیں غرق جبیں نیاز ہوتی ہے وجود ربِ عطا کا جواب ہوتی ہے  
 کٹا کے سر کو بجدے میں بنا گئے ہیں حسینؑ کو دلکھوایے خدا کی نماز ہوتی ہے

نئی جو روشنی مصروف انکاس ہوئی تو روح بندگی سرتاہ سپاس ہوئی  
 عبادت لپڑے فاطمہؓ کے صدقے میں نماز اپنی حقیقت سے روشناس ہوئی

خلوص والے اے دل کا چین کتے ہیں تو اہل فکر شر قین کتے ہیں جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے  
 زبان عشق میں اس کو حسینؑ کتے ہیں

\*\*\*\*\*

جسم قرآن کو ایک روح معنی دی ہے  
دین خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے  
اپنی شرگ کاموتو نے بنا کر شیر  
حق کے ٹھہرے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

\*\*\*\*\*

اس سے اوپر والی تتمہ رباعیں سید افریعیں زیدی کی میں

\*\*\*\*\*

ہم تم سے کیا گئیں کہ یہ کیا کیا حسین ہے ۶۷ میرا حسین ہے مولا حسین ہے  
بیعت کے طالبو ابھی تو اور آئیں گے تم تو ابھی سے چپ ہو یہ پلا حسین ہے  
لاتیں لوگ اس لئے کرب و بلاک خاک  
اپنے کفن پر ہم کو لکھنا حسین ہے  
وعدہ وفا ہوتے شیر اے خدا دے دے مند کہ قول کا پاچا حسین ہے  
آواز دے کے عزم وہ قصینی سے پوچھ لو دنیائے القاب کافرہ حسین ہے  
دشت کے مارے نام بھی رکھنے نہیں ہے  
جیسے پڑتے ہے ان کو کہ زندہ حسین ہے

\*\*\*\*\*

حسین یعنی میں یوں گردن رسالت سے  
چلنا آپ کا لکھرا گیا عبادت سے  
غماز میں بھی جو نانا سے کھیلنا چلا  
تو خود نمازگی کھیلنا عبادت سے

\*\*\*\*\*

در شیر پر جسیں کا مژہ ملابہ خضروں کی قسم آپ بقا ملابہ اے شر کوئی بڑے چیز نہیں ہے جنت یہ وہ رہے جہاں بندے کو خدا ملابہ

\*\*\*\*\*

چشم کرم شاہ ایک مجیدہ ہوں میں میراندیر کوں شر کی عطاہوں میں  
کھتا رہا فضل میں فطرس یہ دم بدم آزاد کر دہ مش کرب و بلاہوں میں

---

نظر میں کوئی سماتا نہیں سوائے حسین وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خداۓ حسین  
پچھا تھا ایک نملے سے تخت ذرع عظیم کسی کو بھی نہ ہوا حوصلہ سوائے حسین

\*\*\*\*\*

## نذر امام حسینؑ

حسینؑ کہہ خانق تمام چھوڑ گے خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام چھوڑ گے  
 بُنیؑ کادین خدا کا کلام چھوڑ گے یہ کائناتِ حقیقت امامؑ چھوڑ گئے  
 رواں کے لئے ڈھونڈتی ہے قتل میں بن کے کو اسٹے بھائی یہ کام چھوڑ گے  
 حسینؑ دمکھ کے پابنی کی یاد آتے ہیں دلوں میں رہ جو گیا وہ پیام چھوڑ گے  
 ہر ایک آیتِ حق میں بھکر رہے ہیں حسینؑ ہو سے لکھ کے خدا کا کلام چھوڑ گے  
 حسینؑ پیاس میں امت کو کر گئے سیراب ہو سے بھر کے شادوت کا جام چھوڑ گے  
 حسینؑ دے دیا سب کچھ تو راهِ خانق میں جوئیؑ کے تھے وہ جلیلِ خیام چھوڑ گے  
 ہر اک کو یاد دلاتا رہے گا صفرؑ اسی لئے تو یہ جھولہ امام چھوڑ گے  
 برہمن سر جو میں زنبؑ تو مٹھلی عابدؑ  
 حسینؑ الہی ادا اسی کی شام چھوڑ گے

\*\*\*\*\*

خون دلِ حسینؑ جوانا زہ نکل گیا  
 دھوکر رخ خانق کا جازہ نکل گیا  
 میدانِ کربلا میں ہمیشہ کو اسٹے  
 زغم بزیدیت کا جanzaہ نکل گیا

قدمِ قدم پنیارس انقلاب دیا اور اپنا سر رہم خانق میں پر آب و تکب دیا  
 کی نام سے بہت کا پھر انعام سوال کتا کے سرکروشیر نے جواب دیا

ح سے حق نے حسین کو بخشا ہے دوام وہ حسین ابن علیؑ اعلیٰ مقام  
 س سے سردار ہے وہ بالقیں یعنی جنت میں جوانوں کا لام  
 ی سے یا سین و مژمل کا ہے علک پیار کرتے تھے جسے خیر الامان  
 ن سے نقاش راہ حق شناس  
 خون سے روشن ہے جس کے صح و غام

\*\*\*\*\*

لہو میں غرق جہن عذیز ہوتی ہے وجودِ رب علا کا جواب ہوتی ہے  
 کتا کے بھجے میں سرکو بتا گے ہیں حسینؑ کو دلکشوا یے خدا کی نماز ہوتی ہے

\*\*\*\*\*

خلوص والے اے دل کا چین کتے ہیں تو اول فکر شرقيں کتے ہیں  
جسے خدا کے سوا اور کچھ نہ یاد رہے زبانِ عشق میں اس کو حسین کتے ہیں

\*\*\*\*\*

نئی جور و شنی مصروف انکاس ہوئی تو روحِ عیندگی سرتاہ پاس ہوئی  
عبدات پسرِ فاطمہ کے صدقے میں نمازِ اپنی حقیقت سے روشن ہوئی

\*\*\*\*\*

جسم قرآن کو ایک روحِ معانی دی ہے دن خالق کے حقائق کو جوانی دی ہے  
اپنی شرگ کے لوتونے بہاکر شیر حق کے غمربے ہوئے دریا کو روانی دی ہے

یہ گیوئے ایماں کو سنوارا کس نے یہ پھیرو دیا وقت کا دھارا کس نے  
اسلام کی نبیع ڈوبتی جاتی تھی یہ اپنانو دے کے ابھارا کس نے

\*\*\*\*\*

نظر میں کوئی سماں نہیں سوائے حسینؑ وہی خدا ہے ہمارا جو ہے خداۓ حسینؑ  
کسی کو بھی نہ ہو احوال میں سوائے حسینؑ پچھا تھا ایک زمانے سے تختِ فتح عظیم

\*\*\*\*\*

اس سانحہ کو قیدیز میں و مکان نہیں اک درس دائی ہے شہادتِ حسینؑ کی  
یہ رنگ دہ نہیں جو مٹائے سے مٹ کے لکھی گئی ہے خون سے امامتِ حسینؑ کی  
(((((( )))))

انسان تو غم کا عادی ہے، نظرت کے لئے غم ہوتا ہے مظلوم اگر مرتا ہے، ہر قوم میں ما تم ہوتا ہے  
ہر شخص کا ہے دستورِ الگ ہاں ہم یہ بچھے ہیں شیر انسان پر جو احسان کرتا ہے وہ نازش آدم ہوتا ہے  
و شونا تھا مفتر

\*\*\*\*\*

اے بارہ خدا نو حسناتا پھرتا ہر اک کو دلِ عذار و کھلتا پھرتا  
امداد نہ کرنے تو ترس کھا کے حسینؑ اسلام تیرا خوکریں کھلتا پھرتا

\*\*\*\*\*

طلسمِ حجۃ آنندی کی بدیعیں

ایمان کی زیب وزین کہنا ہی پڑا اسلام کی دل کا چین کہنا ہی پڑا  
دنیا نے بست گھرِ حق ضبط کیا پھر چیخ کریا حسین کہنا ہی پڑا

ایسا کوئی درد آشنا پھر نہ لٹا دنیا کو شید کر بال پھر نہ لٹا  
لکھوں گزرے حسینؑ اے بنتِ نبی حسیاتِ حسینؑ تما پھر نہ لٹا

بیٹک د جمہ نجات ہو جاتے ہیں  
ہاں نازش کائنات ہو جاتے ہیں  
آنوسا باء حیات ہو جاتے ہیں  
رازِ غم شیر کچھ لے جو کوئی

شیر نے راہِ حق میں کیا کیا نہ دیا  
ہم نے نی شوت کچھ ولانا نہ دیا  
جب بھال کو بھائی نے سارا نہ دیا  
کاندھا جو ضریح کو دیا تو کیا

ولوہ حیات میں روح روں حسینؑ میں  
درد کی کائنات میں جان جان حسینؑ میں  
گلرو نظر کی شب میں ہے ان کے دم سے چاندنی  
عزم و عمل کی صحیح پر نورِ شان حسینؑ میں

سلسلہ رمانے کھوایا، امارج ۲۰۰۷ء

شور درن خدا ہے حسینؑ کا صدقہ  
نظام ادارہ و سماج ہے حسینؑ کا صدقہ  
شکستِ قلم و جفا ہے حسینؑ کا صدقہ  
گدگروں کو گلی بھیجی نہیں ملتی  
شیں یہ نام تو پھر بھیک بھی نہیں ملتی  
حسینؑ عزم کی برنا بیوں میں رہتا ہے  
حسینؑ درد کی پہنچ بیوں میں رہتا ہے  
نظرِ اخھا کے تو سکھو کمال نہیں ہے حسینؑ  
وہاں تبی بھی نہیں ہیں جہاں نہیں ہیں حسینؑ  
حسینؑ سے جان کا دفتر باقی ہے  
خلوں زندہ ہے وہیاں پیار باقی ہے  
زیں پر خانہ پر درگار باقی ہے  
وجودِ ایڈ جسم و جان حسینؑ سے ہے  
زیں حسینؑ سے ہے آسمان حسینؑ سے  
پڑھا ہوا تھا بست کفر و شرک کا دریا  
زیبی تخت خوست سے رہا تھا صدا  
لرز باتا حرم کا نپتا تھا عرشِ خدا  
تھی کبیں بھی زمانے میں چین کی صورت  
زمانہ و کنجھ بربا تھا حسینؑ کی صورت  
علی کالال اٹھا استیں پڑھائے ہوئے  
علم جلالت اسلام کا تھا ہے ہوئے  
شکستِ قلم کو دی خون میں نہائے ہوئے  
جو بلوں سے سوطِ تبریز شدید ہو جاتا  
تو آج سارے انساں یہی ہو جاتا  
لو میں ڈوب کے اسلام کو پھایا ہے  
ہر ایک رسولؐ کے ناجام کو پھایا ہے  
خدا کے نام کو اور کام کو پھایا ہے  
رسن نقاق کا غازہ اخھا کے بھینک دیا  
بزیدیت کا جائزہ اخھا کے بھینک دیا  
لہو میں ڈوب کے ٹکر خدا اکیار بن میں  
لہادیا جن اپنا بھرا ہوارن میں

جو تین روز کا پیاسہ گاہکاران میں  
تو روکے بنت علیٰ نے یہ دی صدارن میں  
لوسیں ڈوبا ہو دین کا فدائی ہے  
دھائی ہے میرے مالک دھائی ہے

★ ★ ★ ★

رخصت از مدینہ — ۲۸ ربیع سنہ ۴۰ ہجری

گھرے جب ہر سفر میدے والا نکلے  
سر جھکائے ہوئے بادیہ پر نہ لٹکے  
خولش د فرزند کرم باندھ کے باہم نکلے  
رو کے فرمایا کہ اس شر سے اب ہم نکلے  
  
رات سے گریہ نہ را کی صدائی ہے  
ویکھیں قسم ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے  
رج کیا شدھنے سوئے قبر شمنشاد انام  
ازن پڑھ کر جو گئے قبر کے ندویک امام  
عرض کی آیا ہے آخری رخصت کو امام  
یہ مکاں ہم سے اب اے شاہ زمیں چھٹتا ہے  
آج حضرت کے نواسے سے وطن چھتنا ہے

صرفاً نے کہا تپ کی ہے شدت مجھ کو پیغام اعلیٰ ہے شر کی فرقہت مجھ کو  
ہوتا ہے جدا مجھ سے سمجھا میرا لو صاحب اب ہوچکی صحت مجھ کو

فرماتے تھے یہ رو کے شمنشاد خاص و عام  
امال قبول کیجیے اب آخری سلام  
مکن نہیں مدینہ میں شیر کا قیام  
اب کربلا میں ہو گا ہمارا سفر تمام  
امال ہم اب چار غلائے نہ آئیں گے  
امال ہم اب چار غلائے نہ آئیں گے

\*\*\*\*\*

## کربلا

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول      تجھ پر ہے تجھ پر لاش جگر گوشہ بتول

\*\*\*\*\*

وہ کربلا کے جہاں نور کبیر اسلام جائے  
بھراں کو اپنی شفاقت کا آسمان اسلام جائے  
خیر حسینؑ کی سکرپلی توہینی زنب  
عخش سے کاہبے کو تجھیں حسینؑ کے پیچے  
اگر فرات کو خیبوں کا راستہ اسلام جائے  
کسی طرح تو قرار آئے مل کو اصرار  
لٹٹ لاش تو کرتا ہو بھر اسلام جائے  
یہ کمی جاتی ہے بے پروگی نہ ملتی کی  
جولٹ چکی سرز نسب سے وہ راستہ اسلام جائے  
غیر بفضل بھے واجب نہیں ہے جس اس پر  
اے توکھے کے بد لئے مل کر بھل اسلام جائے

\*\*\*\*\*

کربلا تجھ کو رگ جہاں میں بس رکھا ہے      ورنہ اس کا درگہ زیست میں کیا رکھا ہے  
حر صفت کوئی تو آئے گا عزاء خانے میں      کچھ بھی سوچ کر دروازہ مکار رکھا ہے  
اور ہوں گے وہ جنمیں خوف ہے گراہی کا  
آل و قرآن کو ہم نے تو بھرم رکھا ہے  
بلکش شاہ میں اے اشک بھانے والے      ہم نے جنت تیرے انگلوں کا صدر رکھا ہے  
(اشرف عباس) ۰۰۰۰۰ ستر ۰۰۰۰۰ جوہر ۰۰۰۰۰  
اصول دوں نہ پچائے جو کربلا والے      ورق ورق یہ کمانی لکھ گرگی ہوتی  
نماز عصر سے پلٹی ہی مرگی ہوتی      بچا گیا سے سجدہ حسینؑ کا درست

---

پادشاہ کربلا پر کربلا کو نازہ ہے      حور و ملک ہن و بشر انبیاء کو نازہ ہے  
اس نو اے پر "غم" مصطفیٰ کو نازہ ہے      اسکی بہت پر علیٰ مرتضیٰ کو نازہ ہے  
مجدے تولا گھوں نے کئے اس کا نیا ندازہ ہے      اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو نازہ ہے

\*\*\*\*\*

پور جہیں کے سجدوں میں ایمان کا جلوہ کھیں گے      ہم کربلا کے ذرے میں معبدوں کا جلوہ کھیں گے  
شہ حق کی عبادت کرتے ہیں قتل کی نہیں نورانی ہے      گردن پر قمری ہے قاتل کی بحدے میں جعلی پیشائی ہے  
ایسا ہوا کوئی بندہ کیلاۓ گی دنیا مثل تبرا  
اسلام کو ننده جس لئے کیا سرور وہ تمی قربانی ہے  
\*\*\*\*\* شری شربا \*\*\*\*\*

نعت محاصل مبارک جان محاصل ملک ہی جا      جس کے مدفن کی ہے دھن اس مردہ کامل ملک بھی جا  
کربلا سے اور آگے منزل شیر ہے      کربلا تک جانے والے اس کی منزل ملک بھی جا

\*\*\*\*\* نجم \*\*\*\*\*

## نوحہ کر بلا کے

اسے کر بلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول  
تھوپ ہے تھوپ لاش ع جگر گوشہ بتوں

\*\*\*\*\*

جائے وہاں کر بلا کے کر بلا لے چل مجھے	روضہ شیر پر دوں گا دعا لے چل مجھے
بے جہاں گئے شہیداں ہے جہاں نمرہ فرات	جس جگہ سید میرا بیسا رسایا ہے چل مجھے
جس جگہ جائی تھی قسمت حرم کی وہ نکسوں گامیں	عاصیوں پر کیسے ہوئی ہے عطا لے چل مجھے
اس قدر نادار ہوں زادہ سفر کچھ بھی نہیں	دوش پر اپنے بھاکر اے ہوا لے چل مجھے
جس جگہ عباس کے بازو قدم ہو کر گرے	اس جگہ عباس کے بازو کمی کروں تام ذرا لے چل مجھے
دل اٹھ کر آیا بر چی ہیں اکبر کا جہاں	دل وہاں تھیں بھی کروں اپنا فدا لے چل مجھے
جل گئے شام غربیاں میں جاں خیبے تمام	جس جگہ نخاماں ایک جھولا جلا لے چل مجھے
ہائے وہ قتل جہاں بالی سکینہ رات میں	ڈھونڈتی پھرتی تھی سینہ باپ کا لے چل مجھے
سرور درخان ہر بلکس میں کرتے ہیں دعا	
حق وہیں نوحوں کا ہو گا اب ادا لے چل مجھے	

\*\*\*\*\*

## کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے

کفار سازوں کا یہ سیاہ رکے گا ایک دن	کاروان لالہ امامت کا اٹھے گا ایک دن
نامہندہ کے گھرانے کا نئے گا ایک دن	ظالم مظلوم کی چوکھت پھٹکے گا ایک دن
کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے	تیرے عباس کے پر چم کی قسم کھلتے ہیں
کر بلا تیرے جہاں کی قسم کھلتے ہیں	تشہاب شاہ دو عالم کی قسم کھلتے ہیں
نمازیات جو ہے اس غم کی قسم کھلتے ہیں	تیرے شیر کے سامنے کی قسم کھلتے ہیں
کر بلا کر بلا تیرے جہاں کی قسم کھلتے ہیں	کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے
کر بلا تیرے جہاں کی قسم کھلتے ہیں	کر بلا تیرے جہاں کی قسم کھلتے ہیں
بنت نہرا تیرے جہاں کی قسم کھلتے ہیں	سینوں میں نوٹے جہاں کی قسم کھلتے ہیں
کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے	خون، اصرار کے جہاں کی قسم کھلتے ہیں
تیرے صحرائیں لٹا قاطمہ نہرا کا چون	ہائے وہ قاتمہ کا پال بدن
ہائے وہ شر کا خروہ افی کی گردن	ہائے وہ دیاں کے ماوں میں مجبور بدن
کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے	کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے
تیرے ہو گئی جب مشکلہ سکینہ چھلنی	چک کے عازی نے کما شاہد نجف اور کنی
سیندھ اکبر میں دہ پوست نیزے کی اتنی	خلدے آگے صحرائیں رسول مدنی
کر بلا کر بلا تیرے عباس کے پر چم کو سلامی دیں گے	

حضرت ویاس کے علم پر حسین بی بی کس تصور سے ہی بخشنے لگا سیدنا بی بی  
بعد عباسؑ مجھی خالک احرار احمدی بی بی رزم کافر طبلہ کر نہیں سکیہ بی بی  
کربلا کبر بلا تیرے عباسؑ کے پر جم کو سلای دیں گے  
بھول سکتا نہیں عرفان قیامت کا سمل بعد عباسؑ ہو زینبؓ پُر گرا کوہ گران  
نائلن اٹھنے لگا شاہ کے خیوں سے دھواں عرشِ علم کو بلائی ہوئی زینبؓ کی غفال  
کربلا کبر بلا تیرے عباسؑ کے پر جم کو سلای دیں گے

\*\*\* شعر ۵ مارچ ۲۰۰۷ء زوالجہ ۱۴۲۰ھ \*\*\*

یا عباسؑ یا عباسؑ

جمان بھی پانی و مشک و علم کی بات چلی علیؑ کے لال کے قدموں ملے فرات چلی  
وفاقے عشق و محبت کی کائنات چلی دعائے فاطمہؓ زہرا بھی ساتھ ساتھ چلی  
علم کے دم سے ہے اب تک حیات پانی کی  
جری کی جیت ہوئی اور مات پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

وہ ایک مشک جو کوڑ سینٹ کر نکلی بلوں پر اپنے سندھ ر سینٹ کر نکلی  
سمسم علی اصرہ سینٹ کر نکلی جو ایک ضرب سے لشکر سینٹ کر نکلی  
اگر نہ کھتی یہ آب، حیات پانی کی ہر اک نگاہ سے گرجاتی ذات پانی کی  
یا عباسؑ یا عباسؑ

سکینہ بی بی کستے علیؑ کے لال سلام جری کی اسداء شیرہ ذوالجلال سلام  
وفاقے آخری حد کے ماہِ نکال سلام نہیں ہے دونوں جمال میں تمی مثال سلام  
تیرے کئے ہوئے بازو نجات پانی کی تیرے بدن کا پیغمبر ذکواۃ پانی کی

یا عباسؑ یا عباسؑ

\*\*\*\*\*

## سوز

رن میں جب بانوے بے کس کی سواری آئی  
لاش اکبر وہ کرتی ہوئی زاری آئی  
اٹھ میرے لال یہ مشتاق تماری آئی  
ونکھو کوس شان سے یہ مل ہے تماری آئی  
تے توہودج ہے نہ محمل نہ عماری بیٹا  
سر کھلے بلوے میں ہے مل یہ تماری بیٹا

جب لٹ کے کر بلاسے اسیر تم اچلے  
سجاو پا بہمن بے درد والم چلے  
بچھے سروں کو جھٹتے پابند غم اچلے  
زنب نے لاش شہ سے کما جائی ہم اچلے  
مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا انھلی ہوں  
دربار میں یزید کے سر نگے جاتی ہوں

بے بے میرے صاف کرب دلا حسین  
بے بے میرے غریب مردہ حسین  
بے بے تجھے پال کا قلمرو حسین  
بے بے تم تن تیراٹکڑے ہوا حسین  
پیاسے گپ پتھر بیدار جل گیا  
بے بے ترپ ترپ کے تیراد نکل گیا  
لے نینا علی کی بھاعت تجھے ملی اے کرلا خدا کی امانت تجھے ملی  
اے خاک میری مل کی ریاست تجھے ملی  
لے اے زمین شیخ امانت تجھے ملی  
دام تیرا ہماری یہی سمجھی اجرگئی  
سرحد میں تیری جعلی سے زنب پچھرگئی



عزیز و آج یہ نیرنگ ہے زمانہ میں  
علیٰ کی بیٹیاں جاتی میں قید خانے میں  
اٹھائے لاکھ الہم تاہ شام جانے میں  
بندھی ہے ایک رون بے کوں کے شانے میں  
شچین پایا نہ سوئے نہ آب و دانہ ملا  
طلہ تو شام میں نو تا ساقید خانہ ملا



پردن وہ حصیں کہ بے سرو مالا میں اہل بیت  
ہر دم کے انقلاب سے جیسا میں اہل بیت  
سر کھلنے سے زیادہ پریشان میں اہل بیت  
بزم، عزاد، شاہ شہیداں میں اہل بیت  
آب و غذا کا قحط ہے سوتی کی قید ہے  
پلے پل کی قید میں روئے کی قید ہے



دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے  
مبار اوٹوں کی تھامے ہوئے امام آئے  
وہ خاص بندے میان، بجوم عام آئے  
زبال پر حضرت زینبؑ کے یہ کلام آئے  
دیائی حق کی شہ مشرقین کو مارا  
سپاہ شام نے بھائی حسینؑ کو مارا

## عاشر کے دن

اب شاہ کم سیرا باتی ہے نہ اکبر باتی  
بھائیج ہیں نہ بھیجے نہ برادر باتی  
اک فقط سر سیرا باتی اور امیر باتی  
میں نے جو کچھ تیری درگاہ سے پیا مولا  
سب تمیز را میں خوش ہو کے لگایا مولا

جب خاتم بنیہ روان و قوت شاہ کا  
کوثر پر قائد گیا پیاسی سپاہ کا  
گھولٹ گیا جناب رسالت ملبا کا  
اور خاک اُڑھی تھی حال یہ تھا بارگاہ کا  
بھائی تھے نے رفیق نہ وہ نور عین تھے  
دو بھنیں روئے والی تھیں اور ایک حسین تھے

\*\*\*\*\*

## شام غریبیاں

اٹھ رہا ہے جلتے ہوئے خیموں سے دھواں آرہی ہے کھیں روتے ہوئے بچوں کی صدا  
منہ چھپتے ہوئے مغرب کو چلا ہے خورشید آخری گرونوں سے درپیٹ رہا ہے

دین کی نصرت کے لئے علیؑ کا بیٹا اپنا گھر بار لئے دشت بلاعک پہنچا  
عصرِ کم وقت شہادت تھا مگر عصر کے بعد مرحد دین کا نسبتؑ کی روائیں اپنچا

\*\*\*\*\*

چاند کی کرنیں میں بکف مغلیں صرف اجرٹے ہوئے خیموں کی حفاظت کے لئے  
اک خالوں بھی خیموں میں ہے خاصوش کھڑکیں چند بیواؤں اور خیموں کی حفاظت کے لئے

\*\*\*\*\*

## سفری آل محمدؐ - حضرت مسلم بن عقیل

کیا اپنیہ شاہ کی سماں کی  
کھانا تو کمال بوندند وی پانی کی  
ہے قریباً عید سے ایک دن آگے مسلمؐ کی ستمگاردن نے قربانی کی

مکروہ عشق کے سجدے میں مسلمؐ دیندار چلا وہ طلق کے لوگے کو وہ خبر خو خوار  
پڑی وہ کوفس تہیید کر بلایک بار سے بول کے نہیں سے ددد و دیوار  
ترپ بہا ہے تن پاش پاش بائے غصب  
نہیں پچھنک دی کوٹھے سے لاش بائے غصب

انس کے لئے موت بے غم بے دلخی کا جانکا ہے اندھہ والم بے دلخی کا  
صدھ نہیں کچھ موت سے کم بے دلخی کا آفت ہے قیمت ہے تم بے دلخی کا  
کائنوں کا لمبیدہ جادو سے پوچھو  
ایمانے سفر مسلمؐ نا شاد سے پوچھو

چلاتے تھے مسلمؐ کے پیر قتل نہ کر مظلوم ہیں اور پے پدر قتل نہ کر  
ہم بے دلخیوں پر رحم کر حادث  
لہٰ ہمیں بیٹا لے پر قتل نہ کر

دل میں جب مسلمؐ بے کس کا خیال آتا ہے صاحب درد کو افسوس کمال آتا ہے  
سر نیزے پر چڑھا لاش پھری کو چوں میں اپنی پر کیس ایسا بھی زوال آتا ہے

•••••

## عباس علدار

تم کھو گے یہ کہ دریا کے قریب عباس میں  
میں کھوں گا وہ میں ہوں کے مکیں عباس میں  
لشکی صبر و رضا سقائی اور مشکو علم جس جگہ مل جائیں یہ سب میں ہیں عباس میں

جال میں آئے تھے عباس مجی دفا کے لئے  
ہوئے تھے خلق نقط شادہ کر بلکہ لئے  
علیٰ نبی پر فدا اور حسین پر عباس  
وہ اندھا کے لئے تھے یہ انتہا کے لئے

پڑھے پانی بھٹک کے عظمت بڑھا گئے  
الفت کا نقش آب روان پر جملے کے  
پرانی عشق تو اس امر پر ہے اے دوست  
پانی چوڑا تھا اسلیے تھا لکھا گئے

عباس کے لاش کھیں پڑھو شدیں  
تحی شلک کیس لاش کھیں پڑھو کھیں  
رو رو کے کما آنکھ تو کھولو بھال  
لاش نے ندادی کہ سکینہ تو نہیں

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی  
میرت سے تھا کاٹ سکا یا پانی  
کیا عشق ہے کوڑپ سکینہ کے بغیر  
عباس نے من سے نہ لگایا پانی

جب قصد کیا نہ کاستقائے حرم نے  
مشکل و رکھا دش پر اس بحر کرم نے  
رو رو کے برادر سے کماٹا احمد نے  
جھانی تھیں بیٹوں کی طرح پالا ہے ہم نے  
مرے کوئے جا لکر نشانی ہو علیٰ کی  
تو زورِ ضمحلی میں کمر سبز بنی کی

خاموش انہیں اب کہ نہیں طاقت گئی تار کر عرض کیا حضرت عباس علدار  
آقا تو میرا آپ ساہب کل کا دندگار اور ہوئے غلام الیٰ مصیبت میں گرفتار  
تم عقدہ کش ہو پر عقدہ کشا ہو  
خادم کا جو مطلب ہے اب جلد روا ہو

\*\*\*\*\*

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سر بر ہوتا  
عباس کا ذر نور حیدر ہوتا  
اوسمیں کے لڑائی کی اجازت نہیں  
درست در کوفہ در خیر ہوتا

عباس کو حسین جو دریا پر رو چکے  
بھال سے اپنے باقہ لب نہ رکھو چکے  
یہاں تک کہ قتل اکبر و اخیر بھی ہو چکے  
گوئی میں جو پڑتھے وہ منی میں سوچکے  
گرت تھے شہر تن پاش پاش پر  
قاسم کی لاش پر کمی اکبر کی لاش پر

\*\*\*\*\*

جب کہا رے گئے دریا کے کنارے عباس<sup>ؑ</sup>  
اور بقششی دریا کو سدھا رے عباس<sup>ؑ</sup>  
شرنے قربا یا ہے میرے پیارے عباس<sup>ؑ</sup>  
اب نہیں جس کے ہم غمیں تمارے عباس<sup>ؑ</sup>  
ج تو یہ ہے کہ تمیں باہم سے کھویا ہے تے  
زندگانی کا مزا باہم سے کھویا ہے تے

\*\*\*\*\*

پہنچ یہ سکیر<sup>ؒ</sup> کو خبر جب کہ کسی سے  
دریا پر لائی ہوئی عباس<sup>ؑ</sup> علی<sup>ؑ</sup> سے  
آخر ہوا صد سی یہ سیڑی قششی سے  
رو رو کے تب کئے اگلی اپنی پیچی سے  
ستی ہوں کہ دریا کے کنارے گئے عباس<sup>ؑ</sup>  
کیا جائیں جیتے ہیں کہ مارے گئے عباس<sup>ؑ</sup>

\*\*\*\*\*

جب سنا شرمنے ستارے حرم آتا ہے  
وقت بادوئے مشکل علم آتا ہے  
باہمیں تھائے ہوئے مشکل علم آتا ہے  
خراپ گوہر دریاۓ کرم آتا ہے  
دی صدا فوج کو باہل غازی یوں شیار ہو  
اب علمدار کی آمد ہے خبردار رہو

\*\*\*\*\*

Abbas<sup>ؑ</sup> یوسف<sup>ؑ</sup> گیعن علی<sup>ؑ</sup> ہے ششاو قبا پوش گفتان علی<sup>ؑ</sup> ہے  
شیر<sup>ؒ</sup> کا دل روح حسن<sup>ؑ</sup> جان علی<sup>ؑ</sup> ہے شوکت سے دلادر کے عیال شان علی<sup>ؑ</sup> ہے  
باہم اس کے شکیوں کر رہے میدان و غاہ  
فرزند زبردست ہے وہ وست خدا کا

\*\*\*\*\*

اقلمی شجاعت کا شمنداہ ہے عباس<sup>ؑ</sup>  
اور وارث تنخ اسد اللہ ہے عباس<sup>ؑ</sup>  
فرزند محمد<sup>ؐ</sup> کا ہوا خواہ ہے عباس<sup>ؑ</sup>  
خورشید سپر کرم وجہا ہے عباس<sup>ؑ</sup>  
کس شوق سے صدقہ ہوا فرزند بنی پ<sup>ؑ</sup>  
قریان علمدار حسین<sup>ؑ</sup> ابن علی<sup>ؑ</sup> پ

\*\*\*\*\*

جو ہتھ پر علم گاڑے اسے کھتے ہیں حیدر<sup>ؑ</sup>  
علم گاڑے جو پانی پر اسے عباس<sup>ؑ</sup> کھتے ہیں  
اللہ دے ایک تھیں جو لوگیں صورت حیدر<sup>ؑ</sup>  
میل فلاح خیر اسے عباس<sup>ؑ</sup> کھتے ہیں  
جری صدر علمدار حسینی بادقا غانی  
ہو جس میں اس قدر جو ہر اسے عباس<sup>ؑ</sup> کھتے ہیں

\*\*\*\*\*

علم بدوش کرنے پر جلال آیا ہے کسی کی قششی کا خیال آیا ہے  
حسین<sup>ؑ</sup> رونکے مقصد بدل شجاء کھیں علی<sup>ؑ</sup> کے شیر کو رن میں جلال آیا ہے

علیٰ کے حسن کا ایک شاہکار ہے عباسُ  
 جہانِ درزِ مکا ایک تاجدار ہے عباسُ  
 حسین کیتھے بھالِ علام بن کے رہا وفا کے ملک کا پروردگار ہے عباسُ

\*\*\*\*\*

کل عرب و عجم دے شرفادی تو قیردانام عباسُ اے  
 حجزہ عمرانُ نے جعفرُ دی تصویردانام عباسُ اے

\*\*\*\*\*

شہُ پر عباسُ نے جب پیاس کی شدت دیکھی روکے فرمایا بہت ہم نے مصیبت دیکھی  
 سب عزیزوں کی رفیقوں شہادت دیکھی اور نکلائی ہوئی آپ کی صورت دیکھی  
 پانی ہم لائیں گے دریا کی اجازات دیجئے  
 سوکھے ہوئے ہوٹوں کا صدقہ ہمیں رخت دیجئے

\*\*\*\*\*

بائی خواب ہیں عباسُ اک فوکی کتاب میں عباسُ جس علیٰ کا کوئی جواب نہیں اس علیٰ کا جواب میں عباسُ

\*\*\*\*\*

علیٰ کی مثل تھی جو تین آزمائیں کچے یہ کون کہ مارے گئے لڑائیں  
 تھا کشاشر توبید آگئی تراہی میں جاد کرنا وہ پہنچا تھا جانب ساحل

پچھی خبر جو نہیں میں عباسُ مر گئے سید انیوں کے سنتے ہی چہرے اتر گئے  
 بچوں سے روکے بالی سکینیہ کھتی تھی اب کیا ملے گا پانی پچا جان مر گئے  
 مشکنہ نظم ہوئے تو تحادی پر کچھ الام شربو لے یہ بہن سے کہ نیسبت غضب ہوا جن پر تھا ہم کو بازوہ عباسُ مر گئے  
 اب مک پلٹ کے آئے نہ سرفراز سے عموم کو میرے دری ہوئی آٹھاک پر گئے  
 کرب و بلائیں اکبر اور اصریحی شکل میں سب فاطمہ کے ہار کے موئی بکھر گئے

\*\*\*\*\*

پورہ لگا ہوا ہے دلِ کائنات پہ لہا بہا ہے کس کا پھر ریا فرات پہ  
 پانی کسی کا پھر نہ کوئی بند کر سکا قبعتہ کیا ہے شیر نے جب سے فرات پر

\*\*\*\*\*

### علم عباس کا

ہوشیار دوستوں کی وفا کا علم ہے یہ ارمانِ قلبِ شیر خدا کا علم ہے یہ  
 تھکے نہ پائے کرب و بلکا علم ہے یہ محبوبِ کبریٰ کی دعا کا علم ہے یہ  
 نسبتگی آرزو ہے ذرا و لکھ بھال کے  
 عباس کا علم ہے انہما سنجھاں کے

طوبی بلند اور نہ عرش بریں بلند ہے آج جتنا یہ علمِ شاہزادیں بلند  
 ہو لاکھ انقلاب کاغونا کمیں بلند کھاتا ہے یہ علم کہ رہیں گے یعنی بلند  
 لہرا ہا ہے آج بھی یہ کائنات میں  
 تحنت زیر یہ دُوب چکا ہے فرات میں

سجدے سے دور ہو تو نہ اس کے قریب آؤ سائے میں اس کے دل کی بجائست نہ لے کے جاؤ  
 حق سے غرض نہیں ہے تو کیوں جوشِ غم دھکاؤ پلے نماز پڑھ لو تو اکر علمِ اہماد  
 پر جو ہے دستِ علم کے سجدہ تراش کا  
 اے بنے نمازو یہ علم ہے نمازا کا

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کا پر بہا ہے ران ایک طرف چرخ کھن کا پر بہا ہے  
 رسم کا بدن زیر کفن کا نپر بہا ہے ہر قصر سلاطین زمیں کا نپر بہا ہے  
 شمشیر کف دکھ کے حیدر کے پر کو  
 جریل لرزتے ہیں سکیٹھ ہوئے پر کو

\*\*\*\*\*

رخصت طلبِ حسین سے عباس بوتے تھے حضرت لپٹ لپٹ کے برادر سے روتے تھے  
 تھا عشق اس کو فاطمہ کے نور عین سے عباس کی وفا کوئی پوچھے حسین سے

\*\*\*\*\*

## اکی عباس<sup>ؑ</sup> مجید تھے و فاداروں میں

\*\*\*\*\*

اکی عباس<sup>ؑ</sup> مجید تھے و فاداروں میں تیر کا کر بھی جو نہیں رہے علداروں میں  
دکھ لود کھ لوا صزر<sup>ؑ</sup> کو زمانے والو پھر نہیں گاند کوئی تیروں کی بوچھاؤں میں  
کوئی زندان میں سکینہ<sup>ؑ</sup> کو زراڑھونڈ تو لے کھو گئی ہے میری، پی ان ہی دیواروں میں  
و سکھوان میں کوئی بیٹی تو نہیں زہرا<sup>ؑ</sup> کی شنگے سر آتی ہیں کچھ بی بیان بازاروں میں  
اے مسلمانو ذرا خوف خدا اور کلو  
شنگے سر لے کن جاؤ نہیں بازاروں میں

شتر ۵۵ مارچ ۲۰۰۵ \*

## آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور

تم نہ پڑھو جب سے گئے قلب ہے مضر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور  
اے جان نہ پائے گے پھر تم ہمیں اکر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور  
بے چین ہے فرقت میں تیری سلطنت پیغمبر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور  
کھتی ہے یہ بچوں سے سکینہ<sup>ؑ</sup> لئے ساغر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور  
مر جائے گی رو رو کے پیغمبر کا تپ کر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور  
جلتی ہے زمیں لو بھی ہے اور دھوپ کڑی ہے آفت کی گھٹی ہے  
سالی کروں حال میں کچھ تو میرا اکر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور  
کیا ہم سے کسی بات پ تم روٹھنے گے ہو وہ بات بتادو  
پہلے تو کبھی دور نہیں رہتے تھے دم بھر آجاو برادر عباس<sup>ؑ</sup> عدلاور

شتر ۱۵۔۳۔۲۰۰۵ \*

## غازی علمدار<sup>ؑ</sup> یا حسین<sup>ؑ</sup> – عباس<sup>ؑ</sup> علمدار یا حسین<sup>ؑ</sup>

غازی علمدار یا حسین<sup>ؑ</sup> عباس<sup>ؑ</sup> علمدار یا حسین<sup>ؑ</sup> پیاسے حسین<sup>ؑ</sup> میں نسب بے چین میں بھالی کی ہے غخوار یا حسین<sup>ؑ</sup>  
قیدی بنایا در در پھرایا عابد کی ہے یہ پکار یا حسین<sup>ؑ</sup> نسب کے خیمے پانی نہیں ہے بچے میں سب بے قرار یا حسین<sup>ؑ</sup>  
تیروں سے اصر<sup>ؑ</sup> نیزوں سے اکبر<sup>ؑ</sup> بست پہ بیمار یا حسین<sup>ؑ</sup> عنون و محبت ہیں کم من کیسے چلگی طواری یا حسین<sup>ؑ</sup>  
عبد<sup>ؑ</sup> کے پیروں میں دوہری ہے زخیر کیسے چلے گا بیمار یا حسین<sup>ؑ</sup>

\*\*\*\*\*

## پچھی خبر جو خیمے میں عباس<sup>ؑ</sup> مر گئے

پچھی خبر جو خیمے میں عباس<sup>ؑ</sup> مر گئے سید انبوں کے سنتھی چہرے اتر گئے  
بچوں سے روکے بالی سکینہ<sup>ؑ</sup> یہ کھتی تھی اب کیا ملے گا پانی چاچا جان مر گئے

شانے قلم ہوئے تو تحادل پر کچھ ام  
 مشکنیزہ چند گیا تو علمدار مر گئے  
 شہ بولے یہ بن سے کہ زندگی غصب ہوا  
 جس پر خاہم کو نازدہ عباس مر گئے  
 اب تک پلٹ کے آئے نہ نہ فرات سے  
 عموں کو میرے دیر ہوئی گھلات پر گئے  
 کرب دبلیس اکبر و اصرہ کی شکل میں  
 سب فاطمہ کے بار کے موئی تکھر گئے



فرماتے تھے عباس، علمدار نہ رونا

اسے میری سکینہ، میری غخوار نہ رونا

بی بی کے لئے لاتا ہوں دریا سے میں پانی  
 سقالی کو جاتا ہے علمدار نہ رونا  
 تم ڈبڑھی پر بیخوں میری غخوار سکینہ  
 بمحکما کیس میں جاتا ہوں وفادار نہ رونا  
 نخساں جگر پھوٹتا ہے بی بی کا ہماری  
 پانی ابھی لاتا ہے وفادار نہ رونا  
 بچپن کے ساتھ کھلیوں اسے میری بیاری  
 بہلائے انہیں رکھنا خرد رونا  
 تم دلختی رہنا میرے اس سبز علم کو  
 چھپ جائے جو نظر وں سے علمدار نہ رونا  
 اللہ چلی آنا شتم لاش پر میری  
 ہو جائے گا مرنا میرا دشوار نہ رونا  
 لب اتنا کچھ لینا کہ مارے گے عموں  
 چپ رہنا دارا میری غخوار نہ رونا  
 چھن جائیں گے کافوں سے گور بعده ہمارے  
 ماریں گے ٹھلانچ یہ جفا کار نہ رونا  
 بی بی زرا دلکھو دیریا پر میں پہرے  
 چل جائے جو جھچ پہنیں غوار نہ رونا  
 آئے گی اگر رونے کی آواز ہماری  
 تزوپوں گاہیں ساحل پر سزاوار نہ رونا



مارا گیا دریا پر جو شیدائے سکینہ

قتل سے صدا آتی رہی ہائے سکینہ

شہ سے کہ عباس نے ڈر ہے مجھے آتا  
 دریا پر کہیں روئی سے آجائے سکینہ  
 ہائے سکینہ ہائے سکینہ  
 لاش سے صدا آتی تھی بھی نہ ہیں گے  
 جب تک مجھ پانی نہیں مل جائے سکینہ  
 ہائے سکینہ ہائے سکینہ

عباسُ عباسُ پانی لاؤ

کانوں میں لعنش کی آواز آری ہے اور اس پر فوجِ اعداء یہ ظلم ڈھاری ہے  
ان کو دکھا دکھا کے پانی پلا رہی ہے بچے ہیں شر کے پیاسے اعداء کو یہ بناو

عباسُ عباسُ عباسُ پانی لاؤ

الفت کی آگ دل میں پتھنگی ہوئی ہے رو جن تمہارا دمکھس یہ حسرتِ دل ہے  
رازِ بنے تمہارا یہ خواہش ذکی ہے آنکھوں کی لشکی تو تم دیدیے دکھاو

عباسُ عباسُ عباسُ پانی لاؤ

\*\*\* سفر \*\*\* ۵ اکتوبر ۲۰۰۲ \*\*\* ٹوبیہ کی ڈائری سے لکھا \*

یا عباسُ یا عباسُ

جہاں بھی پانی و مشکل و علم کی بات چلی علیؑ کے لال کے قدموں ملے فرات چلی  
وفاقے عشق و محبت کی کائنات چلی دعاۓ فاطمہؓ زہرا بھی ساتھ ساتھ چلی  
علم کے دم سے ہے اب تک حیات پانی کے  
جری کی جیت ہوئی اور مات پانی کی

یا عباسُ یا عباسُ

وہ ایک مشکل جو کوثر سست کرنگی بلوں پر اپنے سمندر سست کرنگی  
تمہرمؑ علی اصغر سست کرنگی جو ایک ضرب سے لشکر سست کرنگی  
اگر دل کھنچی یہ آبِ حیات پانی کی ہر اک نگاہ سے گرجاتی ذات پانی کی  
یا عباسُ یا عباسُ

سلکیہؑ بی بی کے سقے علیؑ کے لال سلام جری ہنی اسدہ شیرہ ذوالجلال سلام  
وقا کے آخری حد کے ماہِ مکمل سلام نہیں ہے دونوں جہاں میں تمی مثال سلام  
تیرے کئے ہوئے بازو نجات پانی کی تیرے بدن کا پسندِ ذکواہ پانی کی

یا عباسُ یا عباسُ

تمایتِ شہد مظلوم میں خلیل عباسُ ثبات و جرمادت و غیرت کی انتہا عباسُ  
جنابِ ربِ نسب بے کس کا اسر عباسُ لبِ فرات فقط تو نے لکھا عباسُ  
ہماری نقشہ بی بی فرات پانی کی حیات پیاسوں کی ٹھہری وفات پانی کی  
یا عباسُ یا عباسُ

سمیری حیات کا سامان ناصحو شیرؑ بدلتا رہتا ہے جو کائنات کی تقدیر فرات و مشکل و علم جس کی حشریک جاگیر میں اور یہ سمیری تخفیم اس کے درکی فتحی  
بہے گی چشمِ اذاس سے فرات پانی کی چلے گی جلیں دمائم بات پانی کی  
یا عباسُ یا عباسُ

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

کلام فاطمه زهرائي هیں دعا عباس\*

حسنیت کا سارا عینہ بھری کا بھرم وہ چھائیا سرے محرا مثال ابر کرم ہوئے میں ہاتھ قلم پھر بھی نہ جنگ سکا علم کیا اب کو جینا سکھا گیا عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

جو زور بازوئے شیر اگر بلایں بنا جو پھر دار حرم تاجدار اہل وفا فرات جس کی شہادت پا آپ آپ بوا شوش رہ کے جا کو لگا گیا عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

ابھی تو ساحل دریا پس میں وہی پھرے ابھی تو اصرت بے شیر بھی نہیں سکے ابھی تو جاگ رہے میں خیام بھی مجذب کے قتل میں سو گیا عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

رسن پن کے یہ بھتی تھی روکے بنت علی تمارے بعد کوئی ول میں اس بھی شری ملے خیام بھی جاگرنا طری بھی لٹی غصہ کہ چھن گئی سرے رو دعا عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

کروں شجاعت عباس کس طرح سے بیان شمیرے پاس وہ دل ہے نہ میرے پاس وہ زبان

یک بہت ہے کہ قتل میں ہو کے تودھ جان ہر ایک شہید گرتے ہوئے کما عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

لکھا ہے یہ رخ تایں پر بحروف جلی دفائل رسم تو عباس نوجوان سے چلی زانے بھر کا سارا صحن ابن علی حسین ابن علی کا ہے آسر عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

کریں گے دشمنیں ناصر حسین کامام جری کے ساتھ شہر مشرقین کا قائم

علم کے ساتھ سکینہ کے بین کامام لب فرات پہ بیسا جو سو گیا عباس\*

جري دلير علمدار با وفا عباس\*

سنتر ۱۵ مارچ ۲۰۰۰

آئے میں آئے ہیں آئے میں

جا کے کہہ دو کہہ دریا پا ہم آئے میں

قوت دست حیدر دخادوں گاہیں آج لانے کے جو برد دخادوں گاہیں

جنگ خیر کا منظر دخادوں گاہیں اور ان میں اڑتے ہوئے سرد دخادوں گاہیں

خون داعدا سے رن ہم نے نملائے میں

جا کے کہہ دو کہہ دریا پا ہم آئے میں

کانیتے میں میرے ذرے دشت و دمن میں ہوں تصویر عنزہ حسین و حسن

میری رگ رگ میں ہے جوش خیر گلن فوج باطل تو کیا ہے الٹ دیں گے رن

آسمال میں دوست سے تم رائے ہیں  
 جا کے کہ دوکہ دریا پام آئے ہیں  
 میں عالمدار ہوں فوج کی آس ہوں      میں جری ہوں بہادر میں عباس ہوں  
 روک لے کوئی میں دریا کے پاس ہوں      مجھ کو کے ہیں سقرا میں دریا کے پاس ہوں  
 ساتھ مشکلہ سکینہ بھی ہم لائے ہیں  
 جا کے کہ دوکہ دریا پام آئے ہیں  
 ہوں علیؑ کی جوانی کوئی روک لے      ہوں سکینہ کا جانی کوئی روک لے  
 کیسے شندہ بھائی کوئی روک لے      لے کے جاں گا پانی کوئی روک لے  
 ہم سکینہ کے دل کی دعا پائے ہیں  
 جا کے کہ دوکہ دریا پام آئے ہیں  
 اے میرے شیر تم سے ہے نام وفا      تم کو تھی ہے دنیا امام وفا  
 نوجوانوں کا لے لوا سلام وفا      تم کوشش نے دیا یہ انعام وفا  
 سارے عالم میں تیرے علم چھائے ہیں  
 جا کے کہ دوکہ دریا پام آئے ہیں      جا کے کہ دوکہ دریا پام آئے ہیں

---

سنتر ۱۵۔۳۔۲۰۰۰م

نسب لپٹ کے روئی عباس کے علم سے  
 سید انیال تھیں مفطر چہرے تھے زرد غم سے  
 لپٹی ہوئی علم سے کھتی تھی بنتہ زبراء      اس وقت بے کسی بھی عباس بچھڑے ہم سے  
 پی نے مل سے پوچھا کیوں اتنا رورہی ہو      عمونیں ملیں گے چہر کیا نہ آکے ہم سے  
 بالبچا کمال ہیں لائے ہو کیوں علم کو      یہ پوچھتی تھی پی لپٹی شرام سے  
 عباس مر گئے ہیں سن کر خبرہ شدے      تصویر یاں دھرت ہر بی بی تھی الام سے  
 الفت کی اور وفا کی زندہ مثال بن کر      مشکلہ سکینہ اب بھی ہے مسلک علم سے  
 بھائی سے بھائی بچھڑے جس وقت اس کی حالت  
 درد آشنا سے پوچھا یا پھر انکس غم سے  
 سنتر ۱۶۔۳۔۲۰۰۰م۔ ازو الجہ ۱۴۲۰ھ

---

فوج اب قریب آئی اے حسین کے بھائی  
 جب لا شہ فرزند نبی ہو گیا پامال  
 اس وقت بجھ بحال میں تھی فاطمہ کی آل  
 تائیں نے کچھ اس طرح لکھا ہے وہ حال  
 سب بیویوں میں ایک تھاں بی کا بر احوال  
 بچوں کو سیئے ہوئے کھتی تھی دل نگار

## فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

### نوح

غربت میں ماں جائے کاہا تھا یا زینب نے  
بارے شفاعت و دش بدوش خود بھی اٹھایا زینب نے  
جو لو بھائے کچوں کو بھائی پر قربان کیا  
ماں کی کمائی تائی لئے خود کو لٹایا زینب نے  
قیدی میں بھی شزادی کو ایک عوالم پیش کیا  
ہندسے خود کو زندگی میں لاکھ چھپایا زینب نے  
اکبرؑ کو بیٹے کی طرح پالا تھا اخبارہ برس  
ہاتھوں سے مجبور آئے اس کو گنوایا زینب نے  
بنتِ علیؑ کے چورے پر تائے پڑے غیروں کی نظر  
بازاروں میں بالوں سے منہ کو چھپایا زینب نے  
قیدی بن کے سرستگ راہیں پڑھ پڑھ کے خطے  
کہت سکا جو شرکا سروہ کھھایا زینب نے  

---

منیر — ماذوالجھ ۱۴۲۰ھ — ۲۶ مارچ ۲۰۰۰ء

### تڑپ کریاں و حضرت نے پکارا زینبؓ اے زینبؓ

تڑپ کریاں و حضرت نے پکارا زینبؓ اے زینبؓ  
تیرماں جایا مرلنے کو سدھارا زینبؓ اے زینبؓ  
علیؑ اکبرؓ نے بھیں ڈال دیں گھوڑے کی گردن میں  
شقی نے زور سے نیزہ جو مارا زینبؓ اے زینبؓ  
ای نے چاند سے بینے پر ظالم کی سالن کھائی  
جو تمھاریلیؑ کے جھنے کا سارا زینبؓ اے زینبؓ  
علیؑ اکبرؓ نے بھکی لے دم توڑا تو شہ بولے  
بصارت لے گیا انکھوں کا تارا زینبؓ اے زینبؓ  
وفاء حضرت عباسؓ یہ بولی شہ گہراو  
ابھی ہے شیر سا بھائی تمہارا زینبؓ اے زینبؓ  
رضا پاپی نہ جب عباسؓ نے لڑتے کی مولا سے  
تڑپ کے روگ یاد ریا کا دھارا زینبؓ اے زینبؓ  
شجاعت حضرت عباسؓ کی گھٹ گھٹ کیہے بولی  
بہت مجبور ہے بھائی تمہارا زینبؓ اے زینبؓ  
ہوا کرام سب اہل حرم سرپریث کروئے  
دم رخت جو سورہ زینبؓ اے زینبؓ  
جلالت ثانیاء زہراؓ کی پرودہ بن گئی رخ کا  
بڑی بے حیانے جب پکارا زینبؓ اے زینبؓ  
کماش نے نیہ یو چھو ٹکچھ مسہ کو آتا ہے  
تم میں کیونکر اصرھ کو ایسا زینبؓ اے زینبؓ  
براۓ بد دعاۓ زینبؓ نے حس دھما تھ پھیلائے  
گلوئے شنے حضرت سے پکارا زینبؓ اے زینبؓ  
بن گھبرائی جب ناصر سکوت دھش نے فرمایا  
نہیں اب کوئی بھی ناصر ہمارا زینبؓ اے زینبؓ

★\_★\_★\_★

نور حق نورہ پتھن زینبؓ	پیاسے شیرکی بسن زینبؓ
رکھ کے بھاؤں پر قاطرؓ کی ردا	چوڑکر آئی ہے وہن زینبؓ
لائی بھیں بھائی کافن زینبؓ	بھائی کی لاش سے کوئی پوچھے
بھائی کی لاش سے کوئی یا گن زینبؓ	تمری چادر ہے یا گن زینبؓ
سر کھیں ہے نیس ہے تن زینبؓ	لاش دھلائی ہے سرمیداں
ایک چادر تھی اور کئی لاشے	قیدی میں ساتھ ہے وہن زینبؓ
دیتی کس کو گن زینبؓ	قبہ شیر کا سارا نیس
بھائی عباسؓ اور نیس زینبؓ	بھائی عباسؓ اور نیس زینبؓ

دیکھا اصرہ کا حلق خون میں تر نخاکرت بنا کن زنپُ  
خونِ شیر میں نظر آیا خاک پر خونِ پتجن زنپُ  
جاگی کس طرح مدینہ تک دور زندگی سے ہے وطن زنپُ اب تو اکبر ہیں اور شہر میں عباں سونا سنان پا ہے رن زنپُ  
تیرے قدموں پر سرخ کلائے ہوئے  
مومن اور ساری اجمن زنپُ

\*\*\*\*\*

### گھبراۓ گی زنپُ

گھبراۓ گی زنپُ گھبراۓ گی زنپُ بھیا تمیں گھڑا کے کھاں پاۓ گی زنپُ  
کیسا یہ بھرا گھر دو اربادالی کیا آئی جہاں اب اس کو نہ آباد بھی پاۓ گی زنپُ  
بے پردہ ہوئی قید بھی خواہرے اٹھائی اور موت نہ آئی کیا جائیئے کیا بھی دکھ پاۓ گی زنپُ  
پوچھیں گے جو سب لوگ کہ بازو پہ ہوا کیا یہ نیل ہے کیا کس کو نشاں ری کے دکھلائے گی زنپُ  
پھٹ جائے گا اس دیکھتے ہی گھر کو یکجہ یاد آوے گی جیا  
دل ڈھونڈنے گا تم کو تو کھاں پاۓ گی زنپُ  
سنر ۰۰۰۰۰

زنپُ کا تھا بیان غم اٹھانے کو رہ گئی  
کتبے کے ساتھ قید میں جانے کو رہ گئی  
گودی میں پال پال کے جن کو بڑا کیا صحری میں ان کی قبر بنانے کو رہ گئی  
بانو کے اشک پوچھوں کہ کبڑا کا ساتھ دوں  
ایک ایک کا میں رنج بلانے کو رہ گئی  
سب میرے چاند بنسلیوں والے گزرنگے میں قید ہو کے شام میں جانے کو رہ گئی  
جگل میں کٹ گئی میری کھستی ہری بھری  
میں بد نصیب خاک اڑائے کو رہ گئی

بھائی کو دوں کھاں سے کنن بے ردا ہوں میں میت پر خالی اشک بھانے کو رہ گئی  
اکبر تو خلد میں گئے دو خلبے ہوئے  
اب یاں میں کس کا بیاہ رچائے کو رہ گئی  
بازو بند ہے نقاب چھنی در بدر پھری کتبے کا نام اپنے منانے کو رہ گئی  
منزل پر سارے قائقے والے لیچنگے  
اس عمری میں روگ اٹھانے کو رہ گئی  
السی بھی شادیاں ہوئیں جان میں قائم بنتے کی یاد نہ کو رہ گئی  
کیا جا کے اب کھوں گی جو پوچھے گی باپ کو صراہ کو میں یہ شکل دکھانے کو رہ گئی

## عاشور کا منظر ہے اور نسب\*

عاشور کا منظر ہے اور نسبُ      کفار کا لشکر ہے اور نسبُ  
 اس بادل چکا ہے اور خیسی بھی جل چکے میں      اور ظلم و ستم کی صورت آہوں میں ڈھل چکے میں  
 ایک لاش بے سر ہے اور نسبُ  
 بھائی کی لاش رن میں عرال پڑی ہوئی ہے      اور ہمیشہ سرہنہ بے آسرا گھنی ہے  
 افسوس کی چادر ہے اور نسبُ  
 نبات کی قبر چھوٹی ہائے دھن بھی چھوٹا      اور وہ گھر جو قاطر کا کل تک باہمہ تھا  
 اجزا ہوا دھکر ہے اور نسبُ  
 قاسم کی لاش دیکھی اور اکبر کی لاش دیکھی      اور عباس بادف کی اصرہ کی لاش دیکھی  
 اب لاش برد رہے اور نسبُ  
 شخence بھر ہے میں گزارو پتھن میں      اصل حرم کے بانو باندھے میں اک رن میں  
 اسلام کا لشکر ہے اور نسبُ  
 بھیلے ہوئے میں ہر سو دیر انیوں کے سامنے      نسب کی ایک جال ہے کس کے غم انخلاء  
 بیمار ہے لگر ہے اور نسبُ  
 کوئی شزادی سرپردا نہیں ہے      یہ حال ہے کہ کوئی پچانتا نہیں ہے  
 در بارہ ستمگر ہے اور نسبُ  
 نامرموں کی نظریں پلتی ہیں جب حرم پر      شرم و حیا نے نسب بے چین بر قدم پر  
 ہر گام ایک لشکر ہے اور نسبُ  
 کھر خلوص دل سے کرذکر پتھن کا      لکھا پن آنون سے نوح شد زمیں کا  
 پھر تیر امقدار ہے اور نسبُ  
 \*\*\*\*\* سنتر \*\*\*\* ۲۰۰۰ء مارچ ۱۹\*\*\*\*

نسب نے کئے بین یہ مرقد سے لپٹ کر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

ہم آئے ہیں بازاروں میں درباروں میں ہو کر اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

میں اتنی تھی مجبور بے کس درنجوں گم ہو گئی زندگی میں امانت تیری دختر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

پر سے کئے آئی ہوں بھیا میں لحد پر اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

کس جاپ ہے تربت علی اصرہ کی بتادو آواز سنا دو ہو کوئی تو صورت کہ جو ٹھہرے دل مادر

اٹھو میرے بھیا اٹھو میرے بھیا

وہ میرا فدا را وہ جرار وہ غوار ہم سب کا نگہدار کس جاہے میرا عباس دلادر

اُخُو میرے بھیا اُخُو میرے بھیا  
 عباس کو باتوں کہ سکینہ نے قضاۓ پیاسی اسی سعداً حاری تم ساتھ چلو چھوئے نہ سنھلے گا یہ سن کر  
 اُخُو میرے بھیا اُخُو میرے بھیا  
 کچھ پوچھ تو لوحال سفر کیا ہوئی سیداد بتائے گا جاؤ بیٹھا ہے حکایتے ہوئے سر مراد لبر  
 اُخُو میرے بھیا اُخُو میرے بھیا  
 کچھ بولئے میں ان کو نہیں پوچھوں گی بھیا وہ دونوں تھے ندیہ تھے عنون و محمد علی اکبر سے نہ بڑھ کر  
 اُخُو میرے بھیا اُخُو میرے بھیا  
 کوئی نہ نہیں اور نہ ہدم نہ سارا فریاد خدا را بے وقت بعد دیکھیے حالات کو بہتر  
 اُخُو میرے بھیا اُخُو میرے بھیا  
 ۱۳۲۰ھ سندر

اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 بھائی سے دم دم صحن کھڑ جائے گی زنب  
 سونے دین سکینہ کو کہ پھر سونہ سکے گی رونا بھی جو چاہے گی تو پھر رونہ سکے گی  
 اصغر سے ملاقات تو پھر ہونہ سکے گی  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 گھبراۓ ہوئے لال میں کسی ہوئی نہیں بی بھر کے میں دے لوں علی اکبر کو دعا میں لینا ہے ابھی عنون و محمد کی بلا میں  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 اے رات بکھر جاتیرے لس میں ہے جہاں تک مث جانیں گے کل آل پیغمبر کے نشاں تک باقی ہے منظر علی اکبر کی اذان تک  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 ہر جنکہ بچوں کی ابھی بیاس ہے باقی کچھ آنکھیں حرث ہے تو کچھ آس ہے باقی لیکن میرا بھائی میرا عباس ہے باقی  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 باقی ہے ابھی آل محمد کا سفیرہ جھولا علی اصغر کا جھلاتی ہے سکینہ  
 بیٹی کے سلاٹے کو ہے شیر کا سینہ  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 کل کون سے گامیزی یہ آہو بکا بھی ہو گا تھی خیز میرے بھائی کا گا بھی بے سر تو کجا سر یہ ہو گی یہ ردا بھی  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب  
 اے رات گھنٹی بھر کو تو رہنے دے سکوں میں گھر جائیں گے ناصر میرے اعداء کی صفوں میں  
 یہ چاند سے چرے تو نہما جائیں گے خون میں  
 اے رات نہ ڈھلانا کہ اجز جائے گی زنب

\*\*\*\*\*

مندرج بالا نو حنوں میں لکھتے ہوئے کچھ الفاظ پڑھے نہیں جا رہے تھے — حسب ضرورت اصلاح کر لیجئے — طالب دعا — سندر

فتح شام۔ علیؑ کی شیر دل بیٹی زنبؓ۔ مہانے زہراؓ  
 زنبؓ نے کما جھائی سے میں چھوٹ گئی پر دل میں تقدیر مجھے لوٹ گئی  
 فرزندوں کے مرنے کا نہ تھا علم مجھ کو پر جھائی کے مرنے سے کروٹ گئی

افوس کہ جو مالک کو شہر ہوئے پانی ددم فتنہ میسر ہوئے ماں چادر تطہیر کے ہوئے خمار درد اسر زنبؓ پر ڈچادر ہوئے

\*\*\*\*\*

بے دنوں کا خاتمہ شیرؓ نے کیا اسلام زندہ صبر کی ششیرے کیا  
 کچھ کام شیرؓ کے اصرہؓ بے شر نے کیا باقی جو تھا وہ شام میں ہمشیرے کیا

\*\*\*\*\*

اس طرح طے منزل صبر درخانہ زنبؓ نے کی امت جد کے لئے حق سے دعا زنبؓ نے کی  
 کربلا کے واقعہ میں رنگ دنوں نے بھرا ابدا شیرؓ نے کی اتنا زنبؓ نے کی

\*\*\*\*\*

— هر طبقہ میں اسلام ہے زنبؓ کے بہبے شیرؓ کے پیغام کی تائیرے زنبؓ  
 زنبؓ جو نہ ہوئی تو اسلام نہ ہوتا اس دین کی ایک کاتب تقدیر ہے زنبؓ

\*\*\*\*\*

آگئی شام غریبان بٹ گئی اس کی ردا گھرِ محمدؐ کی نوازی کادیا کس نے جلا  
 اے مسلمانوں کے سر کی چادر چھین لی ہائے حسین بی بی کا پھرہ باپ نے دکھانہ تھا

\*\*\*\*\*

ہو گئی بے آسر انو بھائی بھی مارے گے جلے خیموں میں کرام تھا آتی تھی روئے کی صدا  
 بھیاں میں سر برہمنہ اور شام کا لباس فرہ بے سلار قافہ زنجیر میں جکڑا ہوا

\*\*\*\*\*

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر زنبؓ اسیرو مظہر ب دینہ تاب و نوح گر زنبؓ  
 مسنا پناہاں سے ڈھلنے پے تھی اوٹ پر زنبؓ یہ ردو کوئی تھی ہر دم پچھم تر زنبؓ  
 بن حسینؓ کی ہوں فاطمہؓ کی جائی ہوں  
 میں کربلا نے مغلی سے لٹ کے آئی ہوں

\*\*\*\*\*

لکھا بے کہیدا ہوئی جو ختر حیدرؓ گھر ہو گیا خاتون قیامت کا منور  
 فخر نے کما الحمدؓ رسول سے یہ حاکر گھر میں سمجھی بی بی کے تولد ہوئی و ختر  
 ہووے یہ نوازی تمیں یا شاہ مبارک

زنبؓ کی ولادت کرے اللہ مبارک

تشرف بھی گھر میں بدالہ کے لائے دیکھا کرنے سے لیتے با تھے بڑھائے پھر گود میں لینے کے لئے با تھے بڑھائے اور پیار سے پھر درد کے لکھے یہ سنائے  
 اے بھگر سید ، لا لا لاک میں صدائے اے نوح گرم پتھر پاک میں صدائے

\*\*\*\*\*

## ثانیاء زہرا۔ نسب سلام اللہ علیہ

### نوح

زہرا کی وہ فلاح بینی غم سے نگہداں والی کون ہے جیسا پادر کا ساحل پر مر جانے والی گھر کے اندر ہو لے ہو لے چنانچہ را سکھ رہی ہے نو میں مسلسل بی بی ہیں جل کر آتے والی نازک دل معمبوطا را دے عورت ذات گھر مردانہ نسب بن کے جانے والی غانی بس کے آنے والی بن چادر اسلام کی خاطر گھر سے باہر جانے والی زہرا کی وہ فلاح بینی غم سے نگہداں والی

\*\*\*\*\*

زہرا بیرے گھن میں بے وقت خداوند آئی بازار میں سرٹیکیٹ ہوں بنت علی آئی غانی بے داکب ہے قسم ہے دا مغرب ہے نسب کی شپاڑ بے ہم بھول نہیں کئے شیر کی تھانی

\*\*\*\*\*

### نوح

اسے انتاب پھپ جانے سب بجے رہا ہے زہرا کی لاذی کا گھل میں سر کھلا ہے نسب کے سر سے ایک دن سرکی نڈی پاہو گھر جانے کا سر کہ رہا ہے توک میاں پر شکا کا سر کہ رہا ہے لوگوں کی کرو قہماوس مسلط کا نک جائے تم پا پوہ نسب کی طرح سے نیو پتے عالمی ترکیں سارے ہے کیا ہو گیا ہے تم کو اے گھر پھٹے والوں بازار شام کا ہے اور آں مسلط ہے رخت کوہت جمالی نے کہ دیا بس سے کشی کا ناحد اب ہیمار کر بلے

زہرا کی تربیت کا کرشمہ کہیں اسے عصمت کا آئینہ یا کیا کہیں اسے  
نسب کچھ اپنی ماں سے مشابہ ہے اس قدر زہرا کہیں کہ اتنی اے زہرا کہیں اسے

\*\*\*\*\*

ماتھا بھرا تھا خوں میں سر پر روانہ تھی  
 تم پر تو آفت، سفر کر بلاد تھی  
 کس دکھ میں کس جگہ میں شریک بکان تھی  
 کیا بال کھولے لاش پر خیر النساء تھی  
 نسب حسین سے بھیں زہرا جدانہ تھی  
 قابل کفن کے لاش مسافر کی کیانہ تھی  
 نسب نے عرض کی میں کفناقی کس طرح  
 اماں خدا گواہ کہ سر پر روانہ تھی

جب آئی شام کی بستی میں ننگے سر نسب  
 منہ اپنا بالوں سے ڈھانپے تھی اونٹ پر نسب  
 بن حسین کی ہوں فاطمہ کی جالی ہوں  
 میں کربلاہ معلی سے لٹ کے آئی ہوں

دیارِ شام میں جس دم حرم تمام آئے  
 وہ خاص بندے میان، جو حوم عام آئے  
 دہائی حق کی شدہ مشرقین کو مارا  
 سپاہِ شام نے بھائی حسین کو مارا

جب لٹ کے کربلا سے اسیر تھم چلے  
 پیچے سروں کو ہیئت پابند غم چلے  
 مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں  
 دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

## زینب<sup>ؐ</sup> کے دلارے — عون و محمد<sup>ؐ</sup>

فضہ<sup>ؐ</sup> نے کماون<sup>ؐ</sup> و محمد<sup>ؐ</sup> گئے مارے دریا کے کنارے  
ماں پر فدا ہو گئے زینب<sup>ؐ</sup> کے دلارے دریا کے کنارے

جب رن میں آئے حیدر<sup>ؐ</sup> و جعفر<sup>ؐ</sup> کے سلاقا اور بے کسوں پر ٹوٹ پڑی فوجِ اشقیا

ناگاہاک ضعیفہ کھلے سر برہتا پا خیسے کے درپر آئی طلبگار و غم زدہ  
دیکھا تو آہ بھر کے سوئے نہرِ علقم نیزوں اچل کے رہ لیا پانی فرات کا  
دونخچے نسخہ لائے بصدگیری و بکا لاتے ہوئے دکھائی دیتے شاہد کر بلاؤ  
سریشیتے لگی وہ صیبت کی ملتا پوچھا جو بی بیوں نے لبِ نہر کیا ہوا

فضہ<sup>ؐ</sup> نے کماون<sup>ؐ</sup> و محمد<sup>ؐ</sup> گئے مارے دریا کے کنارے

ماں پر فدا ہو گئے زینب<sup>ؐ</sup> کے دلارے دریا کے کنارے

سن کر یہ صدائیں زبراء<sup>ؐ</sup> یہ پکاری المان گئی داری جاتے ہی میرے لاؤں دنیا سے سدھارے دریا کے کنارے  
دیکھیں گے نہ پانی کی طرف آنکھ اٹھا کے وعدہ تھایا مال سے ماں پر فدا ہو گئے زینب<sup>ؐ</sup> کے دلارے دریا کے کنارے  
خیسے میں ابھی لانے کی جلدی نہیں لوگوں کا بڑے سے کہ دو بچوں کو میرے بھائی کا صدقہ تو اتارے دریا کے کنارے  
اچھا ہے کہ سوتے رہیں منہ خاک پر رکھ کے سائے میں علم کے عباس<sup>ؐ</sup> کے قدموں میں رہیں لالہ بھارے دریا کے کنارے  
یاد آگئے مسلم<sup>ؐ</sup> کے پرب کس و مضر برپا ہوا مشر قاتل نے جو سورون و محمد<sup>ؐ</sup> کے اتارے دریا کے کنارے  
گھروٹا ہے زینب<sup>ؐ</sup> پر قیامت کی گھٹی ہے خاموش گھٹی ہے سنتا نہیں کوئی تو کے جا کے پکارے دریا کے کنارے

ساحر حرمہ شاہد میں گرام پاہے زینب<sup>ؐ</sup> کی صدابہ

میں لڑکی پر دلخی میں ہے بے میرے پیارے دریا کے کنارے

فضہ<sup>ؐ</sup> نے کماون<sup>ؐ</sup> و محمد<sup>ؐ</sup> گئے مارے دریا کے کنارے

ماں پر فدا ہو گئے زینب<sup>ؐ</sup> کے دلارے دریا کے کنارے

ستمبر ۲۰۰۰ء — ۱۲ مارچ

\*\*\*\*\*

اے دلبران، حضر طیار، الوداع الوداع الوداع الوداع

بنت علی<sup>ؐ</sup> یہ بچوں سے کتنی تھی بار بار رن کو سدھارو عون و محمد<sup>ؐ</sup> یہ ماں شادر

شیر و خدا کی بیٹی کے تم دنو شیر وہ میداں میں جاؤتی ہیں اب کچھ نہ دیر ہو

ناتاکی اپسے شان و کھانا جادا میں جعفر<sup>ؐ</sup> کا فتحار بڑھانا جاؤتیں

شیرے رہیں سپاہ مگر منہ نہ مورٹا حیدر<sup>ؐ</sup> کی یاد کارہو میداں سے چھوڑنا

اب تو یہ آرزو ہے کہ تم رن میں کام آؤ سرے کے بدلتے خون بھرے ہوئے مجھے دکھاو

چو ضعیفہ ماں کو زحمت نہ دیجوں لاشیں اٹھائیں جھائی تو جنہیں نہ چھو

پیاسے جو آؤ گے تو صلدے گی تم کو ماں

خود دوڑ کر گئے لگائے گی تم کو ماں

### شہزادہ قاسم ابن حسن

قاسم کو عدو نے خون میں جبلاں کیا  
شیر نے یہ کمر کے عجب حال کیا  
تالوت پر جس کے باپ کے مارے تھے  
گھوڑوں کے سموں سے اسے پالاں کیا

جب آئی لاش خیس دھمن یہ میں کرتی تھی  
میرے بھروسے دھمن تھے دھماں میرے ابن حسن دھماں  
بانو پکاری قاسم فوجہ الوداع  
اسے نور چشم چودھویں کے ہاتھ الوداع  
اسے ابن قاطع کے ہاتھ الوداع  
آواز دی دھمن لئے کہ تو شاہ الوداع

کہتے ہیں ہیان سے قاسم نے نکالی تلوار

بچا دیسا چھا بھو چھا عور نہ ہلائی تلوار

سراری نہیں سے الگ سب سے نظری تلوار

وار سرنے نے نہ حاجت تھی نہ خانی تلوار

۶۵ زینب سے کہا صادرِ بسم کہ دلائے

کہسے دو فرزندِ حسن کو ایسی نوشناہ بناؤ

حیدرِ خاطھہ زیراً میری بزرگی کو اڑھاؤ

طبع سب ایں حسرم بیا کھیں آگریوں

## شہزادہ قاسم ابن حسن

ہائے بیوہ کا آسرا قاسم اے شیدے رعنفنا قاسم حسن شیر کا آئینہ قاسم

راس آئی شکر بلا قاسم

خون تا حق بہانہ قاسم

رونق و دشت کر بلا شرہی چاند سی روکی وہ ضیاء نہ رہی گھر کی جاں روئے مجھے نہ رہی

اور باقی کیا بنا قاسم

ہائے بیوہ کا آسرا قاسم

یوں گیا تو جل کو دامن میں موت بھی تجھ پر بڑی رن میں بیکی دکھماں کے نیوں میں

کون اس کا ہے اب بنا قاسم

ہائے بیوہ کا آسرا قاسم

بوند پائی کوب ترستے ہیں طلف بھی بیاس سے سسکتے ہیں

کیسا یادت آگیا قاسم

ہائے بیوہ کا آسرا قاسم

کیوں جدائی ہوئی تیری گھر سے کیا تو روٹھا ہے اپنی دارے خون بتا ہے دیدہ ترے کس خطکی ہے یہ سزا قاسم

رنگ کیسا حسین ز لاتھا کتے ارماں سے مالے پالاتھا کیا خبر تھی وہ مر نے والا تھا

سارے کتبے کالا لالا قاسم

ہائے بیوہ کا آسرا قاسم

ہو گیا کون پانچال ن پوچھ روز عاشور کیا تھا عال ن پوچھ مجھ سے باشم کوئی سوال ن پوچھ

دل کو میرے رلا گیا قاسم

ہائے بیوہ کا آسرا قاسم

ثوبی کی ڈائری سے لکھا ۸۔ امارج ۲۰۰۰۔ منیر افضل

\*\*\*\*\*

## میرے بچے کی آتی ہے مندی

بیوہ شیر کی روکر پکاری میرے بچے کی آتی ہے مندی لوگ کرتے ہیں کیوں آہوزاری میرے بچے کی آتی ہے مندی

کوئی دو طحاکی پھیلوں کو لاؤ ان کی چھوٹی چھوٹی کو بلا دیر ہوتی ہے جلد آؤ والی میرے بچے کی آتی ہے مندی

جس کے کہ دو یہ شاہزادہ زمیں سے کوئی صفرًا کالائے وطن سے جائیں اکبر مغلائیں سواری میرے بچے کی آتی ہے مندی

سنتی ہو فاطمہؑ کی خوزادی گھر میں دو بھائیوں کی ہے شادی آج جائی ہے قسم تماری میرے بچے کی آتی ہے مندی

گھر میں شادی کی رسمیں میں جاری میرے بچے کی آتی ہے مندی جا کے شیر خدا کے نواسے کہ دو دو طحائے چھوٹے چھوٹے

کوئی قبرہ حسن پر یہ کھنداں کچھ تو جائیں بیٹے کاسرا  
 ان کی فرقت میں آنسو میں جاری میرے بچے کی آتی ہے مندی  
 اے وزیر ایک محشر پا تھا سنے والا ہر ایک رو رہا تھا  
 مال جو کرتی تھی یہ آہوزاری میرے بچے کی آتی ہے مندی  
 میرے بچے کی آتی ہے مندی

سخر ۲۰۰۰ء امراض

قتل میں تیر اسرا ابن حسن تھا ذؤں پڑھ کر درود مندی با تھوں پر میں لگاؤں  
 شیر کر رہے میں قاسم گوپا رکر کے فروہ حسن کے اعمال دو طا تھے بناؤں  
 اکبر سے پلے مندی قاسم کو بے لگائی صفراء کو کوہن وطن سے کیسے میں بلاوں  
 اے کاش دیکھ لیتے وہ بھی پسرا کاسرا یادے حسن میں کیوں نکر آنسو نہ میں بھاواں  
 بیس سرنخ تھا ایسے جیسے کہ خون ملابے لوگوں میں جو مندی کو کیا لگاؤں  
 سب کھتے ہیں دعا دو وقت دعا بے فروہ مندی کے نکڑے کیسے بینے میں لگاؤں  
 سب سو گئے براتی رن میں انہیں جا کے  
 پیغام کیے دے دول کیسے انہیں اٹھاؤں

\*\*\*\*\*

نیگ مندی کا لے لو سکنیہ لب پر یہ حسن گی یہ لانی تیرے بھائی نے مندی لگائی پانی ہوتا تو صندل لگائی سو گئے یوں ہی سارے براتی سونہ جائے تیرا دو طا بھائی نیگ مندی کا لے لو سکنیہ تیرے بھائی نے مندی لگائی  
 صدق بھائی کا اکر انمار و اپنی جا بے تم کچھ تو وارو دوں اس طرح بیٹی بھائی نیگ مندی کا لے لو سکنیہ تیرے بھائی نے مندی لگائی  
 اتنی شرمندی صفراء سے ہوں میں اس کو کیسے خبر کروں میں کنے کو قوت میں دکھوں آئی نیگ مندی کا لے لو سکنیہ تیرے بھائی نے مندی لگائی  
 جانے کس کی نظر لگ گئی تھی خاک پر مندی سب گر پڑی تھی وہ تو سورہ نے جا کر انھائی نیگ مندی کا لے لو سکنیہ تیرے بھائی نے مندی لگائی  
 دو طھا تو لائے میں شہ اٹھا کر روک لو در پر خیسے کے جا کر رن میں قاسم نے مندی لگائی نیگ مندی کا لے لو سکنیہ تیرے بھائی نے مندی لگائی  
 تھا حرم میں انہیں ایک محشر جب یہ کھتی تھی لا شے پادر آرزو میرے دل کی برآتی نیگ مندی کا لے لو سکنیہ تیرے بھائی نے مندی لگائی

\*\*\*\*\*

رورو کھتی تھی قاسم کی دو ہن چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
ایک دوں کی میں ہوں سماں چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی

رن کو میر اسد ہمارا ہے والی مجھ کو چادر اڑھاؤش کالی  
ہاتھ کیوں میرے کرتے ہو خالی چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
کل بھی یا تھام سند کے اوپر آج بیٹھی ہوں کھوئے ہوئے سر  
چھین لیتے ہو کیوں میرا زیور چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
رم آتا نہیں تم کو لوگوں کی دو ہن میرا منہ تو دیکھو  
رو نمای تو پلے مجھے دو چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
آج چوچی کھلانے کا دن ہے مجھ کو شریت پلانے کا دن ہے  
یا کہ بیوہ بنانے کا دن ہے چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
میں کروں گی محمدؐ سے فرید چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
کس بھروسے پ کھتی ہے دختر چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
تو کہاں اور کہاں میرا زیور سرچھپائے کو ہو گی نہ چادر  
کون کھتی ہے شوہر موئی پر چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
آئے نواحی کجہ لاش لے کر گھر میں خادی کے برپا تھا مخت  
پھرست آیا دو ہن کی زبان پر چوڑیاں میں بڑھانے نہ دوں گی  
سنتر ۲۰۰۰ء۔ ۱۳۲۰ھ۔

لاش یہ کس دو طاہکی پڑی ہے ہاتھوں میں خون کی مندی لگی ہے تکڑے تکڑے جسم ہے سارا خون سے بھرا ہے سراس کا  
نالاں کنال سرے کی لڑی ہے

مکاہبو صندل سے بدن ہے شادی کا جوڑا ہی کفن ہے موت ہی خود جس پر رفتی ہے  
مان نکتے نارانوں سے پھول چڑھا پتی آنکھوں سے لاش کے کاب ٹکڑے کھتی ہے  
غمرا سکید رتبہ کبرا سب کے دل کی ایک تنا کرب بلا میں خاک ہوئی ہے  
اک چادر میں لاش اٹھا کر خیس جب لائے سرور مان گھبی بینتی کی بردی ہے  
شہلوں اب سوگ مندا چوڑیاں اب دو ہن کی بڑھانے ہم پر قیامت کی یہ گھنی ہے  
مرگیاں میں نازوں کا کالا کسی میں نہ دل کو سنبھالا نبیش میری اب ڈوب رہی ہے  
نوح لکھوں یا سرا آنکھوں بربادی کو شادی کہ دوں  
آنکھوں میں ریحان نبی ہے

\*\*\*\*\*

## شہزادہ علیٰ اکبر

لاش اکبر کی جو قتل سے اٹھا لے حسین  
نوجوان کو صفا اول سے اٹھا لے حسین  
چاند کو شام کے بادل سے اٹھا لے حسین  
دی صد الاش پر آن کے لے جانا  
چند گلیاں پرچی سے اکبر کا فکر باڑا

ایک نکیر کھر سے ایک نماز عصر سے  
تاقیات دن کو حاصل ہے یہ نام و نمود  
صیغہ اکبر کی اداں اور شام سرور کا وجود

بیٹا ہوا جب بسط پتھر پر فدا  
شہزادے لاش دیر پر فدا  
بانو سے کماٹکر خدا کا ہے مقام  
اکبر بھی ہوئے خالق اکبر پر فدا

برچی کی انی جب لگی اکبر کے ہمگی میں  
اور مرگیا دم توڑ کے آخوند پور میں  
شرے نماکس طور تجھے لے چلوں گھر میں  
بازو میں ستھانت ہے نوقت ہے جل میں  
لے جانا تیری لاش کا دشوار ہے بیٹا  
سرپاٹا بھی تن پر یہ تجھے بارہے بیٹا

اکبر نے جو گھر موت کا آباد کیا  
صفر کو دم نزع ہست یاد کیا  
لاش پر کمرکڑے یہ کھی ہیں حسین  
تم نے علیٰ اکبر میں یہ رہا دکیا

روتے ہیں نہ فریاد و بکار تے میں  
کیا صہرا مہ دوسرا کرتے میں  
اٹھا رہہ برس پالا ہے جس کو بر میں  
اس میں کو غضا پر فدا کرتے میں

\*\*\*\*\*

زہرا سے کوئی غم پتھر پوچھے  
زنب سے کوئی فراق حیدر پوچھے  
بانو کے ہمگر سے شیر کاغذ  
پوچھے کوئی بجاد سے داع اکبر پوچھے

\*\*\*\*\*

دول صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے  
دنیا میں پسر پاپ کی نیت کا سبب ہے  
اولاد کا ہونا بھی عجب بخشش رب ہے  
یہ چک ہے مگر داع بھی بیٹے کا غصب ہے  
روتے کی ہے جا ظلم نیا کرتی ہے تقدیر  
شیر سے اکبر کو جد اکرتی ہے تقدیر

بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو تصویر پتھر  
اخلاق میں مانند حسن نور میں حیدر  
خوش بید و خوش خصلت دخوش در من سراسر  
محشوق جہاں روتی دیں عاشق داور

انصاف سے سب صاحب اولاد بتا دیں

اس طرح کے فرزند کو مرے تی رضاویں

بانو کختی تھی میرے گیوں والے آجا  
 علی اکبر میری آنکھوں کے اہلے آجا  
 خواب میں چاندی صورت کو دکھلنے آجا  
 شام میں چاندی صورت کو دکھلنے آجا  
 بے نقاب آج تو اے گیوں والے آجا  
 گریہ سجاد کا تھاموت اٹھائے آجا  
 مجھ سے قیدی و مسافر کی دعا لے آجا  
 دل بلادیتے ہیں زنب کے نالے آجا  
 بیکی پر میری خون روئے ہیں چھائے آجا  
 رام میں چھوڑ گئے قفل والے آجا

\*\*\*\*\*

اکبر نے جو گھر موت کا آباد کیا صفر کو دم نزع بست یاد کیا  
 ہاتھوں سے کمر پکڑ کر کتھے حسین تم نے علی اکبر ہمیں بر باد کیا

\*\*\*\*\*

امامت کا چاند اور نبوت کا بala بسترداروں میں ہو بخشئے والا پلے کے اکبر گویوں شہزادا کبھی لاش اٹھائی کبھی دل سنھلا

\*\*\*\*\*

کھا کر سنہن جو سینے پا اکبر گزر گئے بولے حسین اے منور کہہ رہے  
 پیری میں مجھ ضعیف کو بر باد کر گئے زخم بگرسے تم ششق خون میں بھر گئے  
 بیٹائے نے قبر میں بابا کو گاڑا کے جھنگل بسادیا مری بنتی اجالا کے

\*\*\*\*\*

لگے تیار جب اکبر کا نے لگاں کا گنجمنہ کو آئے گئی چپکے سے عابد کے سرمانے لگیں بیمار کا شانہ بلانے  
 انخوبیتا کہ گھر ل رہا ہے علی اکبر بھی اب مرنے چلا ہے

\*\*\*\*\*

اکبر نے کما بایا عیش روئے ہو کیوں زخمی مجھ دلکھ کے جی کھوتے ہو  
 شہنے کیا کس طرح سر دوں بیٹا اخخارہ برس بعد جدا ہوتے ہو

\*\*\*\*\*

نیزے پلک کے اپا اڑ دیکھتے رہے اکبر کا سید شہ کا گلہ دیکھتے رہے  
 اکبر کے پاس بیٹھ گئے سر جھاکا کے شاہ بدیں شاہا پا قرد دیکھتے رہے  
 اکبر میں لاش تھی کیسی اصرہ کی لاش تھی  
 نکھرے ہوئے نہیں پا گور دیکھتے رہے

بھائی بانوئے کیا حال بتایا ہو گا دل پر نیزے علی اکبر نے جو کھلایا ہو گا  
 بانو کختی حسین کے اولاد نہ ہوگی اس کے تیر جس نے علی اصرہ کے لگایا ہو گا  
 بیسیاں بالوں سے منہ اپنا چھپائے ہوں گی سر دربار جو حاکم نے بلایا ہو گا  
 منیر یاضن \* ۱۲ فوری ۲۰۰۰ءی... \*\*\*\*

## شہزادہ علی اکبر علیہ السلام

کستی تھی یہ ماں خون بھری میت سے لپٹ کر  
ہائے ہائے علی اکبر ہائے ہائے علی اکبر  
ارمان تھا پناؤں گی پوچاک شہابی افسوس کہ راس آئی شہم کو یہ جوانی کیسا تھا مقدر بہائے ہائے علی اکبر  
استان توڑا نہرو تمیں دھلاؤ بنا لوں لیں ایک جھلک سرے کی صرا کو دھکادوں بے چین ہے خواہ بہائے ہائے علی اکبر  
اٹھا درہ س پال کے پروان جڑھایا وہ گلیوں والا ہے میرا خور میں نہایا بے چین ہے خواہ بہائے ہائے علی اکبر  
ماں تیری جدائی میں بھلا کیے جنی گی اب کیا کروں جی کہ بہائے ہائے علی اکبر  
تم پچیاں لے لے کے جو دم توڑ رہے ہو منہاں سے نہیں کئے موڑ رہے ہو کیوں روٹھے ہو دلبر بہائے ہائے علی اکبر  
آئیں جو ہمیں لوٹنے نہیں میں سمجھر مل دے گی صدائیں علی اکبر علی اکبر  
چون جائے گی چادر بہائے ہائے علی اکبر بہائے ہائے علی اکبر  
پھر لے کے بلا ہمیں تجھے جنی گی دعا دوں صدقہ ہو یہ مادر بہائے ہائے علی اکبر  
پہلے تو ایک آواز پاٹھ جاتے تھے بیٹا اب اتنی صدائیں پاٹھی پولو نہیں بدلا کیا ہو گیا دلبر بہائے ہائے علی اکبر  
جب کوئی جو اس نظر آتی ہے محشر ایک آہ سوئے کر بلا جاتی ہے محشر  
دل روتا ہے کہ کہ بہائے ہائے علی اکبر  
ہائے ہائے علی اکبر

سنتر ۱۹ مارچ ۲۰۰۰

زینب علی اکبر کی جسی کی دعائیں گو  
تجھے جائے میرا بچوں کی دعائیں گو  
زینب یہ پسر میری آنکھوں کی بصارت ہے تجھے جائیں میری آنکھیں تم اسکے دعائیں گو  
رکھتے تھے اٹھاتے تھے میت علی اکبر کی تجھے ملک تجھے جائیں تم اس کی دعائیں گو  
اکر شکر کرتی تھیں سکھیہ علی اکبر کے  
میرا بھائی تجھے جائے تم اس کی دعائیں گو

\*\*\*\*\*

اکبر تیری بہتا کو تیری یاد ملتی ہے دیر ان حوالی میں بیدار بلاتی ہے  
اکبر تیر اد عدہ تھا میں یہیں کو آونگا بن تیرے میری بہتا سراہ جاؤں گا کچپڑے تیری سادی کے ہمشیر بنتی ہے  
اکبر تیری بہتا کو تیری یاد ملتی ہے زخمی تھا میرا سینہ کل خواب میں دیکھا تھا کچپڑا کے شعلے تھے جلسا ہوا جھولا تھا  
اس خواب کی کی صرا کو تعمیر رلاتی ہے

خط بھیجا سے خود آئے کیا بات ہوئی بھیا میں دلکش میں تھا ہوں پر دلکش میں ہے کہہ دن مجھ کو رلاتے ہیں شب مجھ کو ذرا تی ہے  
اکبر تیری بہنا کو تیری یاد سنتا ہے اکبر تیری بہنا کو تیری یاد سنتا ہے  
بیمار شفایاے اکبر جو میرا آئے بن اپنے سمجھا کے گھٹ گھٹ کرنے مر جائے دھڑکن تیرے آئے کی بس آس بندھاتی ہے  
اکبر تیری بہنا کو تیری یاد سنتا ہے

آنکھیں ترس گئی میں اکبر کے دیکھنے کو  
 ملیں کے لب پر بہرم رہتا تھا ایک نالہ  
 دہ تھا تو اس کے دم سے گھر میں تھا اک اجالا  
 تھ جائیں گے وہ گلیوں سب خاک میں لو میں  
 یہ دن بھی دیکھنا تھا سرے کی ارزو میں  
 پھر عید آئی سب نپڑنے لابے  
 آئے نہیں پلٹ کرامت کے شزادے  
 خورشید سادہ چہرہ رنگت میں تھام سرا  
 پلکوں کی چلنیوں پر تھا رہوں کا پہرا  
 نستے میں اس کا چہرہ سب خون میں بھر گیا تھا  
 کہتے ہیں اس کے دل میں نیزہ اتر گیا تھا  
 نسبت سے ہو کے رخصت جب رن کو وہ چلا تھا  
 ہر کوئی بڑھ کے اس کے ماتھے کو جو متاثرا

三三三三

مان کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 قتل کی زمیں بھاگتی کیوں تم کو میرے لال  
 و سکھ تو ذرا آکے میری جان میرا حال نیزہ تیرے سینہ میں ہے دل میں میرے خجرا  
 مان کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 ارمان تیرے بیاہ کا زندگی کو بست تھا  
 سرانہ بندھا ہو گئے بے سر میرے بیٹا  
 بارات کمال لے گئے آنا تھا تم میں گھر  
 مان کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 شیرِ ضعفی میں تیرا داع انھائیں تیرے بن اپر لوں میں ہم ٹوکریں لھائیں  
 کیا تم کو گوارا ہے کہ مر جائیں تپ کر  
 مان کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 اے لال یہ سوچا تھا ضعفی میں سارا عباس کا کچھ ہو گا تو کچھ ہو گا تمہارا دلکھسیں گے نظر بھر کے ہمیں کیسے ستمگر  
 مان کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر

سینے پر سن کھا کے بڑے چین سے سوئے  
 تیرے لئے ماں روئے بن روئے پھوپھی روئے یہ تم کو اجل آئی ہے یا مر گئے سروئے  
 ماں کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 جب شام کو پھا جائے گا قتل میں اندھیرا  
 لیں اتنا رہے دھیان تمیں اے میرے بیٹا  
 ماں کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 کس کی نظر کھا گئی تم کو میرے پیارے  
 قسمت میری پھوٹی ہے تو بگڑا ہے مقدر  
 ناموں مرحوم کے میں گردش میں ستارے  
 ماں کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 یہ فوجِ ستم کو نہ جانے کھاں لے جائے  
 قیدی کر کے گھروٹ لے کیا کیا یہ ستم دھائے چھینی ہے ابھی سر سے ستم گارنے چادر  
 ماں کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 رکھاں کھاں تک میں لکھوں قصہ غناک آٹھوں میں نو میری میرے قلب و جگر چاک  
 خاموش قلم ہو گیا روداد یہ لکھ کر  
 ماں کھتی تھی اٹھو میرے پیارے میرے دلبر  
 کیوں خاک پر سوتے ہو میری جان علی اکبر  
 ★★★★ سفر ۲۰۰۰ء مارچ ۲۰۰۰ء

ہاؤ نے کھاںے میرے جانی علی اکبر  
 بر باد ہوئی تیری جوانی علی اکبر  
 جس نے تجھے مارا وہ مسلمان نہ ہوا تھے تم تو محمر کی نشانی علی اکبر  
 اے لال اب آنکھوں سے بھائی نہیں دتنا آجائو میرے یوسف نہیں علی اکبر  
 دل خوی ہوئے جاتا ہے فرقت میں تمہاری  
 مل دے نہ کلی نزع میں پالی علی اکبر

\*\*\*\*\*

شمع روشن کر کے انکوں کی روافی کئے رات بھر بیان روئی اکبر کی جوانی کئے  
 کر بل اس دا سٹے بخون کوئیں لائی تھی کیا کوئی سار بانی کئے  
 کہ دیا کر تھیں نسب ہو اتفاقات مکر بل  
 خند کیا کرتے تھے بچے جب بخانی کئے  
 حیف ہے صد حیف علی اکبر تو ہوں یہ دن و خاک اور میں زندہ ہوں قرآن خوانی کئے  
 اے فلک داغ علی اکبر دیالیہ کیوں منتیں مالگیں تھیں کیا کیا اس جوانی کئے  
 اکبر مر رہا مرندا رایا مثیاب کیا اجل تو منظر تھی اس جوانی کئے  
 موجود ہو سامنے تحریر فرات اللہ رے ظلم  
 شاہزادیں ترپا کریں ایک بوند پانی کئے

لاش اکبر اٹھا رہے ہیں حسین

دل کی قوت دکھا رہے ہیں حسین

دو صد اہوں کمال علی اکبر<sup>ء</sup> ٹھوکریں رن میں کھا رہے ہیں حسین آہ کرتے میں بیٹھ جاتے میں کس کا لاش اٹھا رہے ہیں حسین  
لڑکھڑائے میں ابیا کے قدم حس گگہ سکرا رہے ہیں حسین جن کے قاسم کی لاش کے گلزارے اپنے دامن میں لارہے ہیں حسین  
مال کمال ہے دو ہلن کمال ہے پھوپھی ساتھ دھماکے آرہے ہیں حسین آنکھ کھو پورا حال ہے غیر اٹھوا کبر<sup>ء</sup> ٹھا رہے ہیں حسین  
چاؤ خیسے میں جفاۓ نسب لاش اکبر<sup>ء</sup> کی لارہے ہیں حسین دل کی راہوں پ آنسوؤں کے چڑاغ کروڑ شن کر آرہے ہیں حسین  
جس گگہ رکھ رہے ہیں پیشانی فخر کعبہ بنارہے ہیں حسین کر کے جوت تمام اعداء کی زورہ حیدر دکھا رہے ہیں حسین

زن لئے میں ہے کیوں زمیں شاحد

قبر اصغر بنا رہے ہیں حسین

طالب دعا سفر ۲۰۰۰ء

شبیہ پیغمبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

ارمان بست تھامیں تیری شادی رچھوں ایک دزو دھن چاندی میں بیا کے لاؤں پرلاش پ روئی ہے تیری کوکھ جلی ماں

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

زندہ ساتھیں دلکھ کے اب کیے جیسیں گے سوچا تھا ہیرے بیا کی پوشاک سیسیں گے پر تجوہ کو کنون بھی نہ طلبائے سیری جان

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

روئی ہے پھوپھی جس نے تجوہ لاٹھے پالا تم گلیا گئے رخصت وہ اس گھر سے اجلا اک باب پھٹھنی میں ہوا بے سر و سالم

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

تمل کیا آباد مریدہ کیا ویران پر دلس میں ٹکتی ہے بیٹا تیرارتہ

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

پھرتا ہے سیری آنکھ میں اب تک وہی منظر اے جان و پور نورہ نظراء علی اکبر<sup>ء</sup>

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

تم سوتے ہو مان جاتی ہے بیساوئے زندان اس چاندے سیتے پ سنان علم کی کھلائی پیاس تھبہت پیاس نہ کس طرح تھائی

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

سوتا ہے تیرے ساتھ ہی صفر ناداں ہم لوگ رن بستہ سوئے شام سہ عمارے اللہ گلبان تمہار امیرے پیارے

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

زیرا نے تجوہ بھکھا ہے لفقوں کا خزانہ ریکان یہ کیا خوب لکھا غما کافش

شاہ کا دلبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

شبیہ پیغمبر اکبر<sup>ء</sup> نوحہ کرے ماں

10 APR 2000

چند ماہ کا بیگد علیِ اصفر

کھلاپ رازے اصفر تیری کمائی سے  
کہ کم سنی بھی کم نہیں کسی جوانی سے  
زمان آج تک اس کا جواب دے نسکا

گوارے سے حسین جو اصفر کو لے چلے  
باقھوں پر رکھ کے فدیہ دار کو لے چلے  
بادل میں شام کے مرد انور کو لے چلے  
چالنی مان کھان میرے دبر کو لے چلے  
فارغِ ابھی نہیں ہوئی اکبر کے داغے  
کچھ روشنی ہے گھر میں میرے اس پر راغے

علیِ اصفر کی طفیل کسہ رہی تھی بڑھ کے لٹکرے  
الٹ دین فون کو کچھ ناتلوں ایسے بھی ہوتے ہیں  
زبان ہو توں پہ بھیریں اور دلوں پر تنخیل جائے  
گھرانے میں علیٰ کے بے زبان ایسے ہوتے ہیں

جب وفن ہوا بعد شہ نیک نہاد  
کی فاطمہ نے قبر پر آکر فیرواد  
چھوٹی سی ملد بنا کر اصفر کی دہان  
کو زہ جودہ راخوب روئے بھاؤ

مر جائے جو فرزند تو کیا چارہ ہے  
اصفر کو لٹا قبر میں کئے تھے حسین  
ہاں مرگ علاج دل صد پارہ ہے  
آرام کرو لبیں یہی گوارہ ہے

\*\*\*\*\*

انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں  
اصفر تمارے خون کاٹھکاہ کہیں نہیں  
جب کربلا میں اٹ چکنیں باونے دل حریں اور تیر کما کاٹھنے کیا نہیں نہیں  
معصوم کے گلے سے نہ قدرہ گرے کہیں چلو میں خون لے کے پارے یہ شاہدیں  
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں  
چلو میں خون بھر پکے جب شاہ ملک و دیں تھاقدش بھینکنے کا سوئے عرش یا نہیں  
آواز دی ہر ایک نے سولا نہیں نہیں چرے پر خون مل کے پارے یہ شاہدیں  
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں  
اکبر نے کھال دل پر سنائی خون بر گیا شائے کٹا کے شیر تالی میں سو گیا  
قاسم کالاشہ حیف ہے پالاں ہو گیا اب تیرے خون سے اے میرے مر جہیں  
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں  
بچے کا حال دکھنے کے روئے تھاں شر جبیں میں تھی نہیں تو لرزتے تھے عرش بھر  
بیکاں سے حرملائے کیا اس کا طلق تر بولے حسین دال کے بچے پر ایک نظر  
انکار آسمان کو ہے راضی نہیں نہیں

\*\*\*\* ستمبر ۱۹۹۸ء ۱۱۳ گست \*\*\*\*

10 APR 2000

75

ہزاروں سال نہ علمہ بنتی رہے لیکن  
لکھجہ دار اصغر کا ٹھنڈا ہو نہیں سکتا



تیریں میں ملتی نہیں اصغر کی مثل  
کم من تھے مگر تھیں سب حملیں گے  
موت آئی مقابل تو خلوانا کجا  
نشتے ہوئے پچوں کی طرح حملیں گے



بے سبب آتے نہیں دنیا میں ہتمہ زلزلے  
یہ نہیں اب کل علی اصغر کے بدلانے میں ہے



سیرے اصغر کمال و آجلا  
رات کا وقت ہونے والا ہے  
پانی پینے کے تھے قتل میں  
تیر کھانے کے تھے قتل میں  
دل جلانے کے تھے قتل میں  
مرے اصغر یہ کیا کیا تم نے  
تیر گردن پر کھایا تم نے  
موت کا جام یوں پیا تم نے  
ہنس کے سب کو رلا دیا تم نے  
چل دیئے روٹھ کہائے میں نے کپڑے نہ پہنائے بال اٹھ جوئے نہ لمحائے کون اب ماں کے دل کو بھائے



ہر اک قدم خرد پر سمجھلا حسین نے بخشانظر نظر کو اجالا حسین نے  
جب ظلم سرکشی کی حدود سے گزرا گیا جھوٹ سے اپنا شیرنگلا حسین نے



بانو کے شیر خوار کو ختم سے بیاس ہے بیج کی نبیل دیکھ کے ماں بے خواہ ہے  
نے دودھ ہے نہ پانی کے مٹے کی آس ہے پھر ہے آس پاس یہ جینے سے یاں ہے  
کھتی ہے کیا کروں میں دبای حسین کی  
بیکی پھری ہے آج میرے نور عین کی



قبر اصغر سے کھتی تھی بانو اے مدد یہاں سے چلتے ہیں  
تو ہماری طرح سے بھلانا شب کو اصغرست گلتے ہیں  
صیخچیتیں گلے سے تیر حسین  
مند سے اصغر نواگتہ ہیں



علي الصفر

غربت میں بے کمی کا بادل ساچا جو رہا ہے سب جل دئے چاحدہ خیموں میں کیا رہا ہے  
لمکھے پرے پسیز نافض لکھری ہیں سورج کی گرم کرنس صدقے اتری ہیں اللہ رے گل ساچہ کیا تمثیرا ہے  
نخساں اسافر و مکھورا رہ دھا کا تایم ڈائی کو فاقع لکھے گی کر بلکا جھولے کو چھوڑ کر جو قتل بنا رہا ہے  
سارے جہاں سے کہ وہ روں کارروانے ہے ہر کارروان سے کہ دو پیاسے من دن کا اور تیر کھا رہا ہے

★ ★ ★ ★

اقبر اصغر سے کھتی تھی بانو	اے لدھم یہاں سے چلتے ہیں
تو ہماری طرح سے بدلانا	شب کو اصغر بست مچلتے ہیں

☆☆☆☆☆

غريب و سادہ در تکلیفیں بے داشتن حرم  
گھس تیر پاچوں میں خون نظر میں سکون  
کمای کے کریلاں اختر مخصوص نے جسے  
نہایت اس کی حسین ابتداء ہے اسماعیل (اقبال)  
عبور کر گئے اختر مقامِ اسماعیل (افسر عباس)  
اواکر تے نہ اسماعیل، مجی پوں حق تے فردی

☆☆☆☆☆

سریا دین دولت احسان ہے اصرہ  
ہنماں علیٰ جرامت عباس ہے اصرہ  
شیر وہ قرآن و مصائب ہیں کہ جس میں الحکم سکیتے ہیں تو وہ انس ہے اصرہ  
گرسوئی گیا ہے تو اسے اب نہ بگانا  
اے شام و غمبل بہت حسوس ہے اصرہ

100

آئی ہے تیرن کے اصرع کی موت ہائے شام، غیرہاں آئی پر گھرنٹ آئے اصرع  
عباس، گو بلاؤ اصرع کو جاکے لائیں بکھری پیچی میں لاشیں اور رات کا ندھیرا  
ایسے میں کوئی کیجے نہیں کی لاش پائے جبریل تمام لے پیاں دیکھنے دیائے

高  
中  
高  
中

حشر یک خیوڑی میں ماں کرنی رہے گی انتشار  
 بیچ کر بے شیر کو پانی پلانے کے لئے  
 لاش اصرخ گو دمیں ہے اور لاٹھوں پر نظر  
 شاہ کے آواز دیں تربت بنانے کے لئے  
 قبر اصرخ خود بنانی فاطمہ کے لالا نے  
 گوریں جھوٹے کے عادی کو سلانے کے  
 مل گئے حیدر کامل صہر حسن صہر حسین  
 گردان اصرخ سے پیکاں ٹھیک لانے کے لئے  
 شعر باقی ۱۸ افوبری ۲۰۰۰

## نوجہ چھ ماہ کے اصغر کے

لوری سنکر کھتی تھی بادر سوچا صخرہ پیارے سوچا مونڈے آنکھیں اے میرے دلیر  
 آجارتے تندیا نیندی آجا مال کے بولو پر تھی لوری گھل مل جائیوں میں اکے  
 بیان سے اب بے چین نہ ہونا تجوہ کا بھی سیراب کوں گی پانگے بیس لینے کو سرور  
 سوچا صخرہ پیارے سوچا سوچتے سوتے سے جوں گیا جو یادے کسی تھج کوستایا مجھ کو بتاؤ کیوں ہے مضر  
 سوچا صخرہ پیارے سوچا سوچیاں توئے کیوں باندھی میں نئھے دل میں کیا خٹھی ہے بدیں بدیں کیوں میں تیور  
 مجھوںے خود کو کیوں ہے گریا کس کی صدائے کریدا مختصر  
 لے کے بلاعیں کھتی تھی بانو' ہوتا جو بیس یہ سیرے بیٹا جان بھی کرتی مجھ پر تھاوار  
 سوچا صخرہ پیارے سوچا چند گلابیے تھا لا جب شرے نٹا قابریں کہہ کر دکھنے لے اس حال میں بادر

\*\*\*\*\*... ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

شنے یہ خیسے کے درسے دی صدا اصرُّ چلو  
 ہو پلکے پھن تم کر مل من کی صدا  
 باپ ہے تنہ احمد اور شمن چادر سو  
 اب نہ قائم ہیں نہ اکبر ہیں نہ عباس اعلیٰ  
 سرخوں کروہو ہیں میا خدا کے سامنے  
 فرض ہے تم پر بھی میا پھو تو خدمت باپ کی  
 تم کو دعایتہ نہو دین میمیر کرنے  
 یہ دکھادو تم تھی، ہو پوتے خدا کے شیر کے  
 یہ تو حکم ہے عن دن کی پیاس سے مہوندھال  
 چھوڑ دو اے لال اب آغوش مادر چھوڑ دو  
 وقت یہ ہرگز نہیں آرام کا اصرُّ چلو  
 ★★★★☆ توہہ کو ڈاری سے لکھا★

رو کے کھتی تھی مال تجھ کو ڈھونڈوں کمال  
اب تو رہنے نہیں بولتے کیوں نہیں  
نہیں جو تھی ہوں میں کہ سے روئی ہوں میں  
پاس دادی کے یا شاکی گودی میں ہو  
خیز جلنے لگے شمارے گئے  
تم بلاستے نہیں آپ آتے نہیں  
من سے پٹلو گئے کب جلتے خیبوں میں اب  
اٹھ رہا ہے دھواں تجھ کو ڈھونڈوں کمال

آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 ڈھوندا تم کو کس سچا بیٹا پرست کیں مارنے پایا کوش برناکام ہوئی  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 خود دکلاں سب بیٹھے میں کے چھن گئی چادر حل گئے نجی طلب و خاصی عالم ہوئی  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 شور و ارث بھائی دیر رونخ گئے اس ارض پر آکر وقت ہر رکام ہوئی  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 کیوں نہیں آئے رن سے اصرہ ہم سے تو فرات تھے سر در بونگ بنج سبط و دیر نالہ کشاں ہے تو ہر خواہ  
 عرض یہ کیوں ناکام ہوئی  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 یاد ہر تیری کرتی ہے زاری سوئی نہیں بھتر تماری فکر میں بے آرام ہوئی  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 لے گئے ظالم لوٹ کے چادر سرستگی میں ماہ انور خواہ شدہ امام ہوئی .....؟  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی  
 حال ہمارا غم کاسن لو کچھ تو سارا آکر دے لو پانہ دہ آلام ہوئی .....؟  
 آجاوا صفر شام ہوئی اب تو جنگ تمام ہوئی

—۳۰۰۴—

### ہائے اصغر گیا کروں اے جانہ مادر کیا کروں

تم یہ باؤ کی فخل دنیا ہیں رہ کر کیا کروں موت نے بر باد کر ڈالا میر گھر کیا کروں  
 ہے رگہ جل کئے ہر سانی نشرت کیا کروں حسرتوں کا دل میں اک پرپاہے نشرت کیا کروں  
 ہائے اصغر گیا کروں اے جانہ مادر کیا کروں اے میرے نور و نظر تم لوگ پاہن گی میں دکھ لیندات بھر بینے سے لپاہن گی میں  
 سرن پھولوں سے جن گھن کے مرکاہن گی میں اب ندھیجوں گی تمیں گھر سے باہر کیا کروں  
 ہائے اصغر گیا کروں اے جانہ مادر کیا کروں تم بچتے ہو یہاں سے اپنے گھر جاؤں گی میں چھوڑ کر تما نسیں بیٹا کدھر جاؤں گی میں  
 قبر سے تکرا کے سر جنگل میں مر جاؤں گی میں پھیروں کیوں نہ گھپلے پر اپنے خبر کیا کروں  
 ہائے اصغر گیا کروں اے جانہ مادر کیا کروں موت نے خود لوریاں دیں نیند لانے کئے رن میں آئے زلزلے جھولا جھلانے کئے  
 تم چلے میدان میں کیجے تیر کھانے کئے اب تمیں تربت سے گھوارے میں لا کر کیا کروں  
 ہائے اصغر گیا کروں اے جانہ مادر کیا کروں

————— \* \* \* \* —————

10 APR 2000

نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
شاہ تو آئے جاں مادر تم نہیں آئے      کب سے کھنی ہوں خیس کے در پر آنکھوں میں لے کر انکوں کے سافر

\*\*\*\*\*

نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
تم نے اشاروں میں یہ کہا تھا دے دیں رضاقلیں کی خدارا کر کے فتح میں اُنکی گاٹش  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
نئے ہوئے خیس سے سدھارے پیش، نظر میں سارے نظارے ہو گیا کیا میدان میں جا کر  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
تیر لکھ بے کیا گردان پر جو نہیں دیکھاں کچلٹ کر کون ہی محوری تھی اصر  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
قتل ہوئے جو جور و جھٹائے شہادت کر لائے وہ لاثے آتی ہیں تمنا ان سے سرور  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
خال جو پبلو پاؤں گی بینا غم سے بھئے گا میرا لکھی رات بھی گزرے گی رو رو کر  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
بعد تمہارے یہ ہوا اصر چل گیا حلش پر نجمر جل گئے خیس لٹ گئی چادر  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے  
کس نے انہیں عُمُکو پکارا بلوا آواز دو دوبارہ نوحی تھابانو کے لب پر  
نئے مجاہد رن میں جا کر تم نہیں آئے

—امارچ ۲۰۰۰—

ام لیلی کھٹے پہٹ کر سرگور میں میرا بچ ڈرے گا تھالاش کروں دفن کیوں تکر گور میں میرا بچ ڈرے گا  
آہ تھا کفن میں بیلاں پسے باخبوں سے اس کو پسناہن خاک میں اس کو کیوں کر لیاں گوں میں میرا بچ ڈرے گا  
سرہبے مٹی پر تکیہ کمال ہے خاک تو غلک ہے جھولا کمال ہے سب تو سب مان کا پبلو کمال ہے گور میں میرا بچ ڈرے گا  
لوریاں قبر میں کون دے گا کون سو جلوپارے کھے گا دودھ یہ لال کس کا پیئے گا گور میں میرا بچ ڈرے گا  
دفن کر دیا ہے جی کو سونپ دیتی ہوں روچہ نبی کو دم کر دیا ہے کے نادم علی کو گور میں میرا بچ ڈرے گا

—امارچ ۲۰۰۰— شعر —

اے مو منجب خون میں ڈوبتا آیا اصر کا جنازہ اصر کا جنازہ  
شیر نے اک مال سے اے کبے چھپا اصر کا جنازہ اصر کا جنازہ  
اصر کا جنازہ اصر کا جنازہ

باخبوں پر جنازہ علی اصر کا اخکار رخ سوئے فلک کر کے صدادیتے تھے سرور اللہ ہی حدیہ آخر ہے ہمارا اصر کا جنازہ اصر کا جنازہ اصر کا جنازہ  
چڑے پر میرے خون ہے میرے خنچوں کا مر جایا ہے یہ پھول گھر کے چن کا اے ناتاہمیے دین پر کرتا ہوں میں صدق

### اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ

سگدی تھے لیں بچ پکھ رہم نہ کھایا پانی کے ظب کرنے پر خون اس کا بھایا  
اسلام کو اب حشرنگ کر گیا زندہ اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ  
جب رات کو مان اپنے صور کو جگائی آواز سے جھولے کی نوحیہ سخالی  
کیا بھول گئی باخوس پر سرور کے جود کھما

### اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ

مال کئی تمی اے گود کے پالے علی اصلہ تمی آرزو دیکھوں گی میں سراتیرے سر پر  
کیوں وقت نے مجھ کو کھل کوہے دکھایا  
اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ

یاد آگیا زندان میں جو بھیا کا ہمکنا بجادے سے تب کئے گئی بالی سکیہ کیا کھا کے ترس دھوپ سے لوگوں نے انھیا  
اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ  
اصلہ کا جائزہ اصلہ کا جائزہ

\*\*\*\*\*

### ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

ترپ کے مادر اصلہ یہ دے رہی تھی صدا ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے تو اتنی تیزی چل اسے ہوا کے کرب دلا  
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

بلکی پیاس تھی آئی نہیں تھی نیند اس کو اٹھا کے لگئے جھولے سے جب حسین اس کو  
نہ جانے کس طرح میداں میں اس کو سین ملا

ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے جوں پلے تو میں سانیں بھی روک لوں اپنی یہ شور سانس کاں کر کھلان آنکھ اس کی  
اے میرے قلب دھڑک کر دیں اس کو جگا

ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے فرات اپنی روانی کے شور سے کہو دے یہ میرالال تیرے شور سے ناب چکتے  
میں اس کی نیند کی خاطر تو کر رہی تھی دعا

ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے سکسیہ کوزوں کو آپنی میں بیوں نہ تکڑاڈ یہاں سے خیسہ بجادا میں ملی جاؤ  
نہیں ہے تم کو میری ملقاریہ بات پہ

ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے گلہے زخمی میرے لال کا خیال کرو قدم زمین پر اپنے یہ سوچ کر رکھو  
جن نیند سے یا شے گار بھکھ کا اس کا گلا

ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے میں اس کے خون بھرے کپڑے نہیں بدلتی ہوں میں مال ہوں بات یہ اچھی طرح بھجتی ہوں  
یہ نیند پکی ہے جاری ہوا کا جھونکا ہے  
ابھی ابھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

ٹھہر گیا ہے یہ جھولائے جھلا دنیں      علا کے جھولا میرے لال کو جھاؤ نہیں  
یہاں سے گزرے دبے پلاں سے کر بلکل ہوا  
اچھی اچھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

لہ ایک بات کچھ میں میرے نہیں آئی      اچھی توپیاں سے حالت تباہ تھی اس کی  
بغیر یا انی کے کیسے اسے سکون طا  
اچھی اچھی میرے بچے کو نیند آئی ہے  
رجحانِ عظیٰ دیکھا ہے جا کے کرب دبلا      جاں پ پادرِ صفر کا تھا کچھی خیز  
دبی دبی سی اچھی عکب وہاں ہے ایک صدا  
اچھی اچھی میرے بچے کو نیند آئی ہے

— یہ نوے ٹوبہ نذر کی ڈاری سے لکھے — بعض الفاظ پڑھے نہیں جا رہے تھے — خود رست کر لیں — الامارچ ۲۰۰۰ —

\*\*\*\*\*

بیمار کر بلا۔ سید الساجدین۔ امام زین العابدین<sup>ؑ</sup>  
 گئے کے طوق نے عابدؑ کو کیا جھکانا تھا وہ اپنے گھوٹے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

\*\*\*★

کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر یاد جب آجاتا ہے بادل میرا پھٹ جاتا ہے بابا  
 ایک رسم میں بندھے چھوٹے بڑوں کے گئے بر سر دربار سب اس طرح لائے گئے کوئوں سے برساتے تھے پھر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 بالی سکینہ کا غم دل سے نہیں بھولتا سب کے تھے شانے بندھے اس کا بندھا تھا لگا دروے وہ رہتی تھی مظہر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 میری بچوں چی جان تھیں بلوے میں وہ سرکھے نیزے سے عمرو میرے فرش پر گرد پڑتے تھے ہائی چاہاں کا سر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 لے کر گئے جب ہمیں بزم ستگار میں سات سو کری نشیں بیٹھتے تھے دربار میں تخت پر بیٹھا تھا سٹگر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 قبر پر شیر کی کرتے تھے عابدؑ بلا ہو گئی کیا جھانشیش شہ کر بلا سرپ کسی کے نہ تھی قادر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 کوئے کے بازار میں مجعع کفار میں ایسے میں ماں بیٹیں کھلے سر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 طوق سے ہرگز تھا بابا میرا سر جھکا بستکڑی اور بیڑی کا کوئی مجھے غم نہ تھا ویکھا نہیں جاتا تھا منظر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 جب کیا سجادہ سے آکے کسی نے سوال گزر اکمال پر امامؑ آپ کو زیادہ ملال کہتے تھے الشام مکر  
 کوئے اور شام کا منظر کوئے اور شام کا منظر  
 \*\*\*★ طالب دعاء سنفر ۱۲ مارچ ۲۰۰۳ ★\*\*\*

### الشام الشام الشام

روکے کہتے تھے سجادہ مظہر	پوچھتا تھا اگر کوئی اُکر	بست وکھاٹھے کھاں پر
		الشام الشام الشام
کچے تم سے کیا شکار جانی	بست وکھاٹھی ہے کمانی	الشام الشام الشام
جہاں روئے گا جس کو سن کر	گھی در گلی یوں پھرایا	ہمیں شامیوں نے ستایا
		الشام الشام الشام
ہمیں کہ رہی تھیں یہ باتم	باستے پر دل میں لٹھ گئے ہم	کیسا بگڑا ہمارا مقدر
		الشام الشام الشام

ایک رہی میں بارہ لگتے تھے      گرد چروپ اور سرکھل تھے      شہ کا سرخانیزے کے اوپر  
 الشام الشام الشام  
 ایک چھوٹی پی تھی ان میں      وہ بھی باندھی گئی تھی رہن میں      ابن حیدر کی مخصوص دفتر  
 الشام الشام الشام  
 ہم جو پابنداء طوق و رہن تھے      ہم تھے گھیرے میں مدد کے خستہ تھے      شرم سے تھے ہمارے ٹکڑے سر  
 الشام الشام الشام  
 ایک بیمار لاکھوں المیں      پھر بھی اس پر یہ ظلم و تمہیں      کتنا غناک ہے اف یہ خبیر  
 الشام الشام الشام  
 ایک چھوٹا سا تھا قید خان      جس میں محفوظ تھا سب گھرانہ      بدن خاک تک بیٹھ بستر  
 الشام الشام الشام  
 باپ کے ساتھ کرب و بلائیں      کاش مر جاتے راہ و خدا میں      الی ذلت سے تھی موت بتر  
 الشام الشام الشام  
 اٹھائی ہے جو میں نے ذلت خدا کی قسم ہے محبت صداروں گایا و کر کر  
 الشام الشام الشام

---

ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 ایک ہی بات جادو کو کھا گئی      سرکھل ہائے زنب کمال آگئی  
 الشام الشام الشام  
 طوق کے لوجھ سے سر نہیں تھا جھکا      وجہ شرمندگی اک ہی درود تھا      مجھ اشقیا میں پھوپھی آگئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 تپ رہا تھا دن اور زخیر بھی      بے رہا دنل پھوپھی اور ہمشیر بھی      سوچتے تھے کہ کونکر فضا آگئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 لی ہیوں کے گلگولیں مال سے بندھے      گرو آلو باؤں سے جھرے چھپے      شام تک اس طرح بت نہ رہا گئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 دارثوں کے جنازے پر روئے نہیں      عصرِ عاشور کے بعد سوئے نہیں      نیند رخست ہوئی آنکھ پھرا گئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 اک تو زندان اس پر اندر صیرابت      اور فریاد کرنے پر پھرہ بست      موت بھی اس اندر صیرے سے گھبرا گئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 سو گئی قید خانے میں وہ غمزدہ      جس کا شامِ غربیاں میں دامن جلا      قید خانے کی اس کو زمیں کھا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 کیے دفاتریں جکڑے ہیں زنجیر میں دروٹھیں کیا صرف تقدیر میں  
 دفن کرنے سکینہؓ کو ماں آگئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام  
 در در بخان جادؓ کے میں لکھوں دل و جان سے میرے پچکا ہے خون  
 روح قرطاس اس غمؓ سے تھرا گئی  
 ہائے بازار شام میرا بے کس امام

\*\*\*\*\*

پر دلیں میں گھر لٹ گیا بانو کی تھی فرباد اے سیدہ جادؓ  
 اصرؓ کے بنا ہو گئی دنیا میری بر باد اے سیدہ جادؓ

بچوں کی جدائی میں ہے نسبؓ کا براحال کبرا بھی میں بے حال لیلیؓ کا جگر چھلنی ہے فروہؓ بھی ہے لاچار اے سیدہ جادؓ  
 اکبرؓ میں دا اصرؓ ہیں شاپ شاہ مسیں ہیں ہرست لعیں میں تمہی میرے وارث بھی ہو تمہی بیری اولاد اے سیدہ جادؓ  
 راتوں کو بھی اکمر شجو سکینہؓ نہیں سوتی انھوں کے بے روتنی آنکھوں میں پھر اکرنے ہیں شاید ستمؓ جاد اے سیدہ جادؓ  
 پردے ہیں عماری ہے نہ چادر ہے سروں پر خشکی ہے بجوس پر  
 رسی کی گرد سے کوئی بازو نہیں آزاد اے سیدہ جادؓ

سُنْهَرَ ۲۰۰۰ مارچ ۱۹۸۷ء \*\*\*\*\*

یا رب کوئی مل جائے نہ پچانے والا  
 بازار میں جادؓ دعائیں رہا ہے  
 میرا بیمار امام میرا بیمار امام وقت جادؓ نے کیے وہ گزارا ہو گا  
 نام زنہبؓ کا جو غیروں نے پکارا ہو گا  
 لوحسینؓ ابن علیؓ پیارے فتح ہونے لگے کتنا شرمندہ وہ دریا کا کنارا ہو گا  
 وہ گرازین سے زنہبؓ کی ردوا کا حاضر  
 کون اب فاطمہؓ جائی کا سارا ہو گا  
 سر میدان میں جانے تو لگا ہے اصرؓ کس طرح تیرے بناماں کا گزارا ہو گا  
 لوک ہ نیزہ پہ بہانے لگے آنسو مولاؓ  
 پھر سکینہؓ کو کسی شخص نے مارا ہو گا

\*\*\*\*\*

خون عابد<sup>۱</sup> بیمار کی آنکھوں سے روائی ہے  
سرنگے حرم و کھنے کی تاب نکال ہے

سب اہل وطن پوچھتیں یہ کیا ہوا زندگی<sup>۲</sup> پڑھ کر کاشاں ہے  
وکھلاتے اٹھائے میں جھک کر گئی ورنہ<sup>۳</sup> چو میں برس کا یہی سجادہ جوان ہے  
یکیے ملنگی ہیں سرنیزے پہیں جن کے آیاتِ قرآنی کا بیان در دعویٰ باں ہے

★●★●★●★●★

بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

ہے دھوپِ قیامت کی پرخار ہے یہ رسہ مان بھیں کھلے سرہیں مجھ ہے ہمیں کا چہروہ یہ بتا ہے کس درد کا منظر ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

سب ہوئے دیکھا گھر جلتے ہوئے دیکھا اور بیاس سے بچوں کو جال دیتے ہوئے دیکھا تقدیر ہے یہ غم کی غم اس کا مقدر ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

کچھ شرم کرو لوگوں کیوں اس کو ستاتے ہو قیدی کی طرح اس کو بازار میں لاتے ہو مان اس کی ہے شہزادی اور باپ بھی سرور ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

رحمت کی گھٹا بن کر جو کرتا بھایا پانی کے لئے اس کو کیا سوچ کے ترسایا دریا ہے غلام اس کا خود مالک کو ترہ ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

اس بات پر خون اس کا آنکھوں سے نہیں رکتا نیزے کی اُنی سے جب زندگی<sup>۵</sup> کا لاثا پر دہ عابد<sup>۶</sup> کی نگاہوں اس شام کا منظر ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

یہ صبر کی دنیا ہے شیر<sup>۴</sup> ہے رب اس کا شہزادہ غمیں نے سوچا لے لقب اس کا غم جس کا پڑھنے نوح بجادو ہیکر ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

اٹکوں سے میرے مولا کرتا ہے میرا بھیگا روئے کے لئے کافی بس نام بہترہ ہیں مظہر رب حیدر<sup>۷</sup> تو درد کا منظر ہے  
بیمار ہے لاغر ہے شیر<sup>۴</sup> کا دبر ہے

شتر ۲۰۰۰ء مارچ

دشت میں پھیلایا ہے خیام کے جلنے کا دھواد کیسے بیمار نے دیکھا ده جگر پاٹ سماں کوں دے پرا جلے خیموں کا زندگی<sup>۸</sup> نے کیا ہائے جب لٹ چکانہ زندگی<sup>۹</sup> کے ساروں کا جان صبر کی دنیا میں شیر<sup>۴</sup> سا صابر ہے نکال جس نے ٹوٹی ہوئی کھنچی علی اکبر کی سنان

\*\*\*\*\*

## سلمان رضا نے لکھا یا۔۔۔۔۔ امارتیق ۲۰۰۰

دین کی بقا عابد کفر کی قضا عابد<sup>۱</sup>      شامِ انما با عدو شیعہ مل اتنی عابد<sup>۲</sup>  
 دین کے سفینے کا تو ہے ناخدا عابد<sup>۳</sup>      ہائے روزِ عاشوراً گھر بھرا جاتیرا  
 بھائی نوجوان تجھ سے دشت میں چھٹا تیرا      شیر خوار بھائی بھی رن میں چھت گیا تیرا  
 وقتِ عصر بابا بھی گھوڑے سے گرا تیرا      باپ تیرا بجد سے میں قتل ہو گیا عابد<sup>۴</sup>  
 کوہِ عمرگرا تجھ پر اے حسین<sup>۵</sup> کے دبر      غش میں تھا پڑا جب تو چین گیا تیرا بسر  
 اور یہ ستم تھا کہ بیڑا لوں کے تھے لئگر      کس طرح سے چلتا تھا تو اے نیکس و مضطرب  
 ہو گئی جفاوں کی تجھ پر انتقام عابد<sup>۶</sup>

\* \* \* \* \*

بیمار کر بلا سید الساحدین امام زیں العابدین<sup>۹</sup>  
 لگے کے طوق نے عابد کو کیلہ حکما ناخوا وہ اپنے کھوئے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

\*\*\*\*\*

بلے گور و کفن باپ کالاشد و کیجا پر دلیں میں مادر کارندنا پا د کیجا  
 زندان میں جفائنے خار و طوق و زنجیر عابد نے پدر کے بعد کیا کیا د کیجا

\*\*\*\*\*

عابد<sup>۹</sup> کی تمام عمر ناری ش گئی پوشاک علا تن سے اتاری ش گئی  
 خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت یہ سب گئے اور بے قراری ش گئی

\*\*\*\*\*

خواب میں آن کے عابد<sup>۹</sup> سے یہ سرور<sup>۹</sup> نے کہا کوہیٹا تمیں ملعون دوا دیتے ہیں  
 عرض عابد<sup>۹</sup> نے یہ کی ہاتھا ہوں جب پانی مجھ کو وکھلا کے تم گار بہادیتے ہیں

— دیکھ —

بیمار کر بلے۔ سید المساجدین۔ امام زین العابدین  
گھن کے طوق نے عابد کو کیلہ جھکانا تھا وہ اپنے کھونے ہوئے لال ڈھونڈتے ہوں گے

\*\*\*\*\*

بے گور و کفن باپ کالاش دیکھا  
پر دلخیں میں مادر کارندھا پا دیکھا  
زندگی میں جفاۓ خار و طوق و زنجیر عابد نے پدر کے بعد کیا کیا دیکھا

\*\*\*\*\*

عابد کی تمام عمر زاری نہ گئی	پوشک عزاداری سے اتاری نہ گئی
خواب و آرام و صبر و تاب و طاقت	یہ سب گے اور بے قراری نہ گئی

\*\*\*\*\*

### شہزادہ قاسم ابن حسن

قاسم کو وعدو نے خون میں جب لال کیا	شیرنے یہ کہ کے بجھ حال کیا
تابوت پر جس کے باپ کے مارے تیر	گھوڑوں کے سموں سے اسے پال کیا

---

جب آئی لاش خیمے میں دھن یہ میں کرتی تھی	میرے محروم تن دو طاہرے ابن حسن و دلما
بانو پکاری قاسم فریاد الوداع	اے نور پشم چودھویں کے ماہ الوداع
آواز دی دو ہلن لے کہ نوشاد الوداع	اے ابن فاطمہ کے ہوشاد الوداع

---

### سکینہ بنت الحسین

سکینہ شام میں مر کر سی بستا گئی لوگو جدائی باپ کے سینے کی مجھ کو کھا گئی لوگو

\*\*\*\*\*

نیڑہ خیر کو شقی نے مارا  
اور تیر سر پسلو بھی کسی نے مارا  
جب شر کو دلختی سکینہ بھتی  
پائے میرے بانکو اسی نے مارا

---

بھیجا علی اکبر کاجناہ دیکھا	کھتی تھی سکینہ قتل یا با دیکھا
اس عین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا	زندگی اور تماپے کھائے

---

\*\*\*\*\*

## شہزادی سکینہ بنت الحسین

لپٹی سوں سے کرتی تھی حصوم یہ بکا  
اسے ذوالطبخ رن میں سہ باکو لے کے جا  
بانی کوئی موں دیا درود ملن سے دور  
ایسے میں کر کت مجھ سے شدیں کو تو جدا  
ڈرتی ہوں جو گیا وہ نہیں آیا لوٹ کر  
قتل میں لے کے جان تو اے اسپا بادفا  
آج اسیں میرے عمتوں لے جانا شوق سے  
روکوں گی پھر نہ تجھ کو یہ اقرار ہے میرا  
لیکن قدم بڑھائے نہیں ساقہ ہی کھڑا رہا  
99999

مولہ سکینہ<sup>ؒ</sup> لپٹی ہے پاؤں سے آن کر  
دیکھیں تو آپ جھک کے ذرا محکمہ کر بیا  
اتے فرش پر کھٹے ہوئے شاہزاددار  
بالی سکینہ<sup>ؒ</sup> جانے والے مجھ کو نہ کربلا کا  
بلار ہے تھے مولہ سکینہ<sup>ؒ</sup> کو اس طرح  
نکلی اوہر خیام سے زینب<sup>ؑ</sup> برمہنا پا  
تجھڑے انہیں کوئی کسی کا نہ اس طرح  
جن طرح الہی عبیت سے سروں ہوئے جدا  
ستھر ۱۹ مارچ ۲۰۰۰ ۴\*\*\*\*

حکلے بیٹھے میں سر کو عابد ہر ایک تصویر غم بناتے ہے  
رباب ایک ایک سے پوچھتی ہیں میری پی کو کیا ہوا ہے  
یہ آخر اتنی غوش کیوں ہے پڑی ہے غش میں کہ سورہ ہی ہے  
وہ ایک خاموش ہو گئے ہے یا ہر ایک خاموش ہو گیا ہے  
ہے اس کی گردیں ڈھلی ہوئی گیوں پسند ملتھے کیوں ہے اس کے  
کوئی بتانی نہیں ہے مجھ کو ہر ایک آنسو بنا ہاہا ہے  
میں ہاں ہوں صبر آئے مجھ کو کیونکر لکھ ج آتا ہے منہ کو میرے  
جو میرے دل پر گزر رہی ہے کسی کو اس کی خرہی کیا ہے  
بلاؤ عباس<sup>ؑ</sup> کا بلازو خود متابیں گے اس کو آکر  
چاہی بتر کجھ سکلیں گے بھتی اب کس لئے خلاہے  
سعید بر پا تھا ایک محشر چکار لکھا تھی روکے مادر  
اب ایک بیمار بھائی اپنی بیٹی کی میت اخہار ہاہے  
ستھر ۲۹ مارچ ۲۰۰۰

یہ نیند خاک پر کیسی اٹھواٹھو بی بی  
پدر جو خواب میں آئے چل گئی پی فضائے قید حرم کی بکا سے ملے لگی لپٹ کے باپ کے سر سے جو مر گئی پی  
تو قید خانہ میں بانو<sup>ؑ</sup> کی یہ صداؤ بھی  
فسانہ غم فرقہ سناو بابا کو ہوا جو بعدہ شہادت سناو بابا کو سفر کی ساری مصیبت سناو بابا کو  
لپٹ کے بابا سے خاموش مت رہو بی بی  
بست گھہ تھا سکینہ تمیں انہیں حیرے کا یہ نجح تھا کوئی چڑھ لظر نہیں آتا یہ غم ببا کہ ہے تاریک تیہیں کہب  
ہمارے غزہ چروں کو دلکھ لوبی بی  
لیکن تھا تمیں لیئے کو آئیں گے بابا تمیں سکون ہو سیری لاث گئی دنیا ہمیشہ تم نے سنیا ہے حال دل اپنا  
غريب ماں کے بھی دل کی تو کچھ سنوبی بی

وکھے دلوں کی تسلی تمہاری بائیں تھیں دلوں کے زخم کا مردم تمہاری بائیں تھیں ہمارے غم کا سارا تمہاری بائیں تھیں  
ہمارے غم کا سارا شے چھین لوئی بی  
طالب دعا سنتر ۹ مارچ ۲۰۰۷

### ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری

اڑے دیر ہوئی میرے بچا جان کو سدھا رے اکبر و بابا بھی بھی گئے نہ کنارے اماں میرا قلب جلا بیاں کے مارے  
ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری  
بaba کا فرمان ہوا اب تو مقدر اڑے چھین کے لے جائیں گے اعدا میری چادر تم شرم سے خیبے میں بھی آئے نہ را در  
ہائے لائے تھے جب لاشہ قاسم کو اٹھا کر ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری  
عباس بہت تجھ سے تھا زینب کو سارا ہائے اب کوئی نہیں عالم غربت میں ہمارا ٹانی نہ رہا یہ بلا کرتی ہیں روکر  
ہائے اب کوئی نہیں عالم غربت میں ہمارے ٹوٹ گئی آس میری ٹوٹ گئی آس میری  
پیش کے سر کھتی ہیں فروہ میرے عباس قتل ہوا بن حسن میں ہوئے آس

## شہزادی سکینہ بنت الحسین

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا یہاں سے جانی ہوں زندگان دشام اے بابا

سن سکینہ سے غم کا پیام اے بابا ہمارے جل گئے سارے خیام اے بابا

کھان کھاں ہوتے جانے قیام اے بابا ہے وجہِ عزیت تمہارا ہی نام اے بابا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ہے سرپہ خاک بھی بھی ہے اور بکا بھی ہے ہے کسی بھی مصیبت بھی اور جفا بھی ہے

پھوپھی کے ساتھ رسم میں میرا گلا بھی ہے ان آنفون سے گزرنے کا حوصلہ بھی ہے

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

اس ابتدائے مصیبت کی انتباہی نہیں گزر گئی ہے قیامت گر گہ بھی نہیں

پھوپھی کے سرپہ کفن کے لئے روایجی نہیں اور آج ہوش میں بیمارہ کر بلا بھی نہیں

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

جو پوچھو صبر تو میں فاطمہؑ کی پوچھی ہوں میں اپنے کتبے کی مظلومیت پر روتی ہوں

نمیں شپا کر بست دل فکار ہوتی ہو پچاکے دست بریدہ پر جان کھوئی ہوں

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ستانے شام کا دربار جب بھرا ہوگا یہ یہ کاسرہ دربار سامنا ہوگا

میرا تو بھائی بھی زنجیر میں بند ہا ہوگا پھوپھی جو پہنچ گی دربار میں تو کیا ہوگا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ہمارا کرب و بلا میں قیام ہونے سکا تمہارے دفن کا بھی انتقام ہونے سکا

پڑے میں خاک پکھا احترام ہونے سکا وہ قوم ہے کہ ادا بھی سلام ہونے سکا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

بھی سے شام کے جانی ابتداد سکھو رسم سے گھشتا ہے بابا میرا گلا دیکھو

پھوپھی کے سر سے بھی چھن گئی رواد سکھو یہ ابتداء ہے تو کیا ہوگی انتہاد سکھو

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

یہ میرا آخری اب تو سلام لو بابا جو ہو سکے تو گذ آکے کھول دو بابا

ضرور آنا بلا قلنگی آپ کو بابا دعا کرو جبے ایذا اور ہو بابا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

ہیں اب بھی بیش نظر واقعات کر ب دلا وہی ہے شرم کا تجھرو ہی ہے وہی ہے شہ کا گلا

وہی ہے شام کا دربار اور وہی کوف عروج اب بھی سکینہؑ کی آرہی ہے صدا

اسیر ہو کے چلی ہوں سلام اے بابا

\*\*\*\* ۲۰۰۱۹ مارچ - سنتر \*\*\*\*

## مادر کا تھایہ نالا ہائے میری سکینہ

مادر کا تھایہ نالا ہائے میری سکینہ صدے اٹھائے کیا کیا ہائے میری سکینہ مرکر بھی نہ چین پاپا ہائے میری سکینہ  
لب عین ہی بر س کاس تھا بھی تمہارا اس کم سی نہیں تو نے اتنی اخیسیں ایدا توہہ کی نہ نہہ ہائے میری سکینہ  
حال دنیوں پر تیرے دل مان کا در بہاء میں اس طرح سے بلکہ اب اگلے ہائے میری سکینہ  
ہائے حسرت سے میری جانب روکے دلکھی تھی کس طرح کھوتی میں تیرے گئی ری بازو میرا بندھا تھا ہائے میری سکینہ  
ہائے بھلائی تھی جو مادر مت روائے میری جاں کھتی تھی کیا کروں میں دلکھی میں میرے کان پھٹ جانا تھا لکھجہ ہائے میری سکینہ  
ہائے غلاب نے جو پوچھا کیجیہ میں نیل تپ سرا پانپت کر یہ چلانی منت حیدر کھائے ہیں تازیا نہہ ہائے میری سکینہ  
ہائے شکوہ نہ جا کے کرنا سر کارہ دوجاں سے دھیاری بی بیاں یہ لا عکس کفون کماں سے تیر انہن تھا کرتا ہائے بھی سکینہ  
ہائے نالوت پر تمہارے غربت بر س رہی ہے عیاں ہیں نا اکبر کیا وقت ابے کی ہے کیجیے اٹھے جذادہ ہائے میری سکینہ  
ہائے تربت عطابہن کی جادا نے بنائی پھر کر کے یہ لرزتے تاھوں سے لاش اٹھائی  
ہائے میری سکینہ ہائے میری سکینہ

## بالی سکینہ سی کرتی تھی رو رو فغال

ہیں میرے عموم کمال ہیں میرے بابا کمال

بُونے لگی دشت میں شامہ غریبان عیاں ہیں میرے عموم کمال میں میرے بابا کمال  
ارے جائے کہ هر آج سب ناصرو یارو گے لیکی قیامت ہوئی قاسم اور اکبر گے  
جب جھوئے آب میں مٹنی وہ حیدر گے نئے مجھوں کے ساتھ سب سطہ پتھر گے

ڈھونڈرہی ہوں گر ملا نہیں کچھ نشان ہیں میرے عموم کمال ہیں میرے بابا کمال  
لٹکر کفار میں دھوم ہے کیوں اس قدر سوچ رہی ہوں یہ آئی ہے کسی خیر پاک گرباں کے روتا ہے سب گھر کا گھر کوئی بتائے مجھے کیوں ہے یہ آوفغال  
ہیں میرے عموم کمال ہیں میرے بابا کمال

خیروں کو بے اذن ہی آگئے سب اہل شر ظلم کی حد توڑی عابد ہبیمار پر  
لوٹ لی سر کی ردا لوٹ کر سب مال و زر شر لعلیں لے گیا جھین کے میرے گوہر جا کے دکھاؤں گی میں کالوں سے بے خون روؤں

ہیں میرے عموم کمال ہیں میرے بابا کمال پیاہی ہوں یہ لفظی لب پر لاؤں گی میں اکلی جدائی کا غم کیسے اٹھاؤں گی میں  
موت سے پہلے اپنی دلکھ بھی پاؤں گی میں جب بھی ملیں گے مجھے ان کو جاؤں گی میں  
مارے ٹلنپچھے شمرنے دی جھرکیاں ہیں میرے عموم کمال ہیں میرے بابا کمال اور انہیں حزین حال کرے کیا قم ظلم کی جب تھیں کھا کیے اہل حرم آل محمد پر پھر ٹوٹا نیا اس تم  
بے کس بچوں میں ہے بالی سکینہ بھی کم کرتی تھی خود م بدم روکے کیسی نی فغال  
ہیں میرے عموم کمال ہیں میرے بابا کمال

## چلم سید الشهداء

اربعین کے سوگوار والوادع آخری جلس ہے یار والوادع  
 خاتم پانچھری چلم کا ہوا الوادع اے ائک بار والوادع  
 اکبر والصفر علی ای ممتاز نوجوان شیر خوار والوادع  
 کر بلکن خاک کو سونپا تھیں عرش اعظم کے سارا والوادع قبریہ بنویں کی زنگ نے کما  
 دشت سونپا ہیں بھی بھی نہیں سبے دیاروں بے مزار والوادع  
 سر کھس لاشیں بھیں قبریں بھیں بے مکافو بے دیار والوادع قبر سے آواز دیتے ہیں حسین لوبن زنگ سدھار والوادع

\*\*\*\*\*

## رباعیات ابوذر

حق بات پاڑا بوذر کی طرح      اٹھ شیر صفت مالک داشتر کی طرح  
سرمایہ پر ستوں کی خوشامد میں نہ رہ      دولت کو دعا دے نہ گدا آگر کی طرح



السلام عليك يا صاحب الحصر والزمان      السلام عليك يا نبي الرحمة      السلام عليك يا شريك القرآن      السلام عليك يا امام الانبياء والعلماء  
عجل اللہ تعالیٰ فرجک و حمل اللہ تعالیٰ مخیجک و ظھورک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

\*\*\*\*\*

محمدؐ کے ہنام حیدرؐ صفت	جان میں بھدا احترام آئیں گے
قیامت سے پہلے امام آئیں گے	قیامت توجہ آئے گی آئے گی

\*\*\*\*\*

قیامت میں دامن اوڑھا لیجے گا	غربیوں کی قسمت بنادیجے گا
عینیتیں بیس کشی نوح مولا	تھیڑے پریں تو چھڑا لیجے گا

\*\*\*\*\*

ختم فرمائیے کب غیب کی مدت ہوگی	کب تلک آپ کے ہمار کو محنت ہوگی
گل تلک آپ نہ آئے تو نہ آئے تو قیامت ہوگی	آج بھی آپ نہ آئے تو نہ آئے لیکن

\*\*\*\*\*

زخم ہیں آج کیا دہان لئے ہوئے	ایمان لئے ہوئے ہیں کہ قرآن لئے ہوئے
نفس نبی امام میں جت خدا	بحکش کا عاصیوں کا ہیں سماں لئے ہوئے

\*\*\*\*\*

دیکھنے والے ذرا اور دوبارہ دیکھو	کالے بادل میں چکتا ہوا تارا دیکھو
گود نر جسؐ کی بنی جس کے لئے آج رحل	وہ بارھوں آیا ہے قرآن کا پارہ دیکھو

آج سبرات ہے طول کا کھلوول ہوتی ہے	پلچری اور پرداکن کا چھڑا دوں ہوتی ہے
جے کا آنا تھا اتو آئے گوا کعبہ مان	اب سال بھر دیکھو نکوول ہوتی ہے

\*\*\*\*\*

بھنوں سے اتفاقاً نیچے نکلنے پر نہ اتراؤ	سر ساحل نیچ کر بھی سخنے دوب جاتے ہیں
وہ گل آئیں کہ آج آئیں انہیں ایک دن تو آنابے	ہمارے دل اسی احساس سے تکسین پاٹھیں
انہیں دیکھانیں ہے پھر بھی ان کے چاہتے والے	قیامت کے حوالے سے انہیں پچان جلتے ہیں
وہاں بن روح ہوں روی ہوں طوی ہوں ٹھیکی ہوں	جو مس ہوں ان کے قدموں سے تو ذرے جگلاتے ہیں
وہ پردے میں میں ساحر اور ہم پردے کے باہر	وہ پردے میں میں ساحر اور ہم پردے کے باہر
بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاستے ہیں کہ آتے ہیں	بس اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ بلاستے ہیں کہ آتے ہیں

\*\*\*\*\*

اول کے محمدؐ کو نبوت دے دی	اوسط کے محمدؐ کو امامت دے دی
آخر کے محمدؐ کو خدا کیا دتنا	کچھ دن کے اپنی سی غیبت دے دی

\*\*\*\*\*

## ۳ جمادی الآخر - یوم شہادت جناب سیدۃ النساء العالمین

خداوند عالم کی مدد و شان کے بعد حضرات محمد و آل محمد پر درود وسلام  
 فرمایا ہمارے پیارے نبی اللہ کے رسول نے کہ — القاطط بعثت منی — اللہ سلام رکھے ہمارے ذاکرین کرام کو جو یہی خدمت کر رہے ہیں۔ میں نے جب بھی  
 کسی ذاکرے تحریک کوئی کتابے ہے۔ قاطط رسول کے دل کا تکڑا ہے۔ کوئی کتابے رسول کے بھر کا تکڑا ہے۔ رسول کی پادری بھر ہے۔ کتنے سبھی گھنی ہیں۔ لیکن  
 اگر اس کا سیو ہاسو احاتر حرج کیا جائے تو وہ یہ بختا ہے کہ قاطط رسول کا تکڑا ہے۔ اب رسول اور رسالت میں کوئی ذمی نہیں لہذا مجھے کہنا پڑتا ہے کہ قاطط رسول نہیں بلکہ  
 رسالت کا تکڑا ہے تو اب حقیقی دفعہ بھی محمد رسول اللہ مجھیں گے تو یہ پاک بنی بنی قاطط کی عللت کا اقرار ہوتا رہے گا۔  
 ابن عباس کی روایت سے علیؑ نے سبھی اللہ کوئے — تو لوگوں نے تمازیں ہم اللہ پر چھوڑ دی جبچہ ذہبے کہ کتاب آذان میں مجھیں لوگ محمد رسول اللہ کھناد چھوڑ دیں۔  
 کیونکہ رسول مجھیں فراہم ہیں اس القاطط بعثت منی — مجھیں فراہم ہیں اولنا ۱۰۰ و آخرنا ۱۰۰ و اولنا ۱۰۰ و آخرنا ۱۰۰ و اولنا ۱۰۰ و آخرنا ۱۰۰  
 مجھے ذکر کرتا ہے سیدہ طالبہ کا تحریر کا تامین ہے پہلے زیان اور کلکن کا دھوکر لینا چاہیے لہذا دکھتے ہیں کامیں صافی ایسا فرمانے میں اس صدقیتی بی کے بارے میں — امام حضر  
 صافی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت قاطط سلام اللہ علیہ کے فوہا ہیں — قاطط صدقیت مبارک طالب و مدارک طالب و ذکر راضیہ مرضیہ اور زیر اور — اور قاطط کا  
 مطلب ہے کہ وہ بہر طرح کے شر اور برائی سے الگ اور کئی ہوئی ہیں اور اگر اسری امور میں نہ ہوئے تو وہے زمین پر قیامت کی ان کا کوئی گفوت ہو جائے آدم ہوں یا کوئی اور  
 ہمارے بھائیوں کی کتابت میں — حجی بن کثیر سے روایت ہے حضرت قاطط نام اس نے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بی بی سے محبت کرنے والوں کو ۲۰۷ جنم سے چھوڑا ہے۔  
 اب ایک محلی نام جحضر صافی سے سوال کیا کیا ہے کیا نام نہ رکھا گیا تو اپنے فرمایا کہ جب اللہ نے ان کا فخر خلائق کیا تو زردوشی سے زمیں و آسمان پھٹ اٹھے اور  
 ملائک کی آنکھیں چھپ کیں اور وہ اللہ کے سامنے بھکٹے اور عرض کی اے پانچ دوائی یہ نور کیسا ہے؟ تو ان کی طرف دی ہوئی یہ نور میرے ہی لور سے پیدا ہوا ہے اسے میں  
 افضل بھی کے صلب سے پہن اکروں گا۔  
 پھر اعلیٰ بدیہی دکھا کرتے تھے کہ دن بیش نہیں مرتضی بی بی کے چرسے سے نکتے والی روشنی زمین و آسمان میں پھیلا کر تھی مجھ فخر کو وقت سفید روشنی دوپہر کو زرد روشنی اور مغرب  
 کو وقت سرخ روشنی۔ امام حضر صافی فرماتے ہیں کہ جب بی بی محباب عبادت میں کھنکی ہوتی تھیں تو آپکا نور اعلیٰ آسمان کے لئے اس طرح ظاہر ہوا تھا جس طرح اعلیٰ زمین  
 کے لئے چاند چکلتا ہے۔  
 ایک دن امام حسنؑ نے عرض کی اے ماوگرایی آپ سب کے لئے دعا کی ہیں گمراہنے نہیں کرتی۔ تو اپنے فرمایا اے فرزند بھلپوری پھرا پا گھر

## شعبان۔ ولادت شزادہ قاسم بن حسن

چند سال قبل تران جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک پہاڑی پر شزادہ قاسم دفن ہے۔ وہاں کے لوگ بتاتے ہیں کہ واقعہ کہ بلاں ایک اپنی جمل بھی نہ ہے کی طرف سے الام حسینؑ سے جنگ میں شہید تھا۔ حسینؑ کو یہ یہ نے شرارہ عمر سعد کی اسیدوں پر پانی پھیر کر ملک رے گا اگر زمین اخراج کے خلاف ہم بزرگی کا سیلیں کا جشن منایا جائے لگا اور اس کی گورنری کا عالم کیا گی تو اس نے یہ پیدے کے کام کے طبقہ میں اعلام چاہیے جو میں لوگوں کو جا کر دکھاؤں کہ میں فلاح بن کر آیا ہوں۔ اول اولاد طالبؑ کے سرستہ رئی تھے اور یہ اپنی فتح کے نتائج میں مت تھا۔ کئی جو پاہوں میں سے نعلیٰ کے طور پر لے لو اس جمل نے سب کے ٹوکے سروں پر نظر دردا ری اور ایک خوبصورت پیچ کے سر انعامیاں اور ایمان اگلیا۔

ملک رے یعنی تران اس کا دارالخلافہ تھا۔ وہ روز شراب پیتا اور ایک چھٹی سے شزادہ قاسمؑ کے سر پر بے ادبی کرتا تھا ایک دن ایک مومنہ بزمیانے موقع پر کارس سرکواں سے لے لیا اور ایک پہاڑی پر جا کر اس کو دفن کر دیا جہاں اپنی روایات کے مطابق یہ دفن ہے۔ یہ وی شہزادہ ہے جس کے ببا حسینؑ کی ولادت پر رسول اللہؐ نے بدی خوشی ملئی تھیں۔ اور مسلمانوں میں سچکی کی ولادت پر عظیقی کی سنت ان ہی سے شروع ہوئی۔

آج اس شہزادے کا محقرہ ذکر کرتا ہے۔ علاج کرام سے ایک روز اپنے سنبھال کے قیامت کے عن قائم زمین پر اپنے پادرے بوجائے گی۔ لیکن کہ بلاں زمین بڑے آدم سے اٹھا جائیں۔ اصل صحت تو حد اس کا رسول اور امام جاتی تھیں تکن یہ سمجھتوں کہ جو قیامت کے امام سے سمجھ کر لے جائیا جائے تاکہ کوئی نیکت پڑے۔

کہ بلاں ایک سے بڑا کریکڑ تھی ہے۔ میں کسی کے نہ ٹھوں کا کر کر کوں۔ یہ سڑ کیون تھے۔ صرف اولاد طالبؑ تھے۔ توہارے خلالت کو ادھر ادھر کرنے کے لئے امور کے پلے ہوئے مو رسم نے کھبڑا کر کہ بلاں انعامہ کیا ہم شیر کر دے گے۔ ملا نکن بنی باشمی اولاد تو دبے نکلتے۔ نیچی شرم کی توبت و حسینؑ کی توبت۔ مکر کہ بلاں اس امارہ شید آلہ اولاد تھے۔ ہر سے مولا حسینؑ کی کلرلاں فرائی تھے۔ یہ سرسے دادا کی اولاد میں۔ کر بلاں آج اولاد طالبؑ کے اس فدائی کی حکیمی کہ پریشان دیکھا تو مجھے کہ لاکر فرائی گے۔ مولا مکر دکر۔ مگر انہیں۔ پریشان نہ ہو۔ جب تھوڑا پر با تیرتے دن کے کوئی حرف اکتے ہو جئے تو جو کہ سب پریشان کیوں پڑیں جوں ہوں گی۔ اب ایں اضافے سے تاکہ دن کا پہلی گیا۔ اور کہ اولاد طالب کا کہن گیا اور اسی پر اکٹا نہیں ہوئی۔ دیس پھاڑنا کا سکھ پڑھا جائیا گو۔ کا اور بوسنیان قبودھ کے پارے اولاد طالبؑ کی دلیل میں شہود و کسی کا لکھوڑی ہو گیا۔ کسی کی پہنچانی تھی۔ کسی کا کوئی زخمی ہو گیا۔ مگر ایک زخمی کی ایسا بے کاپڑ نہیں پہنچا کہ کمال کمال زخم آئے۔ قائم شہیدوں میں اب طالبؑ کی اولاد کی بلاں شہود و کسی کا لکھوڑی ہو گیا۔ کسی کی پہنچانی تھی۔ کسی کا کوئی زخمی ہو گی۔ اس کا پہنچانے کے لئے لذت پذیر سے پڑھا کہ میرزا جمیں نے جنم توں نے اکھیاں کیے تھیں۔ میرزا جمیں نے جنم توں نے اکھیاں کیے تھیں۔ کہ زیادہ نازک مزاج شہزادہ قاسمؑ چونکہ میں یہ تھمیجی کی اور اس تھمیجی کی اور بات تھی۔ اتنا نازک مزاج شہزادہ جب میرزا نے کہ بلاں جنے لگا۔ حسینؑ نے کوئی سے پارے کی بلاں پہنچانے تھے۔ کسی کوئی زخمی ہو گی۔ اور کہ اولاد طالب کا کہن گیا۔ اتنا نازک مزاج شہزادہ جب میرزا نے کہ بلاں جنے لگا۔

ہر قسم میانہ حجت کی طرف لکھ۔ قریب یہم حضرت عباس غفاری ساقہ ساقہ کچ کچ دوڑ پڑے۔ قاسمؑ کا جادہ شروع ہوا۔ عبسؑ رہتے کے لئے کھڑے ہو کر شہزادہ کو بوداہست دیتے رہے۔ بیٹا بیک سچمال کے رکھنے۔ غار مسجدی سے پکڑ رہا تھا۔ اور شہزادہ اس کا اعلیٰ ٹھیکانہ۔ اور ایک دقت وہ تھا کہ کوئی گھوڑے ہے گرا۔ کوئی گھر کام کے اندھیزی تھا۔ اسی میں گر کیا۔ حسینؑ لائے پر پہنچ۔ پڑھا۔

یہ حجت کرنے والیں زیادہ بہتی۔ میانہ حجت کے قابل نہیں۔

ہمارے امام زمان زیارت تاجیہیں فیضتے ہیں۔

”میرزا جمیں و کاس شہزادہ نامی ٹھیلیں نوٹ کر یادیں طرف آئیں۔ اور یادیں طرف کی پیلیں نوٹ کر یادیں طرف آئیں۔“

گو یا استارک شہزادہ نامی ٹھیلیں کے میون سے بیالاں تو گیا۔ لامے ناخون کے گلے۔ عہدیں رکھے اور لاکر جمیں شہیداں میں على اکبر کی لاش کے ساتھ گھٹھی رکھ دی اور وہ نوں بیٹھوں کے یقہنی میٹھے۔ ایک بھاٹھا قاسمؑ کی لاش پر رکھ کر اسماں کی طرف کیا اور حسینؑ نے بلند آواز سے کہا۔“ وہ غرتا۔

یا اللہ۔ میں غربہ ہو گیا۔“ دیکھ کر یادیں سکر کا کیا ہے۔

اندازہ و اناکاری رنجوں۔ وہ تا قبل ظاہک اندھا کا طیم۔

طالب دعا۔ شفراں۔۔۔

”حضرت مظہر کہ بلاں کے شہید یعنی علی اکبرؑ کے یوم ولادت کے دن ان کے بھائی قاسمؑ کے تکار کا بیدار کرتا ہوں۔\*\*\*“ (شعبان ۱۴۲۰ھ۔ ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء)

## ۵۱ شوال۔ شہادت امام جعفر صادقؑ

### لقو لے ۲۵ شوال

آج امام صادقؑ کی شہادت کے سلسلے میں اپنے بچوں کی معلومات کے لئے یہ مضمون لکھ دیا ہوں

امام جعفر صادقؑ نہارے چھٹے امام اور آٹھویں مخصوص ہیں۔ آپ کی ولادت کی تاریخ وہی ہے جو آپ کے جد رسولؐ خدا کی ہے۔ یعنی آپ، اربعین الاول سے ۸۳ھ میں جناب ام فروہ کے لیٹن سے پیدا ہوئے۔ مولائے کائنات امیر المومنینؑ اپنے عمدہ من قید ہو کر آنے والی دو شہزادیوں شریان اور گیلان بالوز کا نکاح امام حسینؑ اور محمد بن الہبکر کے کو دیا۔ امام حسینؑ کے پوتے امام محمد باقرؑ آپ کو الدستی اور محمد بن ابی ذکریہ کی پوتی جناب ام فروہ نت فاطمہ بن محمد بن ابی ذکریہ اپ کی والدہ تھیں۔ آپ نے اپنا پکن اپنے دادا امام زین العابدینؑ کے ساتے میں گزارا۔ ہن پر ولید بن عبد الملک نے اتنی سعی کی رکھی تھی کہ وہ اسلام کی پی بانی بھی نہ بتائیتے تھے اور صرف اپنی دعاویں کی شکل میں دین کی طالیم دیتے تھے۔ بیمار کر بلا جوب نہر سے سہ ۹۵ میں شہید کیا گیا تو امام جعفر صادقؑ کی عمر صرف ۲۲ سال تھی۔ ۱۱۷جری میں اپنے والد کے انتقال کے بعد اپ تقریباً سال کی عمر میں است کے امام بنے۔

خلیفہ ولید آپ کے دادا امام زین العابدینؑ پر اتنی سعی کی کرتا تھا کہ وہ لوگوں کو اسلام کی پی بانی بھی نہ بتائیتے تھے۔ اور اپنی دعاویں کی شکل میں دین کی تعلیم دیتے تھے لیکن پھر وہی نہیں کر سکی۔ ولید کے بعد سلمان اور پھر عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنلے۔ عمر بن عبد العزیز کا ایک کارنامہ یہ تھی ہے کہ انسوں نے امام علیؑ کو بر احلاج کرنے کی درست مدد اور جو ۴۰ سال سے معاویہ کے حکم سے سارے سلمان ملکوں میں پہنچی ہوئی تھی اور حمد کے خطہ میں چوتھے دنیاوی خلیفہ کا نام بھی خاتمؑ کے ساتھ ڈالا۔ جو حرم آج بھی جعلیہ بری ہے۔ عمر کے بعد ولید اور پھر شام بن عبد الملک خلیفہ بنلے۔

شام ایک سال لگ کر نے تک آیا تو امام صادقؑ اور ان کے ولد امام باقرؑ بھی جگنے مدینے سے آئے ہوئے تھے۔ ہزاروں حاجیوں کے تجھ میں کم سن امام صادقؑ نے تقریب کی۔ ”سب ہی تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے حضرت رسولؓ کو پھاڑیوں دے کر بھجا۔ پھر اس نے ہم اہل بیت کے ساتھ عزت دی۔ ہم سن لوہم اہل بیت خدا کی پیدا کی ہوئی سب پھریوں سے اوپنی خان رکھتے ہیں۔ اس کے پیارے ہندووں میں بیماری دوڑ جس سب سے بلند ہے۔ جو آدمی ہماری باتیں گاہس پر خدا کی رحمت ہوئی جو شخص ہمارے ساتھ دشمنی رکھتے ہاں پر خدا کا عذاب پڑے گا۔“

جب ہنی اسی اور سعی عباس آہم میں حکومت کے لئے لڑ رہے تھے تب امام صادقؑ ان سے الگ رہ کر اصل اسلام کو پہلائے میں لگ رہے۔ دین کا وہ علم جو امامؑ نے سکھایا تھی فقہ جعفری کی شکل میں موجود ہے۔ آپ کو پسند ادا امام بالآخر کا درس اور وہ ۵۰ شاگرد بھی مل گئے تھے جو اپنے وقت کے بڑے بڑے علمائے وہاں بیت کی تعلیم پھیلانے اور کتابیں لکھنے میں لگ رہتے تھے اپنے آپ کے درس میں آپ کے میں ہزار شاگردوں نے اہل بیت کا علم سکھا۔ پھر وہ ہر طرف ہیل گئے اور سارے مسلمان ملکوں کو علم سے دوشن کر دیا۔ ملکوں کے علاوہ امامؑ نے اپنے چار ہزار شاگردوں کو حضرت رسولؓ کی جانبی چالیس ہزار حدیثیں یا کرائیں گے۔ جو سب کے ان حدیثوں کو امام صادقؑ کی طرف سے بیان کرتے تھے۔ پھر انہی راویوں نے فقہ جعفری پر چار سو کتابیں لکھیں۔ بعد میں ان ہی ۲۰ کتابوں سے حدیث کی وجہ پر کتابیں بنالی گئیں جواب بھی ہمارے پاس ہیں۔ جن کا نام اصول کافی اسٹمبادر۔ تذییب الاحکام اور من لام حکمہ الفرقی ہے۔

ان چار ہزار حدیثوں کے علاوہ امامؑ نے اور بھی ہزاروں حدیثیں اپنے شاگردوں کو پیدا کر لیں جس سے چار دوسری کتابیں لکھی گئیں جن کا نام دافی۔ کار الافوار۔ وسائل شیعہ اور مستدرک الوسائل ہے۔ یہی آٹھ کتابیں فقہ اسلامی کا خزانہ ہیں جن کو فقہ جعفری کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والوں کو جعفری کہتے ہیں۔

جاہر بن حیان آپ کا شاگرد تھا جس کی کتابیوں سے طب اور سائنس نے ترقی کی ہے۔

امام فی ریاض علمیں ۲۰ بانی خانل میں انسان اپنے خدا کو پکھانے۔ وہ یہ جان لے خدا نے اس کے جسم میں کون کوئی کھلی اور پھر جیزیں رکھیں ہیں۔ وہ یہ جاننا تو کو خدا نے کیا کچھ کرے تو کھا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہو کہ کون سا کام اس کے ایمان میں خرابی ڈالتا ہے۔ جو انسان یا اپنی جان جائے اس نے علم حاصل کر لیا اور جب وہ ان پر عمل کرے تو بچھ لو اس کا علم کام کا ہے۔

ظیفہ مصور نے امام کو مغلی کرنے کے لئے بارا پیس بلا یار مگر وہی کام کر سکا تو اس نے مدینہ کے گورنر محمد بن نہر دے دیا جس سے آپ ۵۱ شوال اور لقو لے ۲۵ شوال سنہ ۱۱۷ میں شہید کر دیئے گئے اور جنت المبعوث میں اپنی دادی خاتون جنت کے قریب دفن کئے گئے۔ اور پھر آپ کے بیٹے امام موی کاظمؑ امام وقت ہوئے۔ امام کاظمؑ نے اپنے بانا کا جائزہ اٹھایا مگر ہاتے وہ کہیے مسلمان تھے جنہوں نے معلوم حسینؑ کے بیٹے کو لاش پر روئے ہیں۔